حج کی فضیلت اور اہمیت ........ 4
حج ترک کرنے کا حکم ........ 5
حج اور عمرہ کے اقسام ........ 6
حج تمتع اور عمرہ تمتع کا اجمالی ڈھانچہ ........ 8
حج اِفراد اورعمرہ مفردہ ........ 9
حج قِران ........ 10
حج تمتع کے کلی احکام ........ 11
پہلا حصہ حَجة الاسلام اورنیابتي حج ........ 13
فصل اول : حجة الاسلام ........ 13
حجة الاسلام کے واجب ہونے کے شرائط ........ 14
بلوغ اور عقل ........ 15
استطاعت ........ 16
دوسري فصل :نیابتي حج ........ 21
نائب کے شرائط ........ 23
منوب عنہ کي شرائط ........ 24
حج کی نیابت سے مربوط مسائل ........ 25
دوسرا حصہ عمرہ کے اعمال ........ 27
پہلي فصل :احرام باندھنے کےمیقات ........ 27
میقات سے متعلق مسائل ........ 29
دوسري فصل :احرام ........ 31
1۔ واجبات احرام ........ 32
اول - نیت ........ 32
دوم : لبیک کہنا ........ 33
سوم : احرام کے دو جامے پہننا ........ 35
2۔ احرام کے مستحبات ........ 37
3۔ احرام کے مکروہات ........ 38
4۔ احرام کے محرمات ........ 39
محرمات احرام کے احکام ........ 40
1۔ سلے ہوئے لباس کا پہننا ( مردوں کے لئے) ........ 40
2۔ پاؤں کا اوپر والا حصہ پورے طور پر ڈھانکنا ( مردوں کے لئے) ........ 41
3۔ مرد وں کا اپنا سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھا نپنا ........ 42
4۔ سر پر سایہ قرار دینا (مردوں کیلئے ) ........ 44
5۔ خوشبو کا استعمال ........ 45
6۔ آئینے میں دیکھنا ........ 46
7۔ انگوٹھي پہننا ........ 47
8۔ مہندي اور بالوں کا رنگ استعمال کرنا ........ 48
9۔ بدن پر تیل لگانا ........ 49
10۔ بدن کے بالوں کو زائل کرنا ........ 50
11۔ سرمہ لگانا ........ 51
12۔ ناخن کاٹنا ........ 52

13۔ بدن سے خون نکالنا اور دانت نکالنا ........ 53
14۔ فسوق ........ 54
15۔ جدال ........ 55
16۔ جسم پر موجود حشرات کو مارنا ........ 56
17۔ حرم کی گھاس اور درختوں کو کاٹنا ........ 57
18۔ اسلحہ ساتھ رکھنا ........ 58
19۔ جنگلی جانوروں کا شکار کرنا ........ 59
20۔ جماع ........ 60
21۔ عورت کا نکاح کرنا ........ 61
22۔ استمناء ........ 62
کفاروں کے احکام ........ 63
مکہ مکرمہ كي طرف روانگی ........ 64
حرم کے حدود میں داخل ہونے كي دعا ........ 65
مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات ........ 66
تیسری فصل: طواف اور اس کی نماز ........ 67
طواف کے شرائط ........ 68
پہلي شرط : نیت ........ 69
دوسری شرط : حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا ........ 70
تیسري شرط: بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا ........ 73
چوتھي شرط : ختنہ شدہ ہونا ........ 74
پانچویں شرط: شرم گاہ چھپانا ........ 75
چھٹي شرط: طواف کےلباس کاغصبي نہ ہو نا ........ 76
ساتویں شرط: طواف میں موالات ........ 77
طواف کے واجبات ........ 78
طواف کو ترک کرنے اور طواف میں شک کے بارے میں چند مسائل ........ 80
نماز طواف ........ 81
چوتھي فصل :صفا اور مروہ کے درمیان سعي ........ 82
سعي کے متفرق مسائل ........ 84
پانچویں فصل: تقصیر ........ 85
تیسرا حصہ حج کے اعمال ........ 87
پہلي فصل :احرام ........ 87
دوسري فصل :عرفات میں وقوف کرنا ........ 88
تیسري فصل :مشعرالحرام ( مزدلفہ) میں وقوف کرنا ........ 89
چوتھي فصل :رمی جمرہ (شیطان کو کنکریاں مارنا) ........ 90
پانچویں فصل :قرباني کرنا ........ 92
چھٹي فصل :تقصیر یا حلق ........ 94
ساتویں فصل :مکہ مکرمہ کے اعمال ........ 96
آٹھویں فصل: منيٰ میں رات گزارنا ........ 98
نویں فصل :تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا ........ 99

حج اور عمرہ کے استفتائات........................................ 101
استطاعت.................................................. 101
نیابتی حج................................................. 104
حج اِفراد اور عمرہ مفردہ.......................................... 106
مکہ سے خارج اور اس میں داخل ہونا.................................. 108
میقات.................................................... 110
احرام اور اسکا لباس.............................................. 112
محرمات احرام.............................................. 113
طواف اور اسکی نماز............................................. 117
سعی...................................................... 119
مشعر (مزدلفہ)............................................... 120
حلق و تقصیر................................................ 121
ذبح اور قربانی................................................ 122
منیٰ میں رات گزارنا اور وہاں سے کوچ کرنا................................ 124
رمی جمرات................................................ 126
متفرق مسائل................................................ 128

مقدمه

## حج کی فضیلت اور اہمیت

شریعت میں حج ، چند خاص اعمال اور مناسک کے ایک مجموعے کا نام ہے جو اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے جیسا کہ امام محمدباقر علیہ السلام سے روایت ہے :

" بُني الاسلام علي خمس علي الصلوة و الزكاة و الصوم و الحج و الولاية" (1)

ترجمہ: «اسلام پانچ بنیادوں پر استوار ہے:نماز ، زکات ، روزه ، حج اور ولایت »

حج ، خواه واجب ہو یا مستحب، اسکی بہت زیاده فضیلت اور اجر و ثواب ہے اور اسكي فضیلت کے بارے میں پیغمبر اکرم اور اہل بیت (علیہم السلام) سے کثیر روایات وارد ہوئي ہیں، چنانچہ امام صادق سے روایت ہے:

"الحاجّ والمعتمر وَفدُ الله ان سألوهُ اعطاہم وان دَعوهُ اجابہم و ان شفعوا شفّعہم و ان سكتوا ابتدأہم و يُعوّضون بالدّرہم ألف ألف درہم " (2)

"حج اور عمره انجام دینے والے راه خدا کے راہی ہیں۔ اگر الله سے مانگیں تو انہیں عطا کرتاہے اور اسے پکاریں تو جواب دیتاہے، اگر شفاعت کریں تو قبول کرتاہے اگرچپ رہیں تو از خود اقدام کرتاہے اور ایک درہم کے بدلے (جو انہوں نے حج کرنے پر خرچ کئے ہیں) دس لاکھ درہم پاتے ہیں۔

1۔ کافی، ج۲، ص ۱۸، ح ۱ ؛ وسائل الشیعه، ج۱، ص ۷، باب ۱، ح ۱۔

2۔ کافی، ج۴، ص ۲۵۵، ح ۱۴۔

# حج ترک کرنے کا حکم

مسئلہ ۱۔ حج ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے اور اس کا واجب ہونا کتاب و سنت کے بے شمار دلائل سے ثابت ہے۔ جو شخص حج کے شرائط رکھتے ہوئے اور اسک ے واجب ہونے کا علم رکھتے ہوئے اسے ترک کرے، وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔

اللہ تعالي قرآن مجيد ميں فرماتا ہے:

{ وَلِلّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ} (1)

ترجمہ: « اللہ کے لیے ان لوگوں پر اس کے گھر کا حج کرنا واجب ہے جو اس راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو کافر ہوجائے تو خدا تمام عالمین سے بے نیاز ہے۔»

اور امام صادق علیہ السلام سے یوں روایت ہوئی ہے

"من ماتَ ولم يَحُجَّ حَجّۃ الاسلام و لم يَمنعہُ من ذلک حاجۃٌ تجحفُ بہ او مرض لا يطيق فيہ الحج أو سلطان يمنعہ، فليمت يہودياً أو نصرانياً" (2)

ترجمہ: جو شخص انجام دیے بغیر مرجائے، جبکہ اس کے حالات بھی مساعد ہوں یا کوئی سخت بیماری یا ظالم بادشاہ اسے حج سے روکنے کا سبب نہ بنے، تو وہ یہودی یا مسیحی مرے گا۔

---

1۔سورہ آل عمران، آیت ۹۷۔

2۔تہذیب الاحکام، ج۵، ص ۱۷۔

# حج اور عمرہ کے اقسام

مسئلہ ۲۔ جو انسان حج انجام دیتا ہے یا وہ اسے اپنے لئےانجا م دیتا ہے یا کسي کي نيابت ميں بجالاتا ہے، اس حج کو "نيابتي حج " کہتے ہیں اور جو حج اپنے لئے بجا لاتا ہےاس کی دو قسمیں ہیں: واجب اورمستحب۔

مسئلہ ۳۔ واجب حج یا شریعت کے اصولوں کی بنیاد پر واجب ہوتا ہے جسے "حجة الاسلام" کہتے ہیں یا کسي اور وجہ سے ، جیسے نذر یا حج کے باطل ہونے کے سبب واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ حجة الاسلام اورنيابتي حج ميں سے ہر ايک کي اپني اپني شرائط اور احکام ہیں کہ جنہیں ہم پہلے باب میں دو فصلوں کے ضمن میں ذکر کریں گے۔

مسئلہ ۵۔ حج کی تین اقسام ہیں: ۱۔ تمتع، ۲۔ اِفراد، ۳۔ قِران
پہلی قسم (حج تمتع) ان افراد پر واجب ہوتا ہے کہ جنکا وطن مکہ سے ۴۸ میل (تقریبا ۹۰ کیلومیٹر) کے فاصلے پر ہو۔ حج کی دوسری اور تیسری قسم (اِفراد اور قِران) ان لوگوں پر واجب ہوتی ہے جو مکہ میں رہتے ہیں یا ان کی رہائش کی جگہ مذکورہ فاصلہ سے کم پر واقع ہو۔
حج تمتع مناسک اور اعمال کے اعتبار سے دیگر دو قسموں سے کچھ فرق رکھتا ہے۔

مسئلہ ۶۔ حج تمتع، حج قِران اور اِفراد سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ حج تمتع، عمرہ اور حج پر مشتمل ایک عبادت ہے اور اس میں عمرہ حج پر مقدم ہوتا ہے اور عمرہ و حج کے درمیان فاصلہ زمانی بھی پایا جاتا ہے اور اس فاصلے میں انسان احرام سے خارج ہوتا ہے اور حج کے لئے مُحرم ہونے تک مُحرم پر حرام ہونے والی چیزوں سے فائدہ اٹھانا حلال ہوتا ہے ۔ اسی لئے حج تمتع (بہرہ مند ہونا) کا عنوان اس کے لئے مناسب ہےاور حج اس کا دوسرا حصہ کہلاتا ہے اور ان دونوں کو ایک ہی سال میں انجام دینا ضروری ہے۔ حج اِفراد اور قِران کے برخلاف کہ جن میں صرف حج انجام دیا جاتا ہے۔ اور ان میں عمرہ ایک مستقل عبادت تصور کی جاتی ہے اور اسے "عمرہ مفردہ" کہا جاتاہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ عمرہ مفردہ ایک سال اور حج اِفراد یا قِران اگلے سال انجام دیا جائے۔

مسئلہ ۷۔ عمرہ تمتع اور عمرہ مفردہ کے کچھ احکام مشترک ہیں کہ دوسری فصل میں ذکر کئے جائیں گے اور ان کے درمیان جو فرق ہے وہ مسئلہ نمبر ۱۶ میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۔ عمرہ بھی حج کی طرح کبھی واجب ہے تو کبھی مستحب ۔

مسئلہ ۹۔ دین اسلام میں عمرہ زندگی میں ایک بار ایسے شخص پر واجب ہوتا ہے جو صاحب استطاعت ہو (جیسا کہ حج کے مورد میں بیان کیا جاتا ہے(1) ) ۔ اور اس کا وجوب بھی حج کے وجوب کی طرح فوری ہے۔ اور اس کے وجوب میں حج بجالانے کی استطاعت شرط نہیں ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص عمرہ کی استطاعت پیدا کرلے تو اس پر عمرہ واجب ہوجاتا ہے۔ اگرچہ وہ حج کے لئے استطاعت نہ رکھتا ہو۔ اس کے برعکس بھی اسی کے مانند ہے ، یعنی اگر کوئی شخص حج کے لئے استطاعت رکھتا ہو، لیکن عمرہ کے لئے مستطیع نہ ہو تو اسے حج بجالانا چاہیے۔ یہ حکم ان افراد کے لئے ہے کہ جو مکہ میں

یا ۴۸ میل سے کم تر فاصلہ پر رہائش پذیر ہوں لیکن جو لوگ مکہ سے دور ہیں اور انکا وظیفہ حج تمتع انجام دینا ہے تو انکے لئے کبھی بھی عمرہ کی استطاعت حج کی استطاعت سے اور حج کی استطاعت عمرہ کی استطاعت سے جدا نہیں ہے کیونکہ حج تمتع دونوں اعمال کا مرکب ہے اور دونوں کو ایک ہی سال میں بجالانا چاہیے۔

مسئلہ ۱۰۔ مکلف کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو اور اگروہ موسم حج کے علاوہ کسی اور موقع پر مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہو تو واجب ہے کہ وہ عمرہ مفردہ کے احرام کے ساتھ داخل ہو۔ اس حکم سے دو گروہ مستثنیٰ[1] ہیں:

1. وہ لوگ جن کا پیشہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ مکہ میں زیادہ آمد و رفت کریں۔
2. وہ لوگ جو حج یا عمرہ بجالانے کے بعد مکہ سے باہر نکل چکے ہیں اور اسی حج یا عمرہ بجالائے ہوئے مہینے میں دوبارہ مکہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ دوبارہ عمرہ بجالانا حج کے دوبارہ بجا لانے کی طرح مستحب ہے۔ اور دو عمرہ کے درمیان کوئی خاص فاصلہ شرط نہیں ہے۔ لیکن احتیاط کی بنا پر ہر ماہ میں اپنے لئے صرف ایک عمرہ بجا لائے۔ اور اگر دوسرے افراد کے لئے دو عمرے بجا لائے یا ایک عمرہ اپنے لئے اور دوسرا عمرہ کسی دوسرے کے لئےبجا لائے تو مذکورہ احتیاط ضروری نہیں ہے۔ اسی لئے اگر دوسرے عمرے کو کسی کی نیابت میں بجا لائے تو نائب کا اس کے بدلے میں اجرت لینا جائز ہے اور یہ منوب عنہ کے عمرہ مفردہ کے لئے کافی ہے چاہے وہ واجب ہی کیوں نہ ہو۔

1 . مسئلہ 34 کے بعد

## حج تمتع اور عمرہ تمتع کا اجمالی ڈھانچہ

مسئلہ ۱۲۔ حج تمتع دو عمل کا مرکب ہے: ۱۔ عمرہ تمتع ۲۔ حج تمتع۔ عمرہ تمتع حج پر مقدم ہے اور ان دونوں کے اپنے مخصوص اعمال ہیں کہ جن کی جانب اشارہ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۳۔ عمرہ تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1. کسی بھی ایک میقات پر احرام باندھنا،
2. کعبہ کا طواف،
3. نماز طواف،
4. صفا و مروہ کے درمیان سعی،
5. تقصیر (تھوڑے سے بال یا ناخن کاٹنا)

مسئلہ ۱۴۔ حج تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1. مکہ مکرمہ میں احرام باندھنا،
2. ۹ ذی الحجہ کی ظہر سے غروب شرعی تک عرفات میں وقوف،
3. ۱۰ ذی الحجہ کی رات کو سورج طلوع ہونے تک مشعر الحرام میں وقوف،
4. ۱۰ ذی الحجہ (عید قربان کے دن) کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا،
5. قربانی،
6. سرمنڈوانا یا تقصیر کرنا،
7. طواف حج،
8. نماز طواف،
9. صفا و مروہ کے درمیان سعی،
10. طوافِ نساء،
11. نماز طواف نساء،
12. ۱۱ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں بیتوتہ ( رات گزارنا) کرنا،
13. ۱۱ ذی الحجہ کے دن تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا
14. ۱۲ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں بیتوتہ کرنا،
15. ۱۲ ذی الحجہ کے دن تینوں جمرات کنکریاں مارنا۔

# حج اِفراد اورعمره مفرده

مسئلہ ۱۵۔ حج اِفراد کی کیفیت حج تمتع کی مانند ہے۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ حج تمتع میں قربانی کرنا واجب ہے اور حج افراد میں مستحب۔

مسئلہ ۱۶۔ عمره مفرده بھی عمره تمتع کی مانند ہے سوائےدرج ذیل مواقع کے:
1. عمره تمتع میں انسان کو تقصیر کرنا ضروری ہے لیکن عمره مفرده میں یہ اختیار ہے کہ سر منڈانے اور تقصیر میں اختیار ہے البتہ یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے لیکن خواتین پر واجب ہے کہ وہ عمره مفرده اور عمره تمتع میں صرف تقصیر کریں۔
2. عمره تمتع میں طواف نساء اور نماز طواف نساء واجب نہیں ہے اگرچہ بنابر احتیاط ان دو اعمال کو تقصیر سے پہلے رجا کی قصد سے بجا لائے۔ لیکن عمره مفرده میں طواف نساء اور اس کی نماز واجب ہے۔
3. عمره تمتع کو حج کے مہینوں میں سے ایک مہینہ میں یعنی شوال، ذی قعد یا ذی الحجہ میں انجام دیا جانا چاہیے جبکہ عمره مفرده کو سال کے تمام ایام میں سے کسی میں بھی بجالانا صحیح ہے۔
4. عمره تمتع کے میقات، پانچ میقاتوں میں سے ایک ہے کہ جس کی تفصیل آینده آئے گی جبکہ عمره مفرده کا میقات شہر مکہ کے اندر موجود افراد کے لئے اُدنٰی الحِلّ (حرم کے باہر نزدیک ترین مقام) ہے۔ اگرچہ پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات پر بھی احرام باندھنا جائز ہے لیکن جو مکہ سے باہر ہو اور عمره مفرده بجالانا چاہتا ہو تو اسے پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات سے احرام باندھنا چاہیے۔

# حج قِران

مسئلہ ۱۷۔ حج قِران کی کیفیت حج اِفراد کی ماندہے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ حج قِران میں مُحرم ہونے کے ساتھ ساتھ قربانی کا بھی ساتھ ہونا ضروری ہے، اس لحاظ سےاس پر قربانی واجب ہے۔
اسی طرح حج قِران میں احرام لبیک کہنے سے یا اشعار یا تقلید (1) سے محقق ہوجاتا ہے لیکن حج اِفراد میں فقط لبیک کہنے سے محقق ہوتا ہے۔

1۔ان دونوں کے معنی مسئلہ ۱40 میں بیان کئے جائیں گے۔

# حج تمتع کے کلی احکام

مسئلہ ۱۸۔ حج تمتع کے صحیح ہونے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:
پہلی شرط: نیت: یعنی جس وقت سے عمرہ تمتع کا احرام باندھا چاہتا ہے اسی وقت سے حج تمتع انجام دینے کا قصد بھی رکھتا ہو۔ ورنہ اس کا حج صحیح نہیں ہے۔
دوسری شرط: عمرہ اور حج دونوں حج کے مہینوں میں واقع ہوں۔
تیسری شرط: عمرہ اور حج دونوں ایک ہی سال میں واقع ہوں۔
چوتھی شرط: عمرہ اور حج دونوں ایک ہی شخص کے لئے اور ایک ہی شخص کے توسط سے انجام دیئے جانا چاہیے لہذا اگر کوئی شخص دو افراد کو اجیر کرے کہ ان میں سے ایک میت کی طرف سے حج تمتع بجالائے اور دوسرا عمرہ تمتع، تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ ایسا شخص جس کا وظیفہ حج تمتع ہو وہ خود اپنی مرضی سے اپنے حج تمتع کو حج قِران یا حج اِفراد میں تبدیل نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۰۔ ایسا شخص جس کا وظیفہ حج تمتع ہے اور اگر اسے یہ احساس ہو کہ وقت کی کمی کی وجہ سے وہ عمرہ تمتع کو مکمل کر کے حج کو درک نہیں کر سکتا ہے، ایسے شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنے حج تمتع کو حج اِفراد میں تبدیل کرے اور حج کے اعمال انجام دینے کے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے۔

مسئلہ ۲۱۔ وہ خاتون جو حج تمتع انجام دینا چاہتی ہے لیکن میقات پر پہنچنے پر ماہانہ عادت سے دوچار ہوئی اگر وہ احتمال دیتی ہے کہ حج تمتع کے احرام کے لئے وقت کی تنگی سے پہلے پاک ہوجائے گی اور غسل کرنے کے بعد عمرہ تمتع کے اعمال بجالاسکتی ہے اور پھر حج کے احرام سے عرفات کے وقوف کو عرفہ کے دن اول ظہر سے درک کرسکتی ہے تو اس پر واجب ہے کہ میقات میں عمرہ تمتع کے لئے مُحرم ہوجائے پھر اگر پاک ہوئی اور عمرہ تمتع کے اعمال کو بجالانے اور عرفات میں اختیاری وقوف درک کرنے کے لئے کافی وقت ہوا تو اسے یہی کام انجام دینا چاہیے اگر اتفاق طور پر پاک نہ ہوئی یا پاک ہونے کے بعد اس کے پاس عمرہ تمتع بجالانے اور عرفات کے وقوف کو درک کرنے کے لئے وقت کافی نہیں ہے تو عمرہ تمتع کے احرام کے ساتھ حج افراد کی طرف عدول کرے گی اور اس کے بعد ایک عمرہ مفردہ کو بجالائے گی اور اس کا یہ عمل حج تمتع کے لئے کافی ہے۔
اور اگر اسے اطمینان ہے کہ حج تمتع کے احرام اور وقوف عرفات کو درک کرنے کے وقت تک پاک نہیں ہوسکتی ہے یا اگر پاک ہوجائے تو عمرہ کے اعمال انجام دینے اور وقوف عرفات کو درک کرنے تک کافی وقت نہیں ہوگا تو اس صورت میں وہ میقات پر ہی ما فی الذمہ کے قصد سے یا حج اِفراد کے لئے مُحرم ہوجائے اور اعمال حج بجالانے کے بعد ایک عمرہ مفردہ بجالائے۔ اس کا یہ عمل حج تمتع کے لئے کافی ہوگا۔
لیکن اگر میقات پر احرام باندھنے کے کے وقت پاک تھی، پھر راستے میں یا مکہ پہنچنے پر عمرہ کا طواف اور اسکی نماز بجالانے سے پہلے یا طواف کے دوران چوتھے چکر کو تمام کرنے سے پہلے، ماہانہ عادت سے دوچار ہوجائے اور عمرہ کے اعمال انجام دینے، عرفات کے وقوف اختیاری درک کرنے کے وقت تک پاک نہ ہوئی تو اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ یا تو اسی احرام کے ساتھ عمرہ تمتع کو حج افراد میں بدل دے اور حج افراد کو انجام دینے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور اس کا یہ عمل حج تمتع کے لئے کافی ہوگا ؛ یا عمرہ تمتع کے طواف اور اسکی نماز کو چھوڑ کر، سعی اور تقصیر کو انجام دے او رعمرہ

تمتع کے احرام سے خارج ہوجائے، اس کے بعد حج تمتع کے لئے محرم ہونے، دونوں وقوف کو درک کرنے اور اعمال منی کو انجام دینے کے بعد مکہ آنے پر، حج کے طواف ، اس کی نماز اور سعی بجا لانےسے پہلے یا ان کو انجام دینے کے بعد عمرہ تمتع کے طواف اور اس کی نماز کو قضا کے طور پر بجالائے۔ اس کا یہ عمل بھی حج تمتع کے لئے کافی ہے اور اس کے ذمہ کوئی اور چیز نہیں رہے گی۔

اور اگر طواف کے دوران، چوتھے چکر کے اختتام پر ماہانہ عادت سے دوچار ہوئی تو باقی طواف اور نماز کو چھوڑ کر سعی اور تقصیر کو انجام دے اور احرام سے خارج ہوجائے پھر حج تمتع کے لئے محرم ہوکر دونوں وقوف کو درک کرنے اور منی کے اعمال کو انجام دینے کے بعد واپس مکہ لوٹنے پر طواف، نماز اور سعی کو بجالانے کے بعد یا اس سے پہلے، عمرہ کا طواف (1) اور اس کی نماز بجا لائے، اس کا یہ عمل حج تمتع کے لئےکافی ہے اور اس کے ذمہ کوئی چیز نہیں ر ہےگی۔

مسئلہ ۲۲۔ حج کے اعمال اور اس کے احکام تیسری فصل میں تفصیل کے ساتھ بیان کئے جائیں گے۔

1۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے مسئلہ نمبر 286 کی طرف رجوع کریں۔

## فصل اول : حجة الاسلام

مسئلہ23۔ شریعت کی رو سے ، ہر مستطیع شخص پر پوری عمر میں ایک بار سے زیادہ حج واجب نہیں ہے کہ اسے "حجة الاسلام" کہتے ہیں۔

مسئلہ24۔ حج کا واجب ہونا فوري ہے یعني استطاعت کی شرایط حاصل ہونے کی صورت میں اسی سال حج بجا لانے کا اقدام ضروری ہے اور کسي عذر کے بغیر مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اسے مؤخر کرے تو گناہ گار ہے اور حج اس کی گردن پر ہوگا اور اسے دوسرے سال ( اور بجا نہ لانے کی صورت میں بعد والے سالوں میں) بجالائے۔

مسئلہ 25۔ اگر استطاعت والے سال حج کوانجام دینا بعض مقدمات پر موقوف ہو۔ جیسے سفر کرنا اور حج کے وسائل و اسباب کو مہیا کرنا تو اس پر واجب ہے کہ ان مقدمات کو حاصل کرنے کیلئے اس طرح سے اقدام کرے کہ اسے اطمینان ہوجائے کہ اسی سال بجالاسکے گا۔
اور اگر مکلف اس میں کوتاہي کرے اور حج کو بجا نہ لائے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذ مے میں باقی ہے اور اسے بجا لانا ضروری ہے اگرچہ اس کی استطاعت کے شرایط ختم بھی ہوجائیں۔

## حجة الاسلام کے واجب ہونے کے شرائط

مسئلہ ۲۶۔ حجۃ الاسلام مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے:
۱۔ عقل ۲۔ بلوغ ۳۔ استطاعت۔

## بلوغ اور عقل

مسئلہ ٢٧۔ پہلي شرط : عقل ہے پس ديوانہ پر حج واجب نہيں ہے۔

مسئلہ ٢٨۔ دوسري شرط: بلوغ ہے پس نابالغ پر حج واجب نہيں ہے اگر چہ وہ بلوغ کے قريب ہو اور اگر نابالغ بچہ حج بجا لائے تو اگر چہ اس کا حج صحيح ہے ليکن يہ حجۃ الاسلام کے لئے کافي نہيں ہے۔

مسئلہ 29۔ اگر نابالغ بچہ احرام باندھے اور مشعر ميں وقوف کو بالغ ہونے کي حالت ميں پالے اور حج کي استطاعت بھي رکھتاہو تو اس کا يہ حج حجۃ الاسلام کے لئے کافي ہے۔

مسئلہ 30۔ اگر نابالغ بچہ محرمات احرام ميں سے کسی ايک کا مرتکب ہوجائے اور وہ حرام کام، شکار ہو تو اس کا کفارہ اسکے ولي پر ہوگا ليکن دوسرے کفارے ظاہرا واجب نہيں ہيں نہ تو ولي پر اور نہ ہي بچے کے مال سے ۔

مسئلہ ٣١۔ بچے کے حج ميں قرباني کي قيمت ادا کرنا اسکے ولي کے ذمہ ہے۔

مسئلہ 32۔ واجب حج ميں شوہر کي اجازت شرط نہيں پس شوہر کی رضامندی کے بغير بھی بيوي پر حج واجب ہے

مسئلہ 33۔ مستطيع شخص کے لئے حجۃ الاسلام کے صحيح ہونے ميں والدين کي اجازت شرط نہيں ہے ۔

## استطاعت

مسئلہ ۳۴۔ تیسري شرط : استطاعت ہے اور یہ کئی امور پر مشتمل ہے۔
الف : مالي استطاعت۔
ب : جسماني اور بدنی استطاعت۔
ج : راستہ کی استطاعت (راستے کا پر امن ہونا) ۔
د : وقت کی استطاعت۔

ہر ایک کي تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

الف : مالي استطاعت
مسئلہ ۳۵۔ مالی استطاعت چند امور پر مشتمل ہے۔
1. زاد راہ اور سواری۔
2. سفر کي مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات۔
3. ضروریات زندگي اور جس چیز کی زندگی میں احتیاج رکھتا ہو۔
4. واپسی پر معمول کی زندگی سے بہرہ مند ہونا۔

مندرجہ بالا امور کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں:

1۔ زاد راہ اور سواری
مسئلہ ۳۶۔ زاد راہ سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جسکي سفر میں ضرورت ہو مثلاً کھانے پینے کي چیزیں اور اس سفر کي دیگر ضروریات اور سواری سے مراد حمل و نقل کے وسائل ہیں جن کے ذریعے سفر طے کیا جا تا ہے۔

مسئلہ 37۔ جس شخص کے پاس زاد سفر اور سواری نہ ہو اور انہیں حاصل کرنے کیلئے مال بھی نہیں رکھتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے اگر چہ وہ کما کر اور تجارت کے ذریعے سے انہیں حاصل کرسکتا ہو۔

مسئلہ ۳۸۔ حج واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ اپنے وطن لوٹنے یا دوسری جگہ جہاں جانا چاہتا ہو، جانے کے لئے اخراجات رکھتا ہو۔
اگر پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شرط ہے کہ اسکے پاس اپنے وطن یا کسي دوسري منزل مقصود تک واپس پلٹنے کے اخراجات ہوں۔لیکن واپسی کے اخراجات اس کے پاس نہ ہوں تب بھی حج واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر اسکے پاس حج پر جانےکے اخراجات نہ ہوں لیکن کسی نے اس سے کوئی مال قرض لیا ہو کہ اس مال کے واپس ہونے کی صورت میں حج کے اخراجات پورے ہوتے ہوں، چنانچہ قرض واپس لینے کا وقت پہنچ چکا یا گزرچکا ہو اور قرضدار بھی اسے واپس دینے یک طاقت رکھتا ہو اور اس کا مطالبہ قرضدار کے لئے حرج کا سبب نہ بنے، تو اس کا مطالبہ

کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰۔ اگر عورت کا مہر حج کے اخراجات کیلئے کافي ہواور وہ اپنے شوہر سے اسکی طلبکار ہو تو اگر شوہر تنگدست ہو تو یہ اس سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتي اور مستطیع بھي نہیں کہلائے گی لیکن اگر شوہر مالدار ہے اور مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کے لئے کوئی مفسدہ بھي نہ ہو تو اس پر مہر کا مطالبہ کرنا اور حج پر جانا واجب ہے لیکن اگر مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئي مفسدہ ہو مثلاً یہ لڑائي جھگڑے اور طلاق کا باعث بنے تو عورت پر مطالبہ کرنا واجب نہیں ہے اور عورت مستطیع بھي نہیں کہلائے گي ۔

مسئلہ 41۔ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہیں ہیں لیکن قرض لے سکتا ہے اور اپنے قرض کو آسانی کے ساتھ ادا کرسکتا ہو تب بھی اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ قرض لیکر اپنے آپ کو مستطیع بنائے لیکن اگر اس نے قرض لے لیا تو اس پر حج واجب ہو جائیگا۔

مسئلہ ۴۲۔ جو شخص مقروض ہو اور حج کے اخراجات کے علاوہ کوئی اور مال نہ رکھتا ہو جس سے وہ اپنا قرض ادا کر سکے چنانچہ قرض ادا کرنے کی مہلت بھی ہو اور اطمینان رکھتا ہو کہ قرض ادا کرنے کے وقت اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے، اسی طرح قرض ادا کرنے کا وقت پہنچنے پر قرضدار اسکا مطالبہ کرنے یا تاخیر پر راضی ہو اور مقرض مطمئن ہو کہ مطالبہ کے وقت قرض ادا کرسکے گا، تو اس کے لئے حج پر جانا واحب ہے، مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۳۔ وہ شخص جس کے لئے کو شادي کرنا ضروری ہے اور اگر وہ شادي نہیں کرے گا تو اسے مشقت یاحرج کا سامنا ہوگا اور اس کیلئے شادي کرنا ممکن بھي ہو تو وہ اس وقت مستطیع ہوگا جب اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ شادي کے اخراجات بھی ہوں۔

مسئلہ ۴۴۔ اگر استطاعت والے سال گاڑی، ہوائی جہاز یا حمل و نقل کے دوسرے وسائل کا کرایہ معمول کی حد سے زیادہ بڑھ گیا ہو اور کسی حرج اور مشقت کے بغیر اضافہ کرایہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہوتو اس کو ادا کر کے حج پر جانا واجب ہے۔لیکن اگر اضافی رقم کو ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا اس کا ادا کرنا اس کے لئے حرج کاسبب بنے، تو اس پر واجب نہیں ہے کہ اسے ادا کرے اور وہ مستطیع نہیں ہے، اور سفر حج کي دیگر ضروریات کے خریدنے یا انکے کرائے پر لینے کے لئے بھی یہي حکم ہے۔ اور اسی طرح اگر اپنے مال کو معمول سے کم قیمت پر بیچ کر حج پر جانا چاہتا ہو تو، اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۴۵۔ حج کے لئے استطاعت کا معیار، لوگوں کے درمیان عام حالات میں اس کے انجام دینے کی توانائی ہے اور اگر کوئی یقین رکھتا ہے کہ وہ اس قسم کے استطاعت نہیں رکھتا ہے لیکن احتمال دیتا ہے کہ اگر تحقیق و جستجو کرے تو کوئی ایسی راہ مل جائے گی جس کے سبب موجودہ مالی حالت میں حج انجام دینے کے لئے مستطیع ہوجائے گا تو اس کے لئے جستجو اور تحقیق کرنا واجب نہیں ہے۔لیکن اگر استطاعت میں شک کرتا ہو اور جاننا چاہے کہ مستطیع ہوا ہے یا نہیں تو بظاہر واجب ہے کہ وہ اپنی مالی حالت کی تحقیق اور جستجو کرے۔

2۔ سفر کے دوران گھر والوں کے اخراجات

مسئلہ۴۶۔ مالي استطاعت کے حاصل ہونے میں شرط ہے کہ حج سے واپس آنے تک اپنے گھر والوں کے اخراجات رکھتا ہو ۔

مسئلہ ۴۷۔ گھر والوں ( کہ مالي استطاعت میں جنکے اخراجات کا موجود ہونا شرط ہے) سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہیں عرف عام میں گھر والے شمار کیا جاتا ہے اگر چہ شرعاً اس پر ان کا خرچہ واجب نہ بھي ہو ۔

3۔ ضروریات زندگي اور معیشت
مسئلہ۴۸۔ حج واجب ہونے کی شرایط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اسکے پاس ضروریات زندگي اور وہ چیزیں ہوں جنکي اسے عرفاً اپني حیثیت کے مطابق زندگي بسر کرنے کیلئے ضروری ہے البتہ یہ شرط نہیں ہے کہ خود وہ چیزیں اس کے پاس موجود ہوں بلکہ کافي ہے کہ اس کے پاس رقم یا ایسی چیز موجود ہو جسے زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خرچ کر سکے ۔

مسئلہ۴۹۔ افراد کی عرفی ( سماجی) حیثیتیں مختلف ہوتي ہیں جس شخص کے لئے رہائشی مکان کا ہونا اس کی ضروریات زندگی شمار ہوتا ہو یا عرف میں اس کی حیثیت کے مناسب ہو، یا کرایہ یا عاریہ یا اوقاف کے مکان میں رہائش کرنا اس کے لئے حرج و مشقت کا سبب ہو یا اس کی توہین کا باعث بنتا ہو، تو استطاعت حاصل ہونے کے لئے اس کے پاس رہائشی مکان ہونا شرط ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ اگر حج کیلئے کافي مال رکھتا ہولیکن کوئی ایسی ضرورت آجائے کہ جس میں اسے خرچ کرنا چاہتا ہو جیسے گھر مہیا کرنا یا بیماري کا علاج کرانا یا ضروریات زندگي کو فراہم کرناتو یہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱۔ مستطیع ہونے کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ مکلف کے پاس خود زاد و راحلہ ہوں بلکہ کافي ہے کہ اس کے پاس اتني رقم و غیرہ ہو کہ جسے زاد و راحلہ میں خرچ کرنا ممکن ہو تو وہ مستطیع کہلائے گا۔

مسئلہ۵۲۔ اگر کسي شخص کے پاس ضروریات زندگي، گھر ، گھریلو سامان ، سواري، آلات صنعت و غیرہ کي ایسي چیزیں اسکي حیثیت سے بالاتر ہیں چنانچہ اگر یہ کر سکتا ہو کہ انہیں بیچ کر اپني ضروریات زندگي خرید کر، باقی مقدار کو حج کے اخراجات پر خرچ کرے اور یہ کام اسکے لئے حرج ، کمي یا سبکي بھي نہ ہو اور اضافی رقم حج کے اخراجات یا انکي تکمیل کي مقدار کے برابر ہو تو اسے یہ کام انجام دینا چاہیے۔اور وہ مستطیع ہے ۔

مسئلہ۵۳۔ اگر مکلف اپني زمین یا کوئي اور چیز فروخت کرے تا کہ اس سے حاصل شدہ پیسوں سے گھر خریدے۔ اگر ذاتی گھر کا ہونا اسکي ضرورت ہو یا اسکی مالکیت عرف کے لحاظ سے اسکي حیثیت کے مطابق ہو تو زمین کي قیمت وصول کرنے سے یہ مستطیع نہیں ہو گا اگر چہ وہ حج کے اخراجات یا انکي تکمیل کي مقدار کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ۵۴۔ جس شخص کو اپني بعض مملوکہ چیزوں جیسے کتاب وغیرہ کي ضرورت نہ رہے اور ان کي قیمت سے مالي استطاعت حاصل ہو رہی ہو یا اس کو تکمیل کر لےتو دیگر شرائط کے موجود ہونے کي صورت میں اس پر حج واجب ہوجائے گا۔

4۔ واپسی پر مال کافی ہو
مسئلہ ۵۵۔ مالي استطاعت حاصل ہونے کے شرایط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ واپسی پر کافی مال ہو ( مخفي نہ رہے کہ یہ شرط حج بذلي میں ضروري نہیں ہے اسکي وضاحت بعد میں کی جائیگی8) اور اس سے مراد یہ ہے کہ حج سے پلٹنے کے بعد اسکے پاس ایسي تجارت ، زراعت ، صنعت، ملازمت ، یا ملکیت کی منفعت مثلا باغ اور دکان و غیرہ کی آمدني کے ذرائع ہوں کہ جنکي آمدني عرف میں اسکي حیثیت کے مطابق اسکے اور اسکے اہل و عیال کے گذر بسر کیلئے کافي ہو۔ اور دیني علوم کے طالبعلموں کیلئے حج سے واپس آنے کے بعد حوزہ علمیہ کی جانب سے دیا جانے والا شہریہ سے انکی زندگی کا گذر بسر ہوسکے یا تکمیل کر سکے تو کفایت کرتا ہے۔

مسئلہ ۵۶۔ عورت کی استطاعت میں بھی واپسی پر گھر کا خرچہ ہونا شرط ہے بنابراین اگر اس کا شوہر زندہ ہو اور یہ شوہر کی

زندگی میں مستطیع ہوجائے تو اس کیلئے حج سے لوٹنے کے بعد جو نفقہ اسکاشوہر اسے ادا کرتا ہے وہ وہی خرچہ حساب ہوگا۔ لیکن جس عورت کا شوہر نہ ہو اس کی استطاعت تحقق پانے کے لئے شرط ہے کہ حج کے اخراجات کے علاوہ حج سے واپسی پر مالی آمدنی کا ایک ذریعہ رکھتی ہو جو زندگی کا گزارہ چلانے کیلئے اس کی عرفی شان کے مناسب ہو۔ اس صورت کے بغیر وہ حج کے لئے مستطیع نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۷۔ جس شخص کے پاس زاد و راحلہ نہ ہو لیکن کوئي اور شخص اسے دے اور اسے مثلا یوں کہے کہ "تم حج بجالاؤ تمہارا خرچہ میرے ذمہ ہے" تو اس پر حج واجب ہے اور اس پر اسے قبول کرنا لازمی ہے اور اس حج کو «حج بذلي» کہتے ہیں اور اس میں "رجوع بہ کفایت " شرط نہیں ہے نیز خود زاد و راحلہ کا دینا ضروري نہیں ہے بلکہ قیمت کا دینا بھي کافي ہے ۔ لیکن اگراسے حج کیلئے مال نہ دے بلکہ صرف اسےکچھ مال بخش دے جو حج کے خرچہ کے لئے کافی ہو۔ اگر و ہ اس ہدیہ کو قبول کرلے تو اس پر حج واجب ہے لیکن اس پر اس مال کو قبول کرنا واجب نہیں ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اسے قبول نہ کرے اور اپنے آپ کو مستطیع نہ بنائے۔

مسئلہ ۵۸۔ حج بذلي ، حجة الاسلام کے لئے کافي ہے اور اگر اسکے بعد خود مستطیع ہوجائے تو دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۹۔ اگر کسی شخص کو کسی ادارہ یا شخص کي طرف سے حج پر جانے کي دعوت دي گئی ہواور اگر اس دعوت کے بدلے میں اس پرکسي کام کو انجام دینے کي ذمہ داری لگائي جائے تو اسکے حج پر حج بذلي کا عنوان صادق نہیں آئے گا۔
مالي استطاعت کے متفرق مسائل

مسئلہ ۶۰۔ مستطیع شخص، مال کو حج کے لئے خرچ کرنے کا وقت پہنچنے کے بعد اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہیں کرسکتا ہے، بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ اس وقت سے پہلے بھی اپنے آپکو استطاعت سے خارج نہ کرے۔

مسئلہ ۶۱۔ مالي استطاعت میں شرط نہیں ہے کہ وہ مکلف کے شہر میں حاصل ہو بلکہ اس کا میقات میں حاصل ہو جانا بھی کافي ہے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر مستطیع ہو جائے اس پرحج واجب ہے اور یہ حجة الاسلام کےلئے کافي ہے۔

مسئلہ ۶۲۔ مالي استطاعت اس شخص کیلئے بھي شرط ہے جو میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے جیسے قافلوں میں کام کرنے والے خادمین و غیرہ ۔ اگر ان میں استطاعت کي دیگر شرائط بھي پائی جاتی ہوں جیسے اہل و عیال کا نفقہ ، ضروریات زندگي اور اسکي حیثیت کے مطابق جن چیزوں کي اسے اپني زندگي میں ضرورت ہوتي ہے اور "رجوع بہ کفایت"، تو اس پر حج واجب ہے اور یہ حجة الاسلام سے کافي ہے ورنہ اس کا حج مستحبي ہو گا اور بعد میں استطاعت حاصل ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ حجۃ الاسلام بجا لائے۔

مسئلہ ۶۳۔ اگرکسي شخص کو حج کے راستے میں خدمت کیلئے اتني اجرت کے ساتھ اجیر بنایا جائے کہ جس سے وہ مستطیع ہو جائے تو اس قیمت کو قبول کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے البتہ یہ اس صورت میں ہے جب اعمال حج کو بجالانا اس اجیر ہوئے کام میں رکاوٹ نہ بن جائے ورنہ ایسی اجرت سےمستطیع نہیں ہوگا اسی طرح اجرت کے بدلے میں کام قبول کرنا اس کے لئے واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۴۔ جو شخص مالي استطاعت نہ رکھتا ہو اور نیابتي حج کیلئے اجیر بنے پھر اس کے بعد اجارہ کے مال کے علاوہ کسي اور مال سے مستطیع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اس سال اپنے لئے حج بجالائے اور اجرت والا حج اگر اسي سال کیلئے ہو تو باطل ہے ورنہ اجرت والا حج آئندہ سال بجالائے۔

مسئلہ ۶۵۔ اگر مستطیع شخص غفلت کي وجہ سے یا جان بوجھ کر مستحب حج کي نیت کرلے گر چہ اس کا مقصد دوسرے

سال بہتر صورت میں حج بجا لانے کے لئے پریکٹس کی غرض سے کیوں نہ ہو یا اس اعتقاد سے کہ مستطیع نہیں ہے مستحب حج کی نیت کرے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ وہ مستطیع تھا تو اسکے اس حج کا حجۃ الاسلام کے لئے کافی ہونے میں اشکال ہے پس احتیاط کي بنا پر اس پر آئندہ سال حج کو بجالانا واجب ہے۔ مگر اس خیال سے کہ اس کا وظیفہ مستحب امر کو بجالانا ہے،اور وہ شارع مقدس کے حکم کی تعمیل کرنے کی نیت رکھتا ہو تو پھر اس کا یہ حج حجۃ الاسلام سے کافی ہوگا۔

ب: جسماني استطاعت

مسئلہ ۶۶۔ جسمانی استطاعت سے مراد یہ ہے کہ جسماني لحاظ سے حج کو انجام دینے کي قدرت رکھتا ہو پس مریض اور بوڑھے جو حج پر نہیں جاسکتے ہیں یا جن کیلئے سفر کرنے میں حرج اورمشقت ہے ان پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۷۔ حج کے وجوب میں جسماني استطاعت کا باقي رہنا شرط ہے پس اگر کوئی شخص حج کے قصد سے سفر پر روانہ ہوجائے لیکن احرام باندھنے سےپہلے بیماری اسے سفر جاری رکھنے سے روک دے تو معلوم ہوگا کہ اس کے لئے جسمانی استطاعت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اور ایسے شخص پر حج کیلئے کسي کو نائب بنانا بھی واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ حج اس کے اوپر پہلے سے مستقر ہو اور بیماري کي وجہ سے وہ سفر کو جاري رکھنے سے عاجز ہو جائے اور آئندہ سالوں میں بھي بیماری سے صحت یابی اور توانائی حاصل کرکے بغیر مشقت کے حج انجام دینے کي امید نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسي اور کو نائب بنائے لیکن اگر اسے صحبت یاب ہونے اور اگلے برسوں میں حج بجالانے کی امید رکھتا ہو تو اس شخص کو ذاتی طور پر حج بجالانے کا وجوب ساقط نہیں ہوگا۔ لیکن اگر احرام باندھنے کے بعد بیمار ہو تو اسکے اپنے خاص احکام ہیں۔

ج: راستہ کی استطاعت

مسئلہ ۶۸۔ راستے کی استطاعت سے مراد یہ ہے کہ حج پر جانے کا راستہ کھلا اور پر امن ہو پس اس شخص پر حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ اس طرح سے بند ہو کہ میقات تک نہیں پہنچ سکتا ہو یا حج کے اعمال کوتکمیل تک نہیں پہنچا سکتا ہو۔ اسي طرح اس شخص پر بھي حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ تو کھلا ہو لیکن نا امن ہو۔ اور راستے میں اسے اپني جان ، بدن ، عزت یا مال کا خطرہ ہو ۔

مسئلہ ۶۹۔ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات ہوں اور تاخیر کے بغیر حج پرجانے کے لئے اپنا نام لکھوا دے لیکن اگر قرعہ اندازی میں اس کا نام نہیں نکلا اور وہ اس سال حج پر نہ جا سکا تو ایسا شخص مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہوا ہے لیکن اگر آئندہ سالوں میں حج انجام دینا اس سال اپنا نام لکھوانے اور رقم کی ادائیگی پر موقوف ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کام کے لئے اقدام کرنا چاہیے ۔

د : وقت کی استطاعت

مسئلہ ۷۰۔ وقت کی استطاعت سے مراد یہ ہے کہ ایسے وقت میں استطاعت حاصل ہو جس میں حج کے مخصوص ایام میں حج کو پہنچنے کے لئے وقت کافی ہو پس اگر کسی کو استطاعت ایسے وقت میں حاصل ہوجائے کہ وقت کی کمی کی وجہ سے حج کو درک نہیں کرسکتا ہے یا اس کے لئے شدید مشقت اور حرج کا سبب ہو تو اس سال اس پر حج واجب نہیں ہے ۔

## دوسري فصل :نيابتي حج

نائب و منوب عنہ كي شرائط كو بيان كرنے سے پہلے نيابت كے جائز ہونے كے بعض موارد ، حج كيلئے وصيت اور ان كے احكام كا ذكر كرينگے ۔

مسئلہ ٧١۔ جس پر حج مستقر ہو جائے ليكن وہ بڑھا پے يا بيماري كي وجہ سے حج پر جانے سے قاصر ہو يا اس كيلئے حج پر جانے ميں عسر و حرج ہو اور آئندہ سالوں ميں بھي اسے بغير حرج اور مشقت كے حج انجام دينے كيلئے، آنے والے سالوں ميں بھی، صحت ياب ہونے اور طاقت پيدا كرنے كی اميد نہ ہو تو اس پر نائب بنانا واجب ہے ليكن جس پر حج مستقر نہ ہو اس پر نائب بنانا واجب نہيں ۔

مسئلہ ٧٢۔ نائب كے ذريعے حج كو انجام دينے كے بعد معذور منوب عنہ سے حج كا وجوب ساقط ہو جائيگا اور اس پر دوبارہ خود سے حج بجا لانا واجب نہيں ہے۔ چاہے بعد ميں اسكا يہ عذر ختم ہی كيوں نہ ہوجائے ليكن اگر نائب كے حج انجام دينے كے دوران اسكا عذر ختم ہو جائے تو پھر منوب عنہ پر حج كا اعادہ كرنا واجب ہے اور ايسي حالت ميں اس كيلئے نائب كا حج كافي نہيں ہے۔

مسئلہ ٧٣۔ جس شخص پر حج مستقر ہے اگر وہ راستے ميں فوت ہو جائے تو اگر احرام باندھنے اور حرم ميں داخل ہونے كے بعدفوت ہو تو اس كا يہ حج حجۃ الاسلام كے لئے كافی ہوگا ليكن اگر احرام باندھنے سے پہلے فوت ہو جائے تو يہ حجۃ الاسلام كے لئے كافی نہيں ہوگا۔ اور اسی طرح اگر محرم ہونے كے بعد اور حرم ميں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احتياط واجب كي بناپريہ بھی حجہ الاسلام كے لئےكافي نہيں ہے۔

مسئلہ ٧۴ ۔ جس شخص پر حج مستقر ہوجائے اور حج انجام دينے سے پہلے مرجائے اور وہ اپنے پيچھے اتنا اثاثہ چھوڑ گيا ہو جو حج كے سفر كے لئے كافی ہے تو اس كے وارثوں كو مرحوم كےاصل مال سے اس كے لئے نائب مقرر كرنا چاہيے، مگر يہ كہ اس نے وصيت كی ہو كہ حج كے اخراجات اس كے مال كے ايك تہائی سے ادا كئے جائے تو اس صورت ميں اس كی اس وصيت پر عمل كرنا ديگر مستحب وصيتوں پر فوقيت ركھتا ہے اور اگر مال كا ايك تہائی حصہ حج انجام دينے كے لئے كافی نہ ہو تو كمی كو اصل مال سے پورا كيا جائے گا۔

مسئلہ ٧۵۔ جن موارد ميں نائب مقرر كرنا جائز ہے، ان امور كو انجام دينے ميں جلدی اقدام كرنا ضروری ہے چاہے يہ نيابت زندہ كي طرف سے ہو يا مردہ كي طرف سے ۔

مسئلہ ٧۶۔ زندہ شخص پر اپنےشہر سے نائب بنانا واجب نہيں بلكہ ميقات سے نائب بنا دينا كافي ہے۔ اسي طرح وہ ميت كہ جسكے ذمے ميں حج مستقر ہو چكا ہے تو اسكي طرف سے بھی ميقات سے نائب بنانا كافی ہے۔ ليكن اگر نائب بنانا صرف ميت كے وطن سےيا كسی اور شہر سے ممكن ہو تو واجب ہے كہ ورثہ اسی جگہ سے نائب كا انتخاب كريں اور اس كے اخراجات ميت كے تركہ ميں سے ادا كريں اور اگر ميت نے اپنے وطن سے نائب مقرر كرنے كی وصيت كی ہو تو اسكی وصيت پر عمل كرنا ضروری ہے اور ميقات سے حج ادا كرنے سے زيادہ جو اجرت لگ رہی ہو اسے تركہ كے تيسرے حصے سے ادا كيا جائے۔

مسئلہ ۷۷۔ اگر کوئی وصیت کرے کہ اسکي طرف سے مستحب حج انجام دیا جائے تو اسکے اخراجات ترکہ کے تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے ۔

مسئلہ ۷۸۔ جب ورثاءیا وصي کو یہ علم ہوجائے کہ میت پر حج مستقر تھا لیکن اسکے بجا لانے میں شک ہو تو میت کي طرف سے حج بجا لانا واجب ہے۔ لیکن اگر استقرار کا علم نہ ہو اورمیت نے وصیت بھي نہ کي ہو تو ان پر کوئي چیز واجب نہیں ہے

## نائب کے شرائط

مسئلہ ۷۹۔ مندرجہ ذیل شرائط کا نائب میں پایا جانا ضروری ہے:
1: بلوغ (احتیاط واجب کی بنا پر) ، پس نابالغ شخص کی نیابت، حجۃ الاسلام بلکہ کوئی بھی واجب حج کے لئے کافی نہیں ہے ۔
2: عقل ، پس مجنون اگر جنون کی حالت میں نیابت صحیح نہیں ہے چاہے اسکا جنون دائمی ہو یا اسے کبھی کبھار دورے پڑتے ہوں۔
3: ایمان (یعنی شیعہ اثنا عشری ہونا) احتیاط واجب کی بناپر ، پس غیر مؤمن کي نیابت کافی نہیں ہے۔
4: حج کے اعمال اور احکام سے واقف ہونا، اس طرح سے کہ اعمال حج کو صحیح طور پر انجام دینے پر قادر ہو اگرچہ عمل انجام دیتے وقت دوسروں کی راہنمائي سے ہی انجام دے سکے ۔
5: نائب کے ذمہ اس سال واجب حج نہ ہو ہاں اگر نائب اپنے اوپر حج واجب ہونے سے بے خبر ہو تو اسکا نیابتي حج صحیح ہونا بعید نہیں ہے۔
6: نائب، حج کے افعال میں سے بعض کو انجام دینے سے معذور نہ ہو ۔ اس شرط کی وضاحت اور اس سے مربوط احکام، بعد میں بیان ہونگے (1)

مسئلہ ۸۰۔ حج نیابتی پر اکتفا کرنے کے لئے اس بات کا اطمینان حاصل ہوناضروری ہے کہ نائب نے منوب عنہ کی طرف سے حج انجام دے چکا لیکن یہ جان لینے کے بعد کہ اس نے حج انجام دے دیا ہے اس بات کا وثوق شرط نہیں ہے کہ اس نے حج کو صحیح طور پر انجام دیا ہے بلکہ اس کے عمل کو صحیح ہونے پر حمل کیا جائے۔

1 . مسئلہ نمبر ۹۰ اور اس کے بعد کے

## منوب عنہ کي شرائط

مسئلہ ۸۱۔ منوب عنہ کے لئے درج ذیل شرط کا ہونا ضروری ہے۔
1- اسلام ، پس کافر کي نیابت میں حج صحیح نہیں ہے ۔
2- حج واجب میں یہ شرط ہے کہ منوب عنہ فوت ہو چکا ہو یا اگر زندہ ہو تو بیماري یا بڑھاپے کي وجہ سے خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو یا حج بجالانے میں اسکے لئے حرج اور مشقت ہو اور آئندہ سالوں میں بھي بغیر حرج کے حج پر قادر ہونے کي امید نہ رکھتا ہو لیکن مستحب حج میں دوسروں کي طرف سے نائب بننا مطلقا صحیح ہے ۔

مسئلہ ۸۲۔ منوب عنہ کے لئے عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔

## حج کی نیابت سے مربوط مسائل

مسئلہ ۸۳۔ نائب اور منوب عنہ کا ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے پس عورت مرد کي طرف سے اور مرد عورت کی طرف سےنائب بن سکتے ہیں ۔

مسئلہ ۸۴۔ صرورہ کی نیابت یعنی جس نے بھی تک حج بجا نہ لایا ہو- صرورہ اور غیر صرورہ کي طرف سے جائز ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یاعورت ۔

مسئلہ ۸۵:حج نیابتی میں نیابت کا قصد اور منوب عنہ کو معین کرنا شرط ہےاگرچہ اجمالی صورت میں ہی کیوں نہ ہو ، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ نائب، منوب عنہ کا نام ذکر کرے۔

مسئلہ ۸۶۔ اس شخص کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے کہ جسکا فریضہ وقت کی تنگی کی وجہ سے حج اِفراد کي طرف عدول کرنا ہولیکن اگر نائب کو وقت کی وسعت میں اجیربنائے اوراس کے بعد اتفاق سے وقت تنگ ہو جائے تو اس پر حج اِفراد کی طرف عدول کر نا واجب ہے اور اسکا یہ عمل منوب عنہ کے حج تمتع کےلئے کافي ہے اور اجرت کا بھي مستحق ہو گا ۔

مسئلہ ۸۷۔ اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد مر جائے ، اگر نائب کو مقرر کرنا منوب عنہ کے بری الذمہ ہونے کے لئ ہو، جیسا کہ بظاہر اجارہ کی قرار داد سے یہی سمجھ میں آتا ہے، تو اجیر پوری اجرت کا حقدار ہوگااور اسے اسکے وارثوں کو دیا جانا چاہیے۔

مسئلہ ۸۸۔ اگر کوئی شخص معین اجرت پر حج کیلئے اجیر بن جائے اور وہ اجرت حج کے اخراجات سے کم پڑ جائے تو اجیر کرنے والے پر اس کمی کو پورا کرنا واجب نہیں ہے اسی طرح اگر ادا کی گئی رقم میں سے کچھ باقی بچ جائے تو اسے واپس لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ۸۹۔ جن موارد میں نائب کا حج منوب عنہ کیلئے کفایت نہ کرے جبکہ اسی سال حج بحا لانے کے لئے اجیر بنا ہو تو اجیر پر واجب ہے کہ اجرت کو واپس کرے۔ بصورت دیگر تو اس پر لازم ہے کہ اگلے سالوں میں منوب عنہ کی جانب سے حج بجالائے۔

مسئلہ ۹۰۔ جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہو تو وہ حج کی نیابت کے لئے اجیر نہیں بن سکتا ہے۔ اور معذور اس شخص کو کہتے ہیں جو حج کے اختیاری اعمال جیسے تلبیہ اور صحیح طور پر نماز طواف اور طواف و سعي میں خود اپنے پاوں پر چلنا، رمي جمرات کو خود اپنے ہاتھوں سے انجام دینا، عرفات اور مشعر میں مقررہ وقت کے اندر وقوف اور منی میں بیتوتہ کو ایسے انجام دے کہ حج کے بعض اعمال ناقص رہ جائیں اور اگر حج کے بعض اعمال ناقص تو نہ ہوں اور صرف احرام کے بعض محرمات کے ارتکاب میں معذور ہو تو اسکی نیابت صحیح ہے۔

مسئلہ۹۱۔ اگر نیابتي حج کے دوران نائب معذور ہوجائے اور اسکا عذر حج کے اعمال کے ناقص ہونے کا باعث بنے تو اجارہ کا باطل ہو جانا بعید نہیں ہے ۔ اور احوط یہ ہے کہ منوب عنہ کي طرف سے دوبارہ حج بجالائے اور نائب اور منوب عنہ کے

درمیان اجرت پرمصالحت کرے۔

مسئلہ ۹۲۔ جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاري وقوف سے معذور ہیں ان کی نیابت صحیح نہیں ہے اور اگر ایسے لوگ نائب بن جائیں تو وہ اجرت مستحق نہیں ہوں گے جیسے کار وانوں کے خدمت گزار جو معذور افراد کی ہمراہی سونپی گئی ہے یا کاروان کے بعض خدمات کی انجام دہی کے لئے طلوع فجر سے پہلے مشعر سے مني کي طرف نکل جانا پڑتا ہے۔ اگر یہ افراد نیابتی حج انجام دینے کے لئے اجیر بنیں تو وہ ضرور اختیاری وقوف انجام دیں تاکہ حج بجا لاسکیں ۔

مسئلہ ۹۳۔ معذور نائب کے حج کے کافي نہ ہونے کے لئے اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج کوانجام دے رہا ہو اس میں بھی کوئي فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے لاعلم ہو یا منوب عنہ کو اس بات کا علم نہ ہو اسی طرح اگر ان میں سے کوئي ایک بھی اس بات سے لا علم ہو کہ یہ ایسا عذر ہے کہ جس کے ساتھ نیابت صحیح نہیں ہے جیسا کہ نائب اس بات سے لاعلم ہو کہ مشعر الحرام میں وقوف اضطراري پر اکتفا نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۴۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ اپنے فریضہ کے مطابق عمل کرےخواہ تقلیدکے لحاظ سے ہو یاا جتہاد کے لحاظ سے۔

مسئلہ ۹۵۔ اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو یہی مقدار منوب عنہ سے حج کے محقق ہونے کے لئے کافی ہے۔ اور اگر احرام کے بعد حرم میں داخل ہونے سے پہلے مرجائے تو احتیاط واجب کي بناپرکافي نہیں ہے اور اس حکم کے لحاظ سے کوئي فرق نہیں ہے کہ نائب اجیر ہو یا مفت میں کام انجام دے رہا ہو اور نیابت حجۃ الاسلام کے لئے ہو یا کسي اور واجب حج کے لئے۔

مسئلہ ۹۶۔ جو شخص کسی کی نیابت میں حج پہ گیا ہے جبکہ خود نے ابھی تک حجۃ الاسلام انجام نہیں دیا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نیابتي حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد سے جب تک مکہ میں ہے اگر بجا لاسکتا ہے تو اپنے لئے بھی ایک عمرہ مفردہ بجالائے ۔

مسئلہ ۹۷۔ نیابتي حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد نائب کو اپنے یا کسی دوسرے کیلئےطواف کرنا یا عمرہ مفردہ بجا لانا جائز ہے۔

مسئلہ ۹۸۔ جیسا کہ نیابت میں احتیاط واجب کي بنا پر ایمان (شیعہ ہونا) شرط ہے اسي طرح اعمال حج میں سے ہر اس کام میں بھي ایمان شرط ہے کہ جس میں نیابت صحیح ہے جیسے طواف ، رمي کرنا، قرباني کرنا۔

مسئلہ ۹۹۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ اعمال حج کو منوب عنہ کي طرف سے نیابت کی نیت سے بجا لائے اور اسی طرح واجب ہے کہ طواف النساء کو بھی منوب عنہ کی نیابت میں انجام دے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

## پهلي فصل :احرام باندھنے کےمیقات

مسئلہ ۱۰۰۔ میقات ان مقامات کو کہتے ہیں کہ جنہیں احرام کیلئے معین کیا گیا ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہیں :

1۔ مسجد شجرہ
مسئلہ ۱۰۱۔مسجد شجرہ مدینہ منورہ کے قریب ذو الحلیفہ کے علاقہ میں واقع ہے اور یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستے سے مکہ جاتے ہیں۔

مسئلہ۱۰۲۔ احرام کو مسجد شجرہ سے جحفہ تک موخر کرنا جائز نہیں ہے مگر ضرورت کي خاطرجیسے بیماري، کمزوري اور کسی دوسرے عذر کی وجہ سے۔

مسئلہ ۱۰۳۔ مسجد شجرہ کے باہر احرام باندھنا کافی نہیں ہے لیکن مسجد کے اندر تمام حصوں میں احرام باندھنا حتی اس کے وسعت پائے ہوئے اور جدید تعمیر شدہ حصہ میں بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۔ عذر رکھنے والي عورت مسجد سے عبور کي حالت میں احرام باندھ سکتی ہےبشرطیکہ مسجد میں ٹھہرنے کا باعث نہ بنےلیکن اگر مسجد میں ٹھہرنے کا باعث بنتا ہو اگرچہ بھیڑ اور اس کے مانند کسی اور وجہ سے ہی کیوں نہ ہواور احرام کو عذر برطرف ہونے تک موخر بھی نہیں کرسکتی ہو تو اسے جحفہ یا اس کے مقابل کسی مقام سے احرام باندھے۔ اور نذر کر کے میقات سے پہلے کسی بھی مقام سے احرام باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ۱۰۵۔ اگر شوہر بیوي کے پاس موجود نہ ہو تو بیوي کا میقات سے پہلے احرام باندھنے کي نذر کاصحیح ہونے کے لئے شوہر کي اجازت شرط نہیں لیکن اگر شوہر حاضر ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے اجازت لے اور شوہر کی اذن کے بغیر نذر کرے تو اس کی نذر منعقد نہیں ہوگی۔

2۔ وادي عقیق
مسئلہ ۱۰۶۔ یہ اہل عراق و نجد اور جو لوگ عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں ان کا میقات ہے اور اسکے تین حصے ہیں پہلےحصے کو "مَسلخ" درمیانی حصہ کو "غمرہ" اور آخری حصے کو "ذات عرق" کہا جاتا ہے اور اس کے تمام حصوں سے احرام باندھنا صحیح ہے۔

سوم۔ جحفہ:
مسئلہ ۱۰۷۔ یہ اہل شام، مصر ، مراکش اور ان تمام لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے یہاں سے گزرتے ہیں اور اس مسجدکے اندر یا جحفہ کے دیگر تمام مقامات سے احرام باندھا صحیح ہے۔

چہارم۔یلملم
مسئلہ ۱۰۸۔ یہ مکہ مکرمہ کے جنوب میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔اور اہل یمن اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ بجا لانے کے لئے وہاں سے گزرتے ہیں اور اسکےتمام حصوں سے احرام باندھنا صحیح ہے ۔

پنجم ـ قرنُ المنازل
مسئلہ ۱۰۹ـ یہ اہل طائف اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ بجا لانے کے لئے وہاں سے گزرتے ہیں قرن المنازل سے احرام باندھنا خواہ مسجد کے اندر سے ہو یا مسجد کے باہر قرن المنازل کے تمام مقامات سے ہو کافی ہے۔
پانچوں میقات کے محاذات

مسئلہ ۱۱۰ـ اگر کوئی شخص ایسے راستے سے جائے کہ میقات میں سے کسی ایک سے بھی عبور نہ ہو اور ایسي جگہ پر پہنچ جائے جو ان میں سے کسي ایک میقات کے محاذی ہو تو وہیں سے احرام باندھے اور محاذات سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایسي جگہ پر پہنچ جائے کہ میقات اسکے دائیں یا بائیں ہو کہ اگر یہ اس جگہ سے آگے بڑھے تو میقات اسکے پشت کی طرف مائل ہوجائے۔

مسئلہ ۱۱۱ـ مذکورہ میقات عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کی جگہیں ہیں یہاں پر کچھ دیگر میقات بھی ذکر کیے جاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔
اول : مکہ مکرمہ ، یہ حج تمتع کامیقات ہے ۔
دوم : مکلف کي رہائش گا ہ ـاور یہ اس شخص کا میقات ہے کہ جسکي رہائش گاہ میقات اور مکہ کے درمیان واقع ہے ایسے شخص پر واجب نہیں ہے کہ احرام باندھنے کے لئے مذکورہ میقات میں سے کسي ایک پر جائے۔
سوم: ادنی الحل، یہ عمرہ مفردہ کا میقات ہے صرف اس شخص کے لئے جو مکہ کے اندر ہے اور عمرہ مفردہ کے لیئے احرام باندھنا چاہتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ یہ شخص حدیبیہ یا جعرّانہ یا تنعیم سے احرام باندھے۔

## میقات سے متعلق مسائل

مسئلہ ١١٢۔ اگر ان مواقیت اور انکے محاذات کا علم نہ ہو تو یہ بینہ شرعي یعنی دو عادل گواہ کی گواہی سے یا اس شہرت سے جو موجب اطمینان ہو، سے ثابت ہوتے ہیں اور یقین حاصل کرنے کے لئےتحقیق اورجستجو کرنا لازم نہیں ہے۔ اور اگر علم، گواہ اورشہرت نہ ہو تو ان مقامات کوجاننے والے شخص کي بات سے حاصل ہونے والا ظن و گمان کافي ہے ۔

مسئلہ ١١٣۔ میقات پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ میقات سے پہلے کسي معین جگہ سے احرام باندھنے کي نذر کرلے مثلاً مدینہ یا اپنے شہر سے احرام باندھنے کي نذر کرے تو اس کا احرام صحیح ہے ۔

مسئلہ ١١۴۔ اگر جان بوجھ کر یا غفلت یا لا علمي کي وجہ سے بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھنے کیلئے میقات پر واپس آئے۔

مسئلہ ١١۵۔ اگر غفلت ، فراموشی یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے میقات سے گزر جائے اور وقت کي تنگي یا کسي اور عذر کي وجہ سے میقات پر واپس نہیں آ سکتا ، لیکن ابھي حرم میں داخل نہ ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو میقات کي سمت پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو اور اس سے باہر نکلنا ممکن ہو تو اس پر واجب ہے کہ حرم کے باہر آکر احرام باندھے اور اگر وقت کی تنگی یا اس جیسے کسی اور وجہ سے حرم سے باہرنکلنا ممکن نہ ہو تو حرم میں جس جگہ عذر برطرف ہوجائے وہیں سے احرام باندھے ۔

مسئلہ ١١۶۔ اختیاری حالت میں احرام کو میقات سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے چاہے اس سے آگے دوسرا میقات ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ ١١٧۔ جس شخص کو مذکورہ میقات میں سے کسي ایک سے احرام باندھنے سے منع کردیا جائے تو اس کیلئے دوسرے میقات سے احرام باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ١١٨۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کرمیقات سے احرام نہ باندھے اور وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے میقات پر واپس نہ لوٹ سکے اور آگے بھی کوئی میقات نہ ہو اور اس کے نتیجے میں عمرہ کا وقت تنگ ہوجائے تو اس شخص کا عمرہ فوت اور حج باطل ہوجائے گا اور اگر حج اس پر مستقر ہوچکا تھا یا وہ مستطیع تھا تو اس صورت میں اگلے سال حج انجام دینا ہوگا۔

مسئلہ ١١٩۔ جدہ میقات شمار نہیں ہوتا ہے اور کسی میقات کے محاذی بھی نہیں ہے لہذا اختیار ي صورت میں جدہ سےعمرہ تمتع کے لئے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے بلکہ احرام باندھنے کیلئے کسي میقات کي طرف جانا واجب ہے اور اگر کسی میقات پر نہ جاسکے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نذر کر کے جدہ سے احرام باندھے۔

مسئلہ ١٢٠۔ اگر کوئی میقات سے احرام باندھ کر آگے گزر جانے کے بعد متوجہ ہوجائے کہ اس کا احرام صحیح نہیں تھا، تو اگر وہ میقات پر واپس آسکتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ میقات پر آکر وہاں سے مُحرم ہوجائے۔ اور اگر میقات پر واپس آنا مکہ میں آئے بغیر ممکن نہ ہو تو مکہ میں وارد ہونے کے لئے ادنی الحل سے عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھے اور

عمرہ مفردہ کے اعمال بجالانے کے بعد کسی ایک میقات کی طرف پلٹے اور عمرہ تمتع کے لئے احرام باندھے۔

مسئلہ ۱۲۱۔ عمرہ تمتع کے بعد اور اعمال حج سے پہلے مکلہ مکرمہ سے خارج ہونا اس شخص کے لئے جائز ہے جو مطمئن ہو کہ حج تمتع انجام دینے کے لئے وہ مکہ واپس آسکتا ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے خارج نہ ہو مگر کسی احتیاج اور ضروری کام کے لئے خارج ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں احتیاط کے طور پر اسے پہلے مکہ میں حج کے لئے مُحرم ہونا چاہیے اور اس کے بعد مکہ سے خارج ہو اور اگر مُحرم ہونا اس کے لئے مشقت کا باعث ہو تو جائز ہے اپنے کام کو انجام دینے کے لئے احرام کے بغیر خارج ہو اور جو افراد اس احتیاط پر عمل کرنا چاہیں اور ناچار ہوں کہ ایک یا کئی مرتبہ مکہ میں داخل ہوکر وہاں سے خارج ہوں جیسے کاروانوں کے خدمت گار ، تو وہ مکہ میں داخل ہونے کے لئے پہلے عمرہ مفردہ انجام دیں اور عمرہ تمتع کو اس وقت تک تاخیر میں ڈالیں جب عمرہ تمتع کو حج کے اعمال سے پہلے بجا لاسکیں۔ اس صورت میں عمرہ تمتع کے لئے میقات سے مُحرم ہونا چاہیے او رجب عمرہ تمتع سے فارغ ہوجائیں تو پھر مکہ سے حج کے لئے احرام باندھیں۔

مسئلہ ۱۲۲۔ عمرہ تمتع اور حج کے درمیان مکہ سے خارج ہونے کا معیار موجودہ شہر مکہ سے خارج ہونا ہے پس ایسي جگہ جاناکہ جو اس وقت مکہ مکرمہ کا حصہ شمار ہوتي ہے اگر چہ ماضي میں وہ مکہ سے باہر تھي مکہ سے خارج ہونا شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۳۔ اگر عمرہ تمتع کو انجام دینے کے بعد مکہ سے بغیر احرام کے باہر چلا جائے اور اگر اسي مہینے میں واپس پلٹ آئے کہ جس میں اس نے عمرہ کو انجام دیا ہے تو اسے شہر مکہ میں داخل ہونے کے لئے نئے سرے سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر عمرہ انجام دئے گئے مہینے کے بعد والے مہینے میں مکہ کی طرف لوٹےمثلاً ذیقعدہ میں عمرہ بجالاکر باہر چلا جائے پھر ذي الحجہ میں واپس مکہ پلٹے یا ذی القعدہ میں عمرہ انجام دیا ہو اور ذی الحجہ میں مکہ سے خارج ہوا ہو اور اسی مہینے میں واپس لوٹا ہو تو اس پر واجب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے کیلئے عمرہ کا احرام باندھے اور اسکا عمرہ تمتع جو حج کے ساتھ متصل ہوتا ہے یہی دوسرا عمرہ ہو گاـاور اگر یہ شخص دوبارہ احرام نہ باندھے اور دوسرا عمرہ بجا نہ لائے تو اس کا حج تمتع صحیح نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۴۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ عمرہ تمتع اور حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ کو انجام نہ دے لیکن اگر بجا لائے تو عمرہ تمتع اور حج تمتع کے صحیح ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑے گا۔

## دوسري فصل :احرام

مسئلہ ۱۲۵۔ احرام سے متعلق مسائل چار حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں:
1. وہ اعمال جو احرام كي حالت میں یا احرام کیلئے واجب ہیں۔
2. احرام کے مستحبات۔
3. احرام کے محرمات
4. احرام کے مکروہات ۔

## اول - نیت

مسئلہ ۱۲۶۔ نیت کی کیفیت اور شرایط حسب ذیل ہے:
الف : قصد، یعني حج یا عمره کے اعمال کے بجالانے کا قصد کرنا پس جو شخص مثال کے طو پر عمره تمتع کا احرام باندھنا چاہے وہ احرام کے وقت عمره تمتع کو انجام دینے کا قصد کرے۔
ب : قصد قربت اور خدا کی اطاعت کی خالص نیت رکھنا چاہیے کیونکہ حج اور عمره اور اس کے تمام اعمال عبادت ہیں اس لئے لازم ہے کہ انکو خداوند متعال سے قربت کی نیت سے انجام دیا جائے۔
ج :جو شخص مُحرم ہونا چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ احرام باندھتے وقت اپنی نیت کو معین کرےیعنی معین کرے کہ حج بجا لانا چاہتا ہے یا عمره، اور اسی طرح معین کرے کہ حج تمتع ہے یا اِفراد یا قِران، اپنی طرف سے حج کرنا چاہتا ہے یا کسی اور کی نیابت میں، حجۃ الاسلام ہے یا نذرکا حج یا مستحب حج۔

مسئلہ ۱۲۷۔ قصد میں اعمال اور مناسک کي تفصیلي صورت کو ذہن میں لانا ضروری نہیں ہے بلکہ اجمالي صورت کافي ہے پس اجمالي طور پر حج یا عمره کے اعمال کے واجبات کو انجام دینے کا اجمالی قصد کرے پھر ان میں سے ایک ایک کو ترتیب کے ساتھ بجالائے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۸۔ جو شخص محرم ہوتا ہے اس کے لئے لازم نہیں ہے کہ وہ محرمات کو ترک کرنے کا قصد کرے بلکہ بعض محرمات کو انجام دینے کا قصد بھی احرام کے صحیح ہونے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا ہے مگر یہ کہ ایسے محرمات کو انجام دینے کا قصد کرے جن کا مرتکب ہونا عمره یا حج کو باطل کرتا ہو مثلا عورت سے بعض مواقع پر مباشرت کرنا، جسکا ذکر بعد میں آئے گا۔ کیونکہ ان امور کو انجام دینے کا قصد مناسک حج کو انجام دینے کے قصد کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا بلکہ احرام کے قصد کے منافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۹۔ اگر مسئلہ سے لاعلمي یا غفلت کي وجہ سے عمره کے بدلے حج کي نیت کرلے تو اس کا احرام صحیح ہے مثلاً اگر عمره تمتع کیلئے احرام باندھتے وقت کہے: حج تمتع کیلئے احرام باندھ رہا ہو ں "قربۃً الي اللہ " لیکن وہی عمل انجام دینے کا قصد رکھتا ہو جسے دوسرے لوگ انجام دے رہے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ اس عمل کا نام حج ہے۔ تو اس کا احرام صحیح ہے -

مسئلہ ۱۳۰۔ نیت کو زبان پر لانا یا ذہن میں ڈالنا شرط نہیں ہے بلکہ اس قدر کہ عمل کو انجام دینے کا قصد رکھتا ہوکافي ہے۔

مسئلہ ۱۳۱۔ نیت ، احرام باندھنے کے ساتھ ہونی چاہیے لہذا پہلے سے کی گئی نیت کافي نہیں ہے مگر یہ کہ احرام کے وقت تک وہ نیت برقرار رہے۔

## دوم : لبیک کہنا

مسئلہ ۱۳۲۔ احرام میں تلبیہ نماز میں تکبیرۃ الاحرام کی مانند ہے، جب حاجي تلبیہ کہہ دے تو مُحرم ہوجاتا ہےاور عمرہ تمتع کے اعمال شروع کرتا ہے۔ اور یہ تلبیہ حقیقت میں اللہ تعالی کي دعوت قبول کرنے کے مترادف ہے کہ جو مکلفین کو حج کي دعوت دی ہے اسي لئے مناسب ہے کہ تلبیہ کو پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔

مسئلہ ۱۳۳۔ تلبیہ کي صورت علي الاصح یوں ہے :
"لبَّیکَ اللّٰہمَّ لبَّیکَ لبَّیکَ لا شَریکَ لکَ لبَّیکَ "
اگر اس مقدار پر اکتفا کرے تو اس کا احرام صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مذکورہ چارتلبیہ کے بعد کہے
"اِنَّ الحَمدَ و النّعمَۃَ لکَ وَ المُلکَ لا شَریکَ لکَ لبَّیکَ"
اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو پھر یہ بھي کہے :
"لبَّیکَ اللّٰہمَّ لبَّیکَ، اِنَّ الحَمدَ وَ النّعمَۃَ لکَ وَ المُلکَ، لا شَریکَ لکَ لبَّیکَ"
اور مستحب ہے کہ اسکے ساتھ ان جملوں کا بھي اضافہ کرے جو معتبر روایت میں وارد ہوئے ہیں :
«لبَّیکَ ذَا الْمَعارجِ لبَّیكَ، لبَّيْكَ داعِياً إلي دارالسَّلامِ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ غفّارَ الذُّنُوبِ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ أهْلَ التَّلْبِيَةِ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ ذَا الْجَلالِ وَالاِكْرامِ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ تُبْدِئُ وَ الْمَعادُ إلَيْكَ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ تَسْتَغْنِي و يُفْتَقَرُ إلَيْكَ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ مَرْهُوباً وَ مَرْغُوباً إلَيْكَ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ إلهَ الْحَقِّ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ ذَا النَّعْماءِ وَالفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَميلِ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ كشّافَ الْكُرَبِ الْعِظامِ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ عبدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لبَّيْكَ، لبَّيْكَ يا كريمُ لبَّیْکَ»۔

مسئلہ ۱۳۴۔ ایک مرتبہ تلبیہ کہنا واجب ہے لیکن جتنا ممکن ہو اس کی تکر ار کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۵۔ تلبیہ کي واجب مقدار کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔ اگر انسان باوجود اس کے کہ اسے صحیح طور پر سیکھ سکتا ہے یا تلبیہ کہنے کے وقت کوئی اسے تلقین کرسکتا ہے ، پھر بھی غلط پڑھے تو کافی نہیں ہے
لیکن اگر وقت کي تنگي کي وجہ سے سیکھنے پر قادر نہ ہو اور کسي دوسرے کے سکھانے سے بھي صحیح طریقے سے پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جس طریقے سے ممکن ہو ادا کرے اور احتیاط یہ ہے کہ خود کے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نائب بھي بنائے۔

مسئلہ ۱۳۶۔ جو شخص جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کردے تو اسکا حکم اس شخص جیسا ہے جس نے جان بوجھ کر میقات سے احرام کو ترک کردیا ہو۔

مسئلہ ۱۳۷۔ جو شخص تلبیہ کو صحیح طور پر انجام نہ دے اور عذر بھي نہ رکھتا ہو تو اسکا حکم اس شخص جیسا ہے جس نے جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کردیا ہو۔

مسئلہ ۱۳۸۔ جو شخص عمرہ تمتع کے لئے محرم ہوا ہو اس کے لئے واجب ہے کہ مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہي لبیک کہنا چھوڑ دے اگر چہ مکہ کے اطراف میں نئےتعمیر کیے گئے مکان بھی ہوں جو اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں اور جس نے حج کے لئے احرام باندھا ہو اس پر روز عرفہ کے ظہر سے تلبیہ ترک کرنا واجب ہے ۔

مسئلہ ١٣٩۔ حج تمتع ، عمرہ تمتع ، حج اِفراد اور عمرہ مفردہ کا احرام تلبیہ سے منعقد ہوتا ہے لیکن حج قِران کا احرام تلبیہ کے ساتھ بھي محقق ہو سکتا ہے اور اِشعار یا تقلید کے ساتھ بھي، اِشعار صرف اونٹ کے ساتھ مختص ہے لیکن تقلید، قرباني کے سارے جانوروں پر صدق آتی ہے۔

مسئلہ ١۴٠۔ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ کی کوہان زخمی ہو کرخون میں آغشتہ ہوجائے۔ اور تقلیدکا مطلب یہ ہے کہ حاجی اپنے جوتے یا کسی دھاگے کو قربانی کی گردن میں لٹکا دے تاکہ پتا چل سکے کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

## سوم :احرام کے دو جامے پہننا

مسئلہ ۱۴۱۔ دو جاموں میں سے ایک «لنگی» ہے جسے کمر سے باندھنا چاہیے اور دوسرا جامہ «ردا» ہے جسے کاندھوں پر ڈالا جاتا ہے ان دو جاموں کو ان تمام کپڑوں کو اتارنے کے بعد پہننا چاہیے جن کا پہننا محرم پر حرام ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو احرام اور تلبیہ کي نیت سے پہلے پہن لے ۔

مسئلہ ۱۴۳۔ ضروری نہیں ہے کہ لنگی ناف سے زانو تک کو چھپائے بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ لنگی اس پر صدق آئے اور معمول کے مطابق ہو۔

مسئلہ ۱۴۴۔ لنگی کا گردن سے گِرہ باندھنا جائز نہیں لیکن اسکو پن (PIN) یا کلپ وغیرہ لگانا یا لنگی کے کسی حصے کو دوسرے حصے سے گِرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے جبتک ازار کے عنوان سے خارج نہ ہوجائے۔ اور اسی طرح اگر ردا کو پن یا کلپ سے گرہ باندھنا یا اس کے دونوں اطراف میں کنکریاں باندھنا یا اسے دھاگے سے متعارف صورت میں باندھنا، جبتک راد کے عنوان سے خارج نہ ہوجائے، جائز ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو قربۃالي اللہ کے قصد سے پہنا جائے۔

مسئلہ ۱۴۶۔ احرام کے کپڑوں میں نمازی کے لباس کی ساری شرائط کا ہونا ضروری ہے پس ریشمی کپڑوں میں احرام باندھنا، یا حرام گوشت حیوان یا مردار کے اجزا کا بنا ہوا یا ایسا جامہ جو کسی ایسی نجاست سے نجس ہوا ہو کہ نماز میں اس کا پہننا معاف نہیں ہے، کافی نہیں ہے۔ ، غصبي اور اس نجاست کے ساتھ نجس شدہ لباس ٹھیک نہیں ہے کہ جو نماز میں معاف نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۴۷۔ ضروری ہے کہ جس لباس کی لنگی ہو وہ اتنا نازک نہ ہو کہ بدن دکھائی دے ۔ لیکن چادر کا بدن نُما ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اس پر ردا کا عنوان صدق آئے۔

مسئلہ ۱۴۸۔ احرام کے دو کپڑوں کے پہننے کا وجوب مردوں کے ساتھ مختص ہے اور عورتیں اپنے کپڑوں میں احرام باندھ سکتی ہیں چاہے وہ سِلے ہوئے ہوں یا نہ ہوں، اس شرط کے ساتھ کہ نمازي کے لباس کے شرائط کي رعایت مدّ نظر رکھی گئی ہو۔

مسئلہ 149۔ عورت کے احرام کا لباس خالص ریشم کا نہیں ہونا چاہیے ۔

مسئلہ 150۔ دونوں کپڑوں میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ بُنے ہوئے ہوں یا کاٹن یا اُون و غیرہ کے ہوں بلکہ چمڑے ، نائلون یا پلاسٹک کے لباس کا احرام باندھنا بھی کافي ہے البتہ اگر ان پر کپڑا ہونا صدق آئے اور ان کا پہننا متعارف ہو اسي طرح نمدے و غیرہ میں احرام باندھے تو اس میں بھي کوئي حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس کا پہننا متعارف ہو۔

مسئلہ 151: اگرا حرام باندھتے وقت وقت جان بوجھ کرسِلا ہوا لباس نہ اتارے تو اسکے احرام کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے اتارنے کے بعد دوبارہ نیت کرے اور تلبیہ کہے۔

مسئلہ 152۔ اگر سردي و غیرہ کي وجہ سے سِلا ہوا لباس پہننے پر مجبور ہو تو رائج لباس جیسے قمیص وغیرہ سے استفادہ کرسکتا ہےلیکن اس کو نہیں پہن سکتا ہے بلکہ اسکے اگلے اور پچھلے حصے یا اوپر اور نیچے کے حصے کو الٹا کرکے اپنے اوپر ڈال لے ۔

مسئلہ ۱۵۳۔ محرم شخص احرام کے جامہ کو غسل کرنے یا دوسرے احرام میں تبدیل کرنے کے لئے اتار سکتا ہے ۔

مسئلہ ۱۵۴۔ محرم کیلئے سردي و غیرہ سے بچنے کیلئے دوسے زیادہ کپڑوں کا اوڑھنا جائز ہے پس دو یا دو سے زیادہ کپڑوں کو اپنے شانوں کے اوپر ڈالے یا کمر میں باندھ لے ۔

مسئلہ ۱۵۵۔ اگر احرام کا جامہ نجس ہوجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے پاک کرے یا تبدیل کرے ۔

مسئلہ ۱۵۶۔ حدث اصغر یا اکبر سے پاک ہونا احرام کے صحیح ہونے کے لئےشرط نہیں ہے پس جنابت یا حیض کي حالت میں احرام باندھ سکتا ہے ہاں احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب مؤکد ہے اور اس مستحب غسل کو غسل احرام کہاجاتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اسے تر ک نہ کرے۔

## 2۔ احرام کے مستحبات

مسئلہ ۱۵۷۔ مستحب ہے کہ احرام سے پہلے بدن پاک ہو ، بدن کے زائد بالوں کا صاف کیے جائیں، اورناخن کاٹے جائیں۔ احرام سے پہلے مسواک کرنا بھی مستحب ہے، اسی طرح مستحب ہے کہ میقات پر پہنچنے سے پہلے، مثلاً مدینہ میں، غسل کیا جائے اور کہا گیا ہے (1) کہ احوط یہ ہے کہ اس غسل کو ترک نہ کیا جائے۔

اور مستحب ہے کہ نماز ظہر یا کسي اور فریضہ نماز یا دورکعت نافلہ نماز کے بعد احرام باندھے بعض احادیث میں چھ رکعت مستحب نماز وارد ہوئي ہے اور اسکي بہت زیادہ فضیلت ہے ۔ اور اسی طرح جو شخص حج بجالانا چاہتا ہے اس کے لئے مستحب ہے کہ ذي القعدہ کي پہلي تاریخ سے اپنے سر اورداڑھي کے بالوں کو نہ کاٹے۔

1 . مسئلہ : 156

## 3۔ احرام کے مکروہات

مسئلہ ۱۵۸۔ سیاہ ، میلے اور دھاري دار کپڑےمیں احرام باندھنا مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ احرام کا لباس سفید رنگ کا ہو اسی طرح احرام کی حالت میں زرد بستر یا تکیے پر سونا مکروہ ہے اور احرام سے پہلے ایسی مہندی لگانا بھی مکروہ ہے جس کا رنگ احرام کی حالت تک باقی رہے۔ اسیطرح اگر اسے کوئي پکارے تو "لبیک" کے ساتھ جواب دینا بھی مکروہ ہے اوراحرام کی حالت میں حمام میں جانا اور بدن کو کیسہ ( بدن کو صاف کرنے کے لئے حمام کا تھیلی نما کپڑا) یا اس جیسی دوسری اشیاء وغیرہ کے ساتھ دھونا بھي مکروہ ہے ۔

## 4۔ احرام کے محرمات

مسئلہ ۱۵۹۔ انسان پر واجب ہے کہ احرام کے شروع ہونے کے لمحہ سے جب تک مُحرم ہے بعض چیزوں سے پرہیز کرے۔ ان چیزوں کو "محرمات احرام " کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰۔ محرمات احرام بائیس چیزیں ہیں۔ اور ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں۔ پہلے ہم انہیں اجمالي طور پر ذکر کرتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور ان میں سے ہر ایک پر مترتب ہونے والے احکام کو بیان کریں گے۔

احرام کے محرمات مندرجہ ذیل ہیں:

1. مردکو، سِلے ہوئے لباس کا پہننا۔
2. مرد کا پاوں کے اوپر والے حصے کو پورے طور پر ڈھانپنا
3. مرد کا دن کو اپنے سر کو اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا
4. مردوں کا دن کو مسافت طے کرتے وقت اپنے سروں پر سایہ قرار دینا
5. خوشبو کا استعمال
6. آئینہ دیکھنا
7. ہاتھ میں انگوٹھی پہننا
8. مہندي لگانا
9. بدن پر تیل لگانا
10. اپنے یا کسی دوسرے کے بدن سےبال نوچنا
11. سرمہ لگانا
12. ناخن کاٹنا
13. بدن سے خون نکالنا
14. فسوق ( یعني جھوٹ بولنا ، گالي دینا ، اور فخر کا اظہار کرنا)
15. جدال کرنا یعنی "لا واللہ : بلي واللہ "کہنا۔
16. ان حشرات کو مارنا جو انسان کے بدن پر بیٹھ جاتے ہیں
17. حرم کے درختوں یا گھاس کو اکھاڑنا یا کاٹنا
18. اسلحہ ساتھ رکھنا
19. صحرائی اور وحشی جانوروں کا شکار کرنا
20. عورت سے جماع کرنا اور عورت سے ہر قسم کی لذت اٹھانا ، جیسے دیکھنا، بوسہ لینا اور لمس کرنا
21. عورت کا نکاح کرنا
22. استمنا ء

مسئلہ ۱۶۱۔ ان میں سے بعض محرمات عام حالت میں بھي حرام ہیں لیکن احرام کي حالت میں ان کاگناہ زیادہ ہے۔

## 1۔ سِلے ہوئے لباس کا پہننا ( مردوں کے لئے )

مسئلہ ۱۶۲۔ سِلا ہوا لباس جیسے قمیص، قبا، شلوار، کوٹ، اوور کوٹ، اندرونی لباس، اور ان جیسے دوسرے لباس کا پہنا، اسیطرح بٹن لگے ہوئے کپڑے کہ جو بٹن لگنے کے بعد قمیض یا اس سے ملتی جلتی شکل بن جاتے ہیں، احرام کی حالت میں مردوں کے لئے پہننا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۔ مذکورہ مسئلہ میں سِلے ہوئ لباس یا بُنے ہوئے لباس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۔ سلی ہوئی ایسی چیز جس کا پہننا جو لباس شمار نہیں ہوتی ہے جیسے کمربند، یا و ہ تھیلي کہ جس میں پیسے رکھے جاتے ہیں اور گھڑي کا پٹہ و غیرہ کے پہننے میں کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۶۵۔ سِلے ہوئے بستر یا اس لباس پر بیٹھنے اور سونے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے ۔

مسئلہ۱۶۶۔ شانوں پر لحاف یا کمبل یا اس کے مانند کوئی اور چیز ڈالنا جسکا کنارہ سلا ہوا ہو، کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۷۔ احرام کے کپڑوں کے کنارے سلے ہوئے ہونے میں کوئي حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۶۸۔ اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ایک گوسفند کا کفارہ دینا واجب ہے اور اگر سلے ہوئے متعد د کپڑے پہنے جیسے شلوار ، قمیص ، کوٹ اور اندروني لباس پہنے تو ہر ایک کپڑے کے لئے الگ الگ کفارہ ادا کرنا ہو گا۔

مسئلہ ۱۶۹۔ اگر سردي یا بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے مُحرم سِلے ہوئے کپڑے پہننے پر مجبور ہوجائے تو پہننا جائز ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دیدے۔

مسئلہ ۱۷۰۔ عورتوں کیلئے ہر قسم کاسِلا ہوالباس پہنجنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس میں کفارہ بھی نہیں ہے لیکن ان کیلئے دستانے پہننا جائز نہیں ہے۔

## 2۔ پاؤں کا اوپر والا حصہ پورے طور پر ڈھانکنا ( مردوں کے لئے)

مسئلہ ۱۷۱۔ مرد احرام کي حالت ميں موزے اور جوراب نہ پہننے اور احتياط واجب يہ ہے کہ ہر اس چيز کے پہننے سے اجتناب کرے جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جيسے جوتے اور چپل و غيرہ ۔

مسئلہ ۱۷۲۔ اس چوڑي پٹي والے جوتے کے پہننے ميں کوئي اشکال نہيں ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہيں ڈھانپتا ۔

مسئلہ۱۷۳۔ بيٹھنے يا سونے کي حالت ميں پاؤں پر لحاف و غيرہ کے رکھنے ميں کوئي حرج نہيں ہے اسي طرح اگر احرام کا لباس پاؤں پر آپڑے تو بھي کوئی حرج نہيں ہے ۔

مسئلہ۱۷۴۔ اگر مُحرم ايسے جوتے و غيرہ کو پہننے پر مجبور ہو کہ جو پاؤں کے اوپر والے حصے کو پورا ڈھانپ لے تو اس کو پہننے ميں کوئی حرج نہيں ہے ليکن احتياط واجب يہ ہے کہ اسکے اوپر والے حصے کو کاٹ ديا جائے۔

مسئلہ ۱۷۵۔ گزشتہ مسئلہ ميں مذکور جوتا اور جوراب و غيرہ پہنے تو کفارہ نہيں ہے ليکن جوراب پہننے کی صورت ميں احتياط مستحب کی بنا پر ايک گوسفندکفارہ دينا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۶۔ مذکورہ حکم ( جوتا اور جوراب و غيرہ کے پہننے کي حرمت ) مردوں کے ساتھ مختص ہے ليکن عورتوں کيلئے بھي احتياط مستحب يہ ہے کہ اسکي رعايت کرے ۔

## 3ـ مرد وں کا اپنا سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھا نپنا

مسئلہ 177ـ محرم مرد کیلئے ٹوپي ، عمامے ، تولیہ ، رومال وغیرہ کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہےـ

مسئلہ 178ـ احتیاط واجب یہ ہے کہ مرد اپنے سر کے اوپر کوئي ایسي چیز نہ رکھے اور نہ لگائے جو اسکے سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندي ، صابن کي جھاگ یا اپنے سر کے اوپر سامان اٹھانا و غیرہ ـ

مسئلہ 179ـ کان بھی سر کا حصہ ہیں اور احرام کي حالت میں انہیں ڈھانپنا جائز نہیں ہے ـ

مسئلہ 180ـ سرکے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ اسے عرف میں سر کا ڈھانپنا کہا جائےـ جیسے چھوٹی سی ٹوپی سرکے درمیان میں رکھےـ جائز نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ جیسے قرآن اور اس جیسی دیگر چیزوں کو سر پر رکھنا یا اپنے سرکے بعض حصے کو تدریجاً خشک کرنا اشکال نہیں ہےـ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس سے بھي اجتناب کیا جائےـ

مسئلہ 181ـ مُحرم کیلئے اپنے پورے سر کو پاني میں ڈبونا جائز نہیں ہے اور علی الظاہر اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے لیکن اگر پورے سر کو پانی میں ڈبو دے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہےـ

مسئلہ 182ـ احتیاط واجب کي بناپر سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے ـ

مسئلہ ۱۸۳ـ اگر بھول کر یا غفلت کي وجہ سے سر کو ڈھانپے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہےـ

مسئلہ ۱۸۴ـ عورتوں کیلئے احرام کي حالت میں اپنے چہرے کو اس طرح سے چھپانا جس طرح سے نامحرم سے حجاب کرنے یا اپنی پہچان نہ ہونے کی خاطر چھپانا عورتوں میں متعارف ہے، اس طرح سے چہرہ چھپانا عورت کے لئے جائز نہیں ہےـ بنابراین چہرے کے بعض حصے کو ڈھانپنا کہ جس پر چہرے کا ڈھانپناصدق کرے جیسے حجاب کے لئے یا پہچان نہ کرانے کے لئے، رخساروں کو ناک ، منہ اور ٹھوڑي سمیت ڈھانپنا جائز نہیں ہے ـ

مسئلہ ۱۸۵ـ احرام کي حالت میں عورتوں کیلئے ناک اور منہ ڈھانپنے کے لئے ماسک کا استعمال جائز ہے ـ

مسئلہ ۱۸۶ـ چہرے کے اوپر ، نیچے یا دونوں اطراف کی اتني مقدار ڈھانپنا کہ جتنا رائج ہے اور جس طرح عورتیں نماز کے وقت چہرے کو ڈھانپنے کے لئے مقنعہ وغیرہ پہنتی ہیں کہ جس سے چہرے کا ڈھانپنا صدق نہیں آتا ہے، اس مقدار کو ڈھانپنا جائز ہے چاہے نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

مسئلہ ۱۸۷ـ چہرے کو پنکھے یا اسکی مانند دوسری چیزوں ( جیسے اخبار یا کاغذـــ) کے ساتھ ڈھانپنا حرام ہے لیکن چہرے پر ہاتھ رکھنے میں کوئي اشکال نہیں ہے ـ

مسئلہ ۱۸۸ـ احرام کی حالت میں عورت کیلے اپني چادر یا اس کپڑے کو جو سر پر رکھا ہے اس کے سرے کو اپنے چہرے

پر ڈال سکتی ہے اس طرح سے کہ اسکے چہرے کے بعض حصے اور اسکي پيشاني کو ناک کے اوپر والے حصے تک ڈھانپ لے لیکن احوط یہ ہے کہ اگر کوئی نامحرم اسے نہیں دیکھتا ہے تو اس کام سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۱۸۹۔ سابقہ مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ مذکورہ کپڑا اس کے چہرے کے ساتھ نہ لگ جائے۔

مسئلہ ۱۹۰۔ چہرے کو ڈھانپنے پر کفارہ نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ کفارہ دیا جائے۔

## 4۔ سر پر سایہ قرار دینا (مردوں کیلئے )

مسئلہ ۱۹۱۔ مرد کیلئے احرام کي حالت میں چلتے ہوئے اور منزلیں طے کرتے ہوئے ( جیسے میقات سے مکہ اور مکہ سے عرفات و غیرہ کی طرف چلنا) سر کے طور پر سایہ کرنا جائز نہیں ۔ لیکن اگر راستے میں کہیں رک جائے یا منزل مقصود تک پہنچ جائے جیسے گھر یا ریسٹورنٹ میں داخل ہوجائے تو سایہ کے نیچے چلے جانے میں کوئي حرج نہیں ہے پس چھت والي بس میں سوار ہونا جائز نہیں ہے۔لیکن مکہ پہنچنے کے بعد گھروں یا ہوٹلوں میں سائے تلے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۔ احوط یہ ہے کہ مُحرم مکہ پہنچنے کے بعد اور اعمال عمرہ کو بجالانے سے پہلے اور اسیطرح عرفات اور منی میں احرام کی حالت میں متحرک سائوں کے نیچے جانے سے اجتناب کرے۔ جیسے چھت والي بس میں سوار ہونا یا چھتري کا استعمال کرنا۔

مسئلہ ۱۹۳۔ سابقہ دومسئلوں میں مذکور حکم دن میں سایہ کرنے کے ساتھ مختص ہے بنابرایں رات کے وقت چھت والي بس میں سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ اس سلسلے میں احتیاطکی رعایت کرنا مطلوب ہے۔

مسئلہ ۱۹۴۔ باراني اور ٹھنڈي راتوں میں احوط یہ ہے کہ چھت والي بسوں اور دیگر ایسی چیزوں میں اگر بارش یا ٹھنڈ سے بچنے کی نیت سے ہو تو سوار ہونے سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۱۹۵۔ دیوار، درخت یا ان جیسی چیزوں کے سایے سے استفادہ کرنا اور اسي طرح ثابت چھتوں کے نیچے سے گزرنا جیسے سرنگ اور پُل وغیرہ کے نیچے سے عبور کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۶۔ مُحرم پر سایہ سےاستفادہ کرنے کي حرمت مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کیلئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۷۔ سایہ کے نیچے جانے کا کفارہ ایک گوسفند ہے ۔

مسئلہ ۱۹۸۔ اگر بیماري یا کسي اور عذر کي وجہ سے سایہ تلے جانے پر مجبور ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ایک گوسفند کفارہ دیدے ۔

مسئلہ ۱۹۹۔ ہر احرام میں سایہ تلے جانے کا صرف ایک کفارہ ہے اگر چہ باربار سایہ کے نیچے چلا جائے پس اگر عمرہ کے احرام میں کئی بار سائے تلے چلا جائے تو اس پر ایک سے زیادہ کفارہ واجب نہیں ہے اور اسي طرح حج کے احرام میں۔

## 5۔ خوشبو کا استعمال

مسئلہ ۲۰۰۔ احرام کي حالت میں ہر قسم کا عطر استعمال کرنا حرام ہے جیسے مشک، عود، گلاب اوردوسری رائج خوشبو ئیں۔

مسئلہ ۲۰۱۔ پہلے سے معطر ہوئے لباس کا پہننا جب تک اس کی خوشبو باقی ہو، جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۲۔ بنابر احتیاط، احرام کی حالت میں خوشبودار صابن اور شمیمپو کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۳۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ محرم خوشبودار چیزوں کے سونگھنے سے اجتناب کرے اگرچہ اس پر عطر صدق نہ جیسے پھول ، خوشبودار سبزیاں اور خوشبودار میوئے۔

مسئلہ ۲۰۴۔ محرم کیلئے ایسا کھانا کھانا جائز نہیں کہ جس میں زعفران ڈالا گیا ہو۔

مسئلہ ۲۰۵۔ محرم کے لئے سیب اور مالٹے جیسے خوشبودار پھلوں کے کھانے میں کوئي حرج نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ انہیں سونگھنے سے پرہیز کرے۔

مسئلہ ۲۰۶۔ محرم کو بدبو کے مقابلے میں اپنی ناک کو بند نہیں کرنا چاہیےلیکن بدبو والي جگہ سے باہر نکل جانے اور اس سے عبور کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۔ اگر خوشبو اور عطر کو جان بوجھ کر استعمال کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک گوسفندکفارہ دے ، خواہ کھانے میں ہو جیسے زعفران یاکھانے میں نہ ہو۔

## 6۔ آئینے میں دیکھنا

مسئلہ ۲۰۸۔ احرام کي حالت میں زینت کي غرض سے آئینے میں دیکھنا حرام ہے لیکن زینت کی قصد کے بغیر دیکھے (جیسےگاڑي چلاتے ہوئے ڈرائیور کا گاڑی کے آئینے میں دیکھنا) تو کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۹۔ صاف پاني یا صیقل کي ہوئي چیزوں میں دیکھنا کہ جن میں تصویریں دیکھی جاسکتی ہیں، آئینے میں دیکھنے کا حکم رکھتا ہے پس اگر زینت کي غرض سے ہو تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۔ اگر ایسے کمرے میں رہتا ہو کہ جس میں آئینہ ہے اور اسے علم ہو کہ بھول کر اسکي نظر آئینے پر پڑجائیگي تو اس کمرے میں رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ آئینے کو کمرے سے نکال دے یا اسے ڈھانپ دے۔

مسئلہ۲۱۱۔ عینک اگر زینت کے لئے نہ ہو تو پہننے میں کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۲۔ احرام کي حالت میں تصویر کھینچنے یا ویڈیو بنانے میں کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۔ آئینے میں دیکھنے پر کفارہ نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ آئینہ دیکھنے کے بعد لبیک کہے۔

## 7۔ انگوٹھي پہننا

مسئلہ ۲۱۴۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ محرم انگوٹھي اگر زینت شمار ہوتی ہو تو پہننے سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۲۱۵۔ اگر انگوٹھي زينت کيلئے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سےیا کسی دوسری غرض سے انگوٹھي پہنےتو کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۶۔ احرام کي حالت ميں انگوٹھي پہننےپر کفارہ نہيں ہے ۔

## 8۔ مہندي اور بالوں کا رنگ استعمال کرنا

مسئلہ ۲۱۷۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو تو محرم مہندي کے استعمال اور بالوں کو رنگنے سے اجتناب کرے بلکہ ہر اس شے سے اجتناب کرےجو زینت شمار ہوتی ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۔ اگر احرام سے پہلے اپنے ہاتھوں ، پیروں اور ناخنوں پر مہندي لگائے یا اپنے بالوں کو رنگ کرے اور احرام کے وقت تک ان کا اثر باقي رہے تو اس میں کوئي حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۱۹۔ مہندي اور بال کے رنگ کے استعمال کرنے میں کفارہ نہیں ہے ۔

## 9۔ بدن پر تیل لگانا

مسئلہ ۲۲۰۔ محرم کیلئے اپنے بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے زینت کے لئے استعمال ہونے والاتیل ہو یا اس کے علاوہ کوئی او رتیل سے ، چاہے وہ خوشبودار ہو یا بغیر خوشبو والا۔

مسئلہ ۲۲۱۔ اگر خوشبودارتیل كي خوشبو احرام کے وقت تک باقي رہے گی تو احرام سے پہلے بهي ایسا تیل لگان جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۲۲۔ ایسے تیل ( گھي) اور چربی کے کھانے میں كوئي حرج نہیں ہے جس میں خوشبو نہ ہو ۔

مسئلہ ۲۲۳۔ اگر علاج كي غرض سے یا سورج کی نقصان دہ کرنوں کو روکنے یا بدن میں ورم اور جلن پیدا کرنے والے پسینے کی وجہ سے تیل استعمال کرنے پر مجبور ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۔ خوشبو والا تیل لگانے کا کفارہ بنابر احتیاط ایک گوسفند ہے اوربغیر خوشبو والے تیل کے لئے کفارہ ایک فقیر کوکھانا کھلانا ہے۔ اگر چہ بعید نہیں کہ ان موارد میں کفارہ واجب نہ ہو۔

## 10ـ بدن کے بالوں کو زائل کرنا

مسئلہ ۲۲۵ـ احرام کی حالت میں سر اور بدن کے کسی بھی حصے سےبالوں کو زائل کرنا حرام ہے چاہے اسکی مقدار کم ہو یا زیادہ ، اسي طرح بال کاٹنے اور نوچنے میں بھی فرق نہیں ہےنیز کوئي فرق نہیں ہے کہ اپنے سر اور بدن کے بال زائل کرے یا کسي اور کے سر اور بدن کے بال ۔

مسئلہ ۲۲۶ـ وضو، غسل یا تیمم کرتے ہوئے بغیر قصد کے کوئی بال گرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ـ اگر بالوں کے زائل کرنے پر مجبور ہو جیسے آنکھوں کی پلکوں کے بال جو تکلیف کا باعث بنیں یا سر کے بال جو سر میں درد کا موجب بن جائے تو ایسے بالوں کو صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۸ـ اگر محرم جان بوجھ کر اپنا سر مونڈے تو ایک گوسفند کفارہ دینا چاہیے لیکن اگر غفلت ، بھولنے یا مسئلہ سے لاعلمي کي وجہ سے ہو تو کوئي کفارہ نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۲۹ـ اگر اپنا سر مونڈنے پر مجبور ہو تو اس کا کفارہ بارہ مُد طعام ہے جو چھ مساکین کو دیا جائیگا یا تین دن روزہ رکھے یا ایک گوسفند دے ۔

مسئلہ ۲۳۰ـ اگر محرم قینچي یامشین سے اپنے سر کے بال کاٹے تو احتیاط واجب ایک گوسفند کفارہ دیدے۔

مسئلہ ۲۳۱ـ اگر محرم اپنے پر ہاتھ پھیرےاور ایک یا ایک سے زیادہ بال گرجائیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ مٹھي بھر گندم ، آٹا اور ان جیسي کسي چیز کا صدقہ فقیر کو دے ۔

## 11۔ سرمہ لگانا

مسئلہ ۲۳۲۔ سرمہ لگانا اگر زینت شمار کیا جائے تو محرم کیلئے جائز نہیں ہے اسي طرح آنکھوں کے گرد خط کھینچنا، جو عام طور پر عورتیں انجام دیتی ہیں، جائز نہیں ہے اور اس میں سیاہ اور غیر سیاہ رنگ کے درمیان بھی کوئي فرق نہیں ہے۔

## 12۔ ناخن کاٹنا

مسئلہ ۲۳۳۔ محرم کیلئے اپنے ہاتھ یا پاوں کے ناخن کاٹنا حرام ہے چاہے تمام ناخن کاٹے یا ان میں سے کچھ کاٹےاور اسیطرح کے ناخن کاٹنے ، تراشنے اور اکھاڑنے کے درمیان فرق نہیں ہے چاہےقینچي سے کاٹے یا ناخن گیر سےیا چاقو یاکسي اور وسیلے سے ۔

مسئلہ ۲۳۴۔ اگر ناخن کاٹنے پر مجبور ہوجائے تو اس میں کوئي حرج نہیں ہے مثلاً اگر ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور باقي حصہ تکلیف کا باعث ہو ۔

مسئلہ 2۳۵۔ دوسروں کے ناخن کاٹنے میں کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 2۳۶۔ احرام کي حالت میں ناخن کاٹنے کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے۔
- اگر اپنے ہاتھ پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ایک ناخن کے بدلے ایک مد طعام کفارہ دینا ہوگا ۔
- اگر ہاتھ یا پاؤں کے تمام ناخن کاٹے تو ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔
- اگر ایک ہي وقت میں ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن کاٹے تو ایک گوسفند کفارہ میں دینا ہوگا اور اگر ہاتھ کے ناخن ایک وقت میں اور پاؤں کے دوسري وقت میں کاٹے تو دو گوسفند کفارے میں دینا ہوں گے ۔

## 13ـ بدن سے خون نکالنا اور دانت نکالنا

مسئلہ ۲۳۷ـ احتیاط واجب یہ ہے کہ محرم ایسا کام نہ کرے جس سے اسکے بدن سے خون نکل آئے ۔

مسئلہ ۲۳۸ـ احرام كي حالت میں انجکشن لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اسكي وجہ سے بدن سے خون نکل آئے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ضروری موارد کے سواے دیگر مواقع میں اس سے اجتناب کیا جائے ۔

مسئلہ ۲۳۹ـ احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر دانت نکالنے سے خون نکلتا ہو تو ، مجبور یااور ضرورت نہ ہو تو دانت نکلوانے سے پرہیز کرے ۔

مسئلہ ۲۴۰ـ بدن سے خون نکالنے كي صورت میں کفارہ نہیں ہے لیکن ایک گوسفند کفارے میں دینا مستحب ہے۔

## 14۔ فسوق

مسئلہ ۲۴۱۔ فسوق ، جھوٹ بولنے، گالیاں دینے اورفخر کا اظہار کرنے کو کہتے ہیں اس بناپر احرام کي حالت میں جھوٹ بولنے اور گالي دینے کي حرمت غیر احرام کي حالت سے زیادہ ہے ۔
لیکن فخر کا اظہارکرنا عام حالات میں حرام نہیں ہے لیکن احرام کی حالت میں حرام ہے ۔

مسئلہ ۲۴۲۔ فسوق میں کفارہ واجب نہیں ہےاور صرف استغفار کرنا چاہیے ۔

## 15۔ جدال

مسئلہ ۲۴۳۔ دوسروں کے ساتھ جدال کرنا خدا کی قسم کھانے پر مشتمل ہو تو محرم کے لئے حرام ہے جیسا کہ نزاع کرتے ہوئے "لا واللہ " یا " بلي واللہ"کہنے۔

مسئلہ ۲۴۴۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ اس لفظ کے ساتھ بھی قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے کہ جسے دیگر زبانوں میں لفظ "اللہ" کا ترجمہ شمار کیا جاتا ہے جیسے فارسي میں لفظ "خدا" ہے اور اسي طرح احتیاط واحب یہ ہے کہ جھگڑتے وقت اللہ تعالي کے دیگر ناموں کے ساتھ قسم اٹھانے سے بھی پرہیز کیا جائے جیسے "رحمن، رحیم ، قادر ، متعال ـــو غیرہ"۔

مسئلہ۲۴۵۔ اللہ تعالي کے علاوہ دیگر مقدس چیزوں کي قسم اٹھانا احرام کے محرمات میں سے نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۴۶۔ اگر سچي قسم زبان پر جاری کرے تو پہلي اور دوسري مرتبہ میں صرف استغفار واجب ہے اور اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر دومرتبہ سے زیادہ قسم اٹھائے تو کفارے میں ایک گوسفند دینا چاہیے۔

مسئلہ ۲۴۷۔ اگر جھوٹي قسم اٹھائے تو پہلي اور دوسري مرتبہ میں ایک گوسفند کفارہ دےاور احوط یہ ہے کہ دوسري مرتبہ میں دو گوسفند دے اور اگر دومرتبہ سے زیادہ جھوٹی قسم کھائے تو کفارہ میں ایک گائے دینا واجب ہے۔

## 16۔ جسم پر موجود حشرات  کو مارنا

مسئلہ ۲۴۸۔ بنابر احتیاط احرام کي حالت میں بدن کے جوؤں کو مارنا جائز نہیں ہے ۔ اور دوسرے حشرات کے بارے میں بھی جیسے پسُّو وغیرہ،  ایسا ہی حکم ہے۔

## 17۔ حرم کی گھاس اور درختوں کو کاٹنا

مسئلہ ۲۴۹۔ حرم میں اگے ہوئے درخت اور گھاس کو قطع کرنا ، کاٹنا اور توڑنا حرام ہے اور اس میں محرم اور غیر محرم کے درمیان کوئي فرق نہیں۔

مسئلہ ۲۵۰۔ مذکورہ حکم سے گھاس مستثني ہیں جو راستہ چلنے کي وجہ سےاکھڑ جاتے ہیں یا حیوانوں کے چارے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ۔

مسئلہ ۲۵۱۔ حرم سےخشک گھاس ، اور خشک پودے اکھاڑنے پر کفارہ نہیں ہے لیکن استغفار واجب ہے لیکن اگر ایسے درخت کو کاٹے جس کاکاٹنا حرام ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک گائے کفارے میں دے ۔

## 18۔ اسلحہ ساتھ رکھنا

مسئلہ ۲۵۲۔ محرم کیلئے اسلحہ ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۵۳۔ اپني جان یا کسي دوسرے کي جان کي حفاظت کیلئے اسلحہ رکھنا ضروری ہو تو اسلحہ ساتھ رکھنا جائز ہے۔

## 19۔ جنگلی جانوروں کا شکار کرنا

مسئلہ ۲۵۴۔ احرام کي حالت میں جنگلی جانوروں کا شکار کرنا حرام ہے۔ مگر یہ کہ جانور کی جانب سے نقصان پہنچانے کاخوف ہو۔ اسي طرح پرندوں اور ٹڈي کا شکار کرنا بھي حرام ہے ۔

مسئلہ ۲۵۵۔ محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے چاہے اس نے خود اسے شکار کیا ہو یا کسي اور نے اور چاہے شکار کرنے والا محرم ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ ۲۵۶۔ دریائي جانوروں جیسے مچھلی وغیرہ کے شکار کرنے اور انکے کھانے میں کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۷۔ پالتو جانوروں کو ذبح کرنے اورانکا گوشت کھانے میں کوئي حرج نہیں ہے جیسے گوسفند، مرغي وغیرہ ۔

مسئلہ ۲۵۸۔ حرم کے احاطے میں شکار کرنا جائز نہیں ہے چاہے محرم ہو یا نہ ہو۔

نوٹ: احرام کي حالت میں شکار کرنے اور اسکے کفارات کے احکام بہت زیادہ ہیں لیکن چونکہ موجودہ دور میں یہ مسائل پیش نہیں آتے اسلئے ہم ان سے صرفِ نظر کر رہے ہیں۔

## 20ـ جماع

مسئلہ ۲۵۹ـ احرام كي حالت ميں جماع اور بيوي سے ہر قسم كي لذت حاصل كرنا ، جيسے بوسہ لينا، اسکے بدن کو چھونا ، اسكي طرف شہوت كے ساتھ ديكھنا، حرام ہے ـ

مسئلہ ۲۶۰ـ مياں بيوي ميں سے ہر ايک كا دوسرے كي طرف ديكھنا اور ايک دوسرے كے ہاتھ كو چھونا اگر شہوت اور لذت سے نہ ہوتو کوئی حرج نہيں ہےـ

مسئلہ ۲۶۱ـ انسان كے محارم جيسے باپ، ماں ، بھائي ، بہن اور چچا، پھوپھي و غيره احرام كي حالت ميں بھي اس كے لئے مَحرم ہيں اورشہوت كے قصد كے بغير ديكھنے ميں کو ئی حرج نہيں ہےـ

مسئلہ ۲۶۲ـ بيوي كے ساتھ جماع كرنے كا كفارہ ايک اونٹ ہے اور بعض موارد ميں يہ كام حج كےباطل ہونے كا سبب بن جاتا ہے اور اسكي تفصيل فقہ كي مفصل كتابوں ميں ذكر کی گئی ہےـ

مسئلہ ۲۶۳ـ ديگر لذات ميں سے ہر ايک كيلئے بھی ايک كفارہ ہے کہ جنكي تفصيل فقہي كتابوں ميں ذكر کی گئی ہےـ

## 21ـ عورت کا نکاح کرنا

مسئلہ ۲۶۴ـ احرام كي حالت ميں جائز نہيں ہے کہ کسی عورت کو اپنےلئے یا دوسرے کے لئے عقد پڑھے، چاہے وہ دوسرا شخص احرام کی حالت میں نہ ہو اور اس قسم کا عقد باطل ہے ۔

مسئلہ ۲۶۵ـ عقد جاری کرنے کے حرام ہونے میں عقد دائم اورموقت کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے ۔

## 22ـ استمناء

مسئلہ ۲۶۶ـ احرام كي حالت میں استمناءکرنا حرام ہے اور اس کا حکم جماع والا حکم ہےـاور اس سے مراد ایسا کام انجام دینا ہےجو منی خارج ہونے کا سبب بنےـ

## کفاروں کے احکام

مسئلہ ۲۶۷۔ اگر غفلت کي وجہ سے یا بھول کر احرام کے محرمات میں سے کسي کا ارتکاب کرے تو کفارہ واجب نہیں صرف شکار کرنے سے ہر حال میں کفارہ واجب ہے ۔

مسئلہ ۲۶۸۔ عمرہ میں شکار کے کفارے کے ذبح کرنے کا مقام مکہ مکرمہ اور حج میں مني ہے اور احتیاط یہ ہے کہ دیگر کفارات میں بھي اسي ترتیب کے مطابق عمل کیا جائے۔ لیکن اگر مکہ مکرمہ یا مني میں کفارہ کو ذبح نہ کرے تو حج سے لوٹنے کے بعد اپنے وطن میں یا کسي دوسري جگہ ذبح کردینا کافي ہے ۔

مسئلہ ۲۶۹۔ جس شخص پر کفارہ واجب ہوا ہو تو اسے اسی کفارہ کا گوشت نہیں کھانا چاہیے لیکن واجب یا مستحب یا نذر کی قربانی کا گوشت کھانے میں کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۰۔ محرمات احرام کا کفارہ فقیر کو دیا جائے۔

## مکہ مکرمہ کي طرف روانگی

مسئلہ 271۔ میقات میں احرام باندھنے کے بعد عمرہ کے باقي اعمال انجام دینے کے لئے حاجی مکہ مکرمہ کي طرف روانہ ہوتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷۲۔ مکہ پہنچنے سے پہلے حرم کا علاقہ شروع ہوجاتا ہے اور حرم کے علاقے میں داخل ہونے کیلئے اسي طرح مکہ مکرمہ اور مسجدالحرام میں داخل ہونے کیلئے بہت ساري دعائیں اور آداب وارد ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو یہاں ذکر کرتے ہیں جو شخص تفصیل سے آداب اور مستحبات پر عمل کرناچاہتا ہے وہ مفصل کتابوں کي طرف رجوع کرے۔

## حرم کے حدود میں داخل ہونے کي دعا

مسئلہ ۲۷۳۔ حرم کے حدود میں داخل ہونے کے وقت اس دعا کو پڑھنا مستحب ہے:
«اَللّهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتابِكَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ: (وَ أَذِّنْ فِي النّاسِ بِالْحَجِّ يَأتُوكَ رِجالاً وَ عَلي كُلِّ ضامِرٍ يَاْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيق) ۔ اَللّهُمَّ اِنّي اَرْجُو اَنْ اَكُونَ مِمَّنْ اَجابَ دَعْوَتَكَ، وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَ فَجٍّ عَمِيق، سامِعاً لِنِدائِكَ، وَ مُسْتَجِيباً لَكَ، مُطِيعاً لِاَمْرِكَ وَ كُلُّ ذلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَي وَاِحْسانِكَ إلَي، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلي ما وَفَّقْتَنِي لَهُ، أَبْتَغِي بِذلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ، وَالْقُرْبَةَ إلَيْكَ، وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ، وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِي، وَالتَّوْبَةَ عَلَي مِنْهَا بِمَنِّكَ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلي مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ حَرِّمْ بَدَنِي عَلَي النّار، وَ آمِنِّي مِنْ عَذابِكَ وَ عِقابِكَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ»۔

## مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات

مسئلہ ۲۷۴: مسجدالحرام میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل اعمال مستحب ہیں۔

1. مسجدالحرام میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا۔
2. مسجدالحرام میں داخل ہونے کی مخصوص  دعائیں پڑھنا۔

## تیسری فصل: طواف اور اس کی نماز

مسئلہ ۲۷۵۔ عمرہ میں دوسرا واجب عمل طواف ہے۔ جو شخص عمرہ تمتع کے لیئے احرام باندھتا ہے اور اس کے اعمال بجا لانے کے لیئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتا ہےتواسکو سب سے پہلاجو کام انجام دینا ہے وہ کعبہ معظمہ کے گرد سات (۷) چکر لگاناہے۔

## طواف کے شرائط

مسئلہ ۲۷۶۔ طواف صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں:

1. نیت
2. حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا
3. نجاست سے پاک ہونا
4. مردوں کیلئے ختنہ شدہ ہونا
5. شرمگاہ کو چھپانا
6. طواف کے لباس کا غصبی نہ ہونا
7. موالات

## پہلي شرط : نيت

مسئلہ ۲۷۷۔ نيت يعني عمره يا حج کے طواف کو قربۃً الي اللہ کے قصد سے بجا لائے پس اگر طواف کو ( اگرچہ بعض چکروں میں ہی کیوں نہ ہو) نیت کے بغیر انجام دے تو کافی نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۸۔ نیت میں قربت اور اللہ تعالي کیلئے اخلاص شرط ہے۔ پس عمل کو اللہ تعالي کے حکم کي اطاعت کرنے کیلئے کی نیت سے بجالانا چاہیے۔اور اگر ریاءکی قصد سے انجام دے تو گناہ کا مرتکب ہوگا اور اس کا عمل باطل ہے۔

مسئلہ ۲۷۹۔ طواف کی نیت میں یہ معین کرنا چاہیے کہ طواف عمرہ مفردہ کا ہے یا عمرہ تمتع کااور اسیطرح حجۃ الاسلام کا طواف ہے یا حج استحبابي کا یا نذر والے حج کا، اور طواف کو دوسرے کی نیابت میں بجالانے کی صورت میں اس کا بھی قصد کرے۔

مسئلہ ۲۸۰۔ نیت کو زبان پر جاری کرنا یا دل میں اسے دہرانا ضروری نہیں ہے بلکہ اسی قدر کہ عمل کو انجام دینے کا قصد کرے کافی ہے ۔

مسئلہ ۲۸۱۔ مناسب ہے کہ طواف کے دوران مسلسل خشوع اور حضور قلب کے ساتھ ہو اور ذکر خدا میں مشغول رہے اور طواف کی مخصوص دعائیں پڑھے۔

## دوسري شرط : حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا

مسئلہ 282۔ طواف واجب كي تمام اقسام میں طواف کرنے والا جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا چاہیے اور طواف کیلئے وضو بھي ہونا چاہیے۔
نوٹ : واجب طواف وہ طواف ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال کا جز ہوتا ہے اسي لئے مستحب حج و عمرہ کا طواف بھی واجب ہو جاتا ہے ۔

مسئلہ 283۔ جس شخص کو حدث اکبر یا حدث اصغر عارض ہوجائے اور اسی حالت میں طواف انجام دے تو اس کا طواف باطل ہے اور اسے چاہئے کہ وہ طواف اور نماز طواف کو دوبارہ انجام دے اگرچہ وہ لاعلمی یا فراموشی کی وجہ سے انجام دیا ہو یا وہ عمرہ یا حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد متوجہ ہو کہ وہ طہارت سے نہیں تھا۔

مسئلہ 284۔ مستحب طواف میں حدث اصغر سے پاک ہوناشرط نہیں ہے لیکن طواف کی نماز کے لئے اسے وضو سے ہونا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں ہے تو اس پر چونکہ مسجد الحرام میں داخل ہونا بھی حرام ہے اس لئے بنابر احتیاط واجب اس کا طواف بھی صحیح نہیں ہے۔
نوٹ: طوافِ مستحب وہ طواف ہوتا ہے کہ جو عمرہ اور حج کے اعمال سےعلیحدہ انجام دیا جاتا ہے، چاہے اپني طرف سے طواف کرے یا کسي کي نیابت میں۔ اور یہ عمل مکہ مکرمہ کے مستحبات میں سے ہے اور مستحب ہے کہ انسان کیلئے جس قدر ممکن ہو طواف انجام دےاور یہ عمل اجر و ثواب کا باعث بنے گا۔

مسئلہ 285۔ اگر طواف کے دوران حدث اصغر سرزد ہوجائے تو اسکي دو صورتیں ہیں ۔
1۔اگر حدث چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے عارض ہویعني خانہ کعبہ کے تیسرے رکن کے سامنے پہنچنے سے پہلےحدث سرزد ہوجائے تو واجب ہے کہ طواف کو ترک کرے اور وضو کے بعد دوبارہ طواف کرے ۔
۲۔ اگرحدث چوتھے چکر کے نصف کے بعد سرزد ہوجائے تو طواف کو وہیں روکے اور طہارت کے بعد طواف کو دوبارہ اسی جگہ سے جاری رکھےالبتہ اگر اس سے موالاتِ عرفي ٹوٹ نہ جائے تو۔ لیکن اگر موالات عرفی ٹوٹ جائے تو وہ دوبارہ وضو کرکے بنابر احتیاط گزشتہ طواف کو تمام کرنے کی نیت سے مکمل کرے اور ایک نیا مکمل طواف گزشتہ ناقص طواف کو مکمل کرنے کی نیست سے بجالائے یا ایک مستقل اور نیا طواف بجالاسکتا ہے اور یا اس طواف کو بالکل چھوڑ کر وضو کے بعد طواف کو از سر نو شروع کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۶۔ اگر طواف کے دوران حدث اکبر عارض ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ فورا مسجد الحرام سے باہر نکل جائے۔ ایسی صورت میں اگر حدث اکبر چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل کے بعد اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگرچوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے کے بعد ہو تو غسل کے بعد طواف کو وہیں سے شروع کرے جہاں سے روکا تھا بشرطیکہ عرفی موالات میں خلل وارد نہ ہوا ہو ، احوط یہ ہے کہ اس طواف کو مکمل کرے اور پھر اعادہ بھي کرے۔ اور اسیطرح ایک مکمل طواف کو امام یا تمام کے قصد سے بجا لاسکتا ہے یا اس طواف کو چھوڑ کر غسل کے بعد نئے سرے سے ایک اور طواف بجالائے۔

مسئلہ ۲۸۷۔ جو شخص وضو یا غسل کرنے سے معذور ہو تو اسے وضو اور غسل کے بدلے تیمم کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۲۸۸۔ اگر کسي عذر کي وجہ سے وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو ،   اور جانتا ہو کہ طواف کا وقت ختم ہونے سے پہلے عذر برطرف ہوگی اگر اسے ؛ جیسے کہ وہ مریض جو جانتا ہے کہ آخري وقت تک شفا یاب ہوجائیگا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا عذر دور ہونے تک صبر کرے پھر وضو یا غسل کے ساتھ طواف بجالائے بلکہ اگر اسے اپنا عذر ختم ہونے کي امید ہو تو بھي احتیاط واجب ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے یا اپنے عذرکے ختم ہونے سے مایوس ہوجائے اور اسکے بعد تیمم کرکے طواف بجالائے۔

مسئلہ ۲۸۹۔ جس شخص کا فریضہ تیمم یا وضو جبیرہ ہے اگر حکم سے لاعلمي کي وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا  نماز طواف کو بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ اگر ممکن ہو خود ان کا اعادہ کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے ۔

مسئلہ ۲۹۰۔ اگر عمرہ مفردہ کے لئے احرام باندھنے کے بعد عورت کو حیض آجائے اورحیض سے  پاک ہو کر غسل کر کے انتظار نہ کر سکتي ہو تا کہ غسل کر کے  عمرہ مفردہ کے اعمال بجا لانے تک انتظار نہ کرسکے تو طواف اور نماز طواف کے لئے کسی کو نائب مقرر کرےلیکن سعي اور تقصیر کو خود بجالائے اور ان اعمال کو انجام دینے سے احرام سے خارج ہو جائے گی اسی طرح ا گر کوئی عورت حیض کي حالت میں احرام باندھ چکی ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر حیض کي حالت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے یا عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد اسے حیض آجائے اور پاک ہو کر غسل کر کے عمرہ کا طواف اور نماز طواف بجا لانے تک انتظار نہ کرسکتي ہو تو اس کے لئے دوسرا حکم ہے کہ جس کو پہلے (1)  بیان کیا جاچکا ہے۔

مسئلہ ۲۹۱۔ عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور نماز طواف میں وضو واجب ہے لیکن باقي اعمال میں وضو شرط نہیں ہے اگر چہ افضل یہ ہے کہ انسان ہر حال میں با وضو رہے۔

مسئلہ 292۔ اگر  کسی کو طہارت میں شک ہو تو  مختلف حالات میں اس کا فریضہ حسب ذیل ہے۔
1۔  اگر طواف کو شروع کرنے سے پہلے وضو میں شک ہو تو وضو کرے۔
2۔  اگر اس پر غسل واجب تھا اور طواف کو شروع کرنے سے پہلے اسکے بجالانے میں شک کرے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔
3۔  اگر با وضو تھا  اور شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔
4۔  اگر پہلے جنابت سے پاک تھا اور پھر شک کرے کہ جنب ہوا ہے یا نہیں یا عورت شک کرے کہ وہ حایض ہوئی ہے یا نہیں تو ان پر غسل واجب نہیں ہے ۔
5۔  اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعداور نماز طواف سے پہلے طہارت میں شک کرے تو طواف کی نسبت شک پر اعتبار نہیں کرنا چاہیےلیکن اس پر واجب ہے کہ نماز طواف کیلئے طہارت انجام دینا چاہیے۔
6۔  اگر طواف کو طہارت کي حالت میں شروع کرے اور  طواف کے دوران حدث کے طاري ہونے اور وضو کا باطل ہونے اور نہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کي پرواہ  نہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے۔
7۔ اگر کوئی شخص طواف کے دوران شک کرے کہ طواف شروع کرتے ہوئے وضو سے تھا یا نہیں تو اگر اس سے پہلے وہ باوضو تھا تو اسی پر بنا رکھے اور اپنے شک پر اعتبار نہ کرے اور اسکا طواف صحیح ہے لیکن اگر وہ وضو سے نہ تھا یا شک کرے کہ وضو سے تھا یہ نہیں تو اسے طہارت کرکے طواف کو دوبارہ انجام دینا چاہیے۔
8۔  اگر اس پر غسل واجب تھا اور طواف کے دوران  شک کرے کہ غسل کو بجالایا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد سےباہر نکل کر غسل کرے اور نئے سرے سے طواف بجالائے۔

1 . مسئله 21

## تیسري شرط: بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا

مسئلہ 293۔ طوا ف کي حالت میں بدن اور لباس خون سے پاک ہونا چاہیے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوسرے نجاسات سے بھي پاک ہوں لیکن جوراب، رومال اور انگوٹھي کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ 294۔جو خون ایک درہم سے کم ہو اور اسي طرح جراحت اور زخم کا خون جو نماز کو باطل کرنے کا سبب نہیں بنتا ہے، طواف کے صحیح ہونے میں بھی کوئی خلل نہیں ڈالتا ہے ۔

مسئلہ 295۔ اگر کسی کا بدن نجس ہو اوربدن کو نجاست سے پاک کرنے تک طواف کو مؤخر کرسکتا ہو تو ایسا کرنا ضروری ہے جبتک اس کا وقت تنگ نہ ہوجائے ۔

مسئلہ 296۔ اگر بدن یا لباس کي طہارت میں شک کرے تو اسی حالت میں طواف کرنا جائز اور صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ بدن یا لباس پہلے نجس تھا اور شک کرے کہ اس نے اسے پاک کیا ہے یا نہیں تو ان کے ساتھ طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 297۔ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے بدن یا لباس کي نجاست کي طرف متوجہ ہو تو اس کا طواف صحیح ہے ۔

مسئلہ 298۔ اگر طواف کے دوران اس کےبدن یا لباس پر کوئی نجاست لگ جاے مثلاً لوگوں کي بھیڑ کی وجہ سے اس کا پاؤں زخمي ہوجائے اور طواف کو روکے بغیر اسے پاک بھي نہ کرسکتا ہو تو اس پرواجب ہے کہ طواف کو روک کر اپنے بدن یا لباس کو پاک کرے پھر فوراً پلٹ آئے اور اگر موالات نہیں ٹوٹا ہو تو جہاں سے طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے اسے جاري رکھے اس طرح اسکا طواف صحیح ہے۔

مسئلہ 299۔ اگر طواف کے دوران اپنے بدن یا لباس میں نجاست دیکھے اور یہ نہیں جانتا ہے کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے موجود تھی یا طواف کے دوران لگی ہے تو سابقہ مسئلہ کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۳۰۰۔ اگر طواف کے دوران اپنے بدن یا لباس پر کسی نجاست کو پائے اور اسے یقین ہو کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھي تو سابقہ مسئلہ (مسئلہ 298) کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۳۰۱۔ اگر اپنے بدن یا لباس کي نجاست کو بھول کر اسي حالت میں طواف کرلے اور طواف کے دوران اسے یاد آئے تو اس کا حکم سابقہ (مسئلہ 298) کے حکم کے مانند ہے ۔

مسئلہ ۳۰۲۔ اگر کوئی اپنے بدن یا لباس کي نجاست کو بھول کر اسي حالت میں طواف کرلے اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف کو بھی نجس بدن یا لباس کے ساتھ بجالایا ہو تو طہارت کرنے کے بعد دوبارہ پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ طہارت کے بعد طواف کو بھی دوبارہ بجا لائے۔

## چوتھي شرط : ختنہ شدہ ہونا

مسئلہ ٣٠٣۔ ختنہ صرف مرد کے طواف کي صحت کے لئے شرط ہے اور عورتوں کےلئے شرط نہيں ۔ پس بغير ختنہ شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو يا نہ ہو۔

## پانچویں شرط: شرم گاہ چھپانا

مسئلہ ۳۰۴۔ : بنابر احتیاط واجب شرمگاہ کو چھپانا طواف میں شرط ہے۔

مسئلہ ۳۰۵۔ اگر طواف کے دوران عورت اپنے سر کے تھوڑے سے بال یا بدن کے بعض ایسے حصوں کو نہ چھپائے جس کو چھپانا چاہیے تھا، تو اس کا طواف صحیح ہے اگر چہ وہ گناہ کا مرتکب ہوگئی ہے ۔

## چھٹي شرط: طواف کےلباس کاغصبي نہ ہو نا

مسئلہ ۳۰۶۔ طواف کے صحیح ہونے کے شرائط میں سے ایک شرط لباس کا غصبي نہ ہونا ہے پس اگر غصبي لباس میں طواف بجالائے تو احتیاط واجب کي بناپر طواف باطل ہے۔

## ساتویں شرط: طواف میں موالات

مسئلہ ۳۰۷۔ احتیاط واجب کی بنا پر طواف کے اجزا کے درمیان عرفی موالات ہونا چاہیے یعني طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ ہو جو اسے ایک ہی طواف کی شکل سے خارج کرے البتہ نصف طواف یعني ساڑھے تین چکر پورے کرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف کو منقطع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۸۔ اگر آدھا طواف انجام دینے کے بعد واجب نماز کے لئے طواف کو منقطع کرے تو نماز کے بعد باقی طواف کو بجا لائے او رسات چکر مکمل کرے او راگر نصف طواف سے پہلے منقطع کیا ہو اور زیادہ فاصلہ بھی درمیان میں ایجاد ہوا ہو تو احتیاط یہ ہے کہ طواف کو ابتدا سے دوبارہ انجام دےلیکن اگر فاصلہ زیادہ نہ ہو تو احتیاط کا واجب ہونا بعید نہیں ہے۔ اگر چہ ہر حالت میں احتیاط کرنا اچھا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادي ہو یا جماعت کے ساتھ اور نماز کا وقت تنگ ہو یا وسیع ۔

مسئلہ ۳۰۹۔ مستحب طواف بلکہ واجب طواف کو بھي منقطع کرنا جائز ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ واجب طواف کو عرفی موالات ٹوٹنے کی حد تک ترک نہ کرے ۔

## طواف کے واجبات

مسئلہ ۳۱۰۔ طواف میں سات چیزیں واجب ہیں :
1. طواف کو حجر الاسود سے شروع کرنا ؛
2. ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا ؛
3. بائیں جانب سے طواف کرنا ؛
4. حجر اسماعیل کے باہر سے طواف کرنا ؛
5. کعبہ معظمہ اور شاذر وان کے باہر سے طواف کرنا ؛
6. مشہور قول کے مطابق کعبہ معظمہ اور مقام ابراہیم کے درمیان طواف کرنا ؛
7. طواف کےلئے سات چکرلگانا۔

مسئلہ ۳۱۱۔ طواف کو حجر اسود سے شروع کرنا واجب ہے اس طرح سے کہ طواف حجر اسود کے محاذات (برابر) ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے كه حجر اسود کی ابتدا سے ہی شروع کیا جائے اور اپنے پورے بدن کے ساتھ حجر اسود کے تمام اجزاء کے سامنے سے گزرے بلکہ عرف میں یہ کہے کہ حجر اسود سے شروع کیا ہے تو اتنا کافي ہے اسي لئے طواف کو حجر اسود کے ہر نقطہ کے محاذات سے شروع کیا جاسکتا ہے لیکن طواف کو جس نقطہ سے شروع کیا جائے وہیں پر ختم کرنا چاہیے۔ مثلا اگر حجر اسود کے درمیان سے شروع کیا ہو تو اس کے درمیان پر ہی ختم کرنا ہوگا اور احتیاط کی خاطرحجر اسود کے مقابل سے طواف شروع کرنے کی نیست سے کچھ پہلے سے طواف شروع کرے تو کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱۲۔ واجب نہیں ہے کہ ہر چکر کے اختتام پر حجر اسود کے سامنے ٹھہرے اور پھر دوسرا چکر شروع کرے اور ٹھہرے بغیر اس طرح سات چکر لگائے کہ ساتویں چکر کو اس جگہ ختم کرے جہاں سے پہلا چکر شروع کیا تھا تو کافی ہے ہاں طواف کے چکر کو احتیاط کی نیت سے کچھ مقدار زیادہ کرنے میں کوئي حرج نہیں ہے تا کہ یقین ہوجائے کہ اس نے اسي نقطے پر ختم کیا ہے جہاں سے آغاز کیاتھا ۔

مسئلہ ۳۱۳۔ طواف میں عام مسلمان جس طرح طواف انجام دیتےہیں اسی طرح طواف کو وسواس کے بغیر حجر اسود کے مقابل سے شروع کرے اور ضروری نہیں ہے کہ ہر چکے کے بعد حجر الاسود کے مقابل میں رک جائے ۔

مسئلہ ۳۱۴۔ واجب ہے کہ طواف بائیں جانب سے ہو اس طرح سے کہ طواف کے دوران خانہ کعبہ اس کے بائیں طرف ہو اور اس سے مقصود طواف کي سمت کو معین کرنا ہے۔

مسئلہ ۳۱۵۔ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدق عرفي ہے نہ دقت عقلیہ پس حجر اسماعیل علیہ السلام اور کعبہ کے چاروں کونوں سے عبور کرتے وقت تھوڑا سا منحرف بھی ہوجائے تو اس کا طواف صحیح ہے اور اس حالت میں ضروری نہیں کہ اپنے شانوں کو اس طرح سے موڑے کہ کعبہ اس کے بائیں جانب قرار پائے ۔

مسئلہ ۳۱۶۔ اگر طواف کے کچھ راستے کو رائج حالت سے ہٹ کر طے کرے۔ مثلاً طواف کے دوران کعبہ کو چومنے کیلئے اسکي طرف رخ کرلے یا بھیڑ کی وجہ سے ناخواستہ طور پر کعبہ کی طرف رخ یا پشت کرے یا کعبہ کو اپنے دائیں جانب قرار

دےتو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اور اس حالت میں طے کیے ہوئے فاصلے کو دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ ۳۱۷۔ حجر اسماعیل علیہ السلام کے باہر سے طواف کرنا واجب ہےاس طرح کہ طواف کے دوران حجر اسماعیل طواف کے دائرہ کے اندر قرار پائے ۔

مسئلہ ۳۱۸۔ اگر حجر اسماعیل علیہ السلام کے اندر سے یا اسکي دیوار کے اوپر سے طواف بجالائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کو اعادہ کرنا چاہیے اور اگر کسي ایک چکر میں حجر اسماعیل کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہي چکر باطل ہوگا۔

مسئلہ ۳۱۹۔ اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجالائے تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جس نے طواف کو جان بوجھ کر ترک کیا ہے اور اگر اس نے طواف کو بھول کر حجر اسماعیل کے اندر سے انجام دیا ہے تو اس کا حکم اس شخص کے حکم کی مانند ہے جس نے بھول کر طواف کو ترک کیا ہے ، اور اس کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۳۲۰۔ خانہ کعبہ کے باہر سے اور اسکي دیوار کي بنیاد جسے "شاذروان" کہاجاتاہے، سے باہر سے طواف کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۲۱۔ طواف کے دوران حجر اسماعیل علیہ السلام اور کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھنے میں کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۲۲۔ مشہور قول کے مطابق طواف کو کعبہ اور مقام ابراہیم کے فاصلہ کے درمیان اور کعبہ معظمہ کے دوسرے اطراف میں بھی اسی فاصلہ کے درمیان انجام دینا چاہیے۔ لیکن اقوی یہ ہے کہ اس فاصلہ کے درمیان طواف انجام دینا شر ط نہیں ہےبلکہ طواف کو اس فاصلہ سے باہر اور مسجد الحرام کے تمام حصوں میں انجام دے سکتا ہے، خاص کر لوگوں کی سخت بھیڑ کے وقت جبکہ اس فاصلہ کے اندر طواف انجام دینا رکاوٹ بنے، البتہ بہتر یہ ہے کہ بھیڑ نہ ہونے کی صورت میں طواف کو مذکورہ فاصلہ کے درمیان انجا دے ۔

مسئلہ ۳۲۳۔ بعید نہیں ہے کہ مسجد الحرام کی زمین اور کعبہ معظمہ کي دیوار کے مقابل والی فضا میں طواف انجام دینا صحیح ہو اگر اس پر کعبہ کے گرد طواف صدق کرے تو ، اگرچہ یہ احتیاط کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۳۲۴۔ اگر کوئی شخص کسی بھی صورت میں مسجد الحرام کے صحن میں طواف بجا لا نہ سکے اور دوسری منزل پر طواف بجا لانے پر مجبور ہوجائے تو احتیاط واجب ہے کہ ایسا شخص خود دوسری منزل پر طواف بجا لائے اور کسي کونائب بنادے جو اسکي طرف سے مسجدالحرام کے صحن میں طواف بجالائے۔ ایسا شخص خود دوسری منزل پر اور اس کا نائب صحن میں نماز طواف ادا کرے، لیکن اگر یہ شخص خود صحن میں نماز ادا کرسکے تواس کی یہ نماز کافی ہوگی۔

مسئلہ ۳۲۵۔ طواف کے سات چکر لگانا واجب ہے۔

## طواف کو ترک کرنے اور طواف میں شک کے بارے میں چند مسائل

مسئلہ ٣٢۶۔ طواف عمرہ کا ایک رکن ہے اور فرصت ختم ہونے تک اسے جان بوجھ کر ترک کرے تو اسکا عمرہ باطل ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس مسئلےکے حکم کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

مسئلہ ٣٢٧۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد فوراً طواف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اسے عرفات کے اختیاري وقوف کا وقت تنگ ہونے سے پہلے تک مؤخر کرسکتا ہے۔ (عرفات میں اختیاري وقوف نوذي الحجہ کي ظہر سے لیکر غروب شرعی تک ہوتا ہے ) اس طرح کہ طواف اور اس کے بعد والے اعمال انجام دینے کے بعد حج کے لئے احرام اورعرفات کے وقوف کو درک کر سکے۔

مسئلہ ٣٢٨۔ اگر کسی شخص کا عمرہ باطل ہوجائے، جیسا کہ گزشتہ حالت میں بیان کیا یا دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم آئندہ بیان کریں گے، تو احتیاط یہ ہے کہ ایسے شخص چاہیےکہ حج تمتع کو حج اِفراد میں تبدیل کرے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے پھر اگر اس پر حج واجب تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج تمتع بجالائے۔

مسئلہ ٣٢٩۔ اگر بھول کر طواف کو ترک کردے اور طواف کا وقت گزرنے سے پہلے یاد آجائے تو طواف اور نماز طواف کو بجالائے اور ان کے بعد سعي انجام دے۔

مسئلہ ٣٣٠۔ اگر طواف بھول جائے اور اس کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو ہر ممکن فرصت میں طواف اور نماز طواف کي قضا بجالانا چاہیے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے، تو اگر اسکے لئے بغیر مشقت اور تکلیف کے لوٹنا ممکن ہو تو اس پر واجب ہے کہ واپس لوٹ کر طواف اور نماز طواف کی قضا بجالائے، بصورت دیگر کسی کو نائب بنائے لیکن طواف اور نماز طواف کي قضا کے بعد اس پر سعي کا بجا لانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ٣٣١۔ اگر کوئی جان بوجھ کر یا فراموشی کی وجہ سے طواف کو ترک کردے نیز جس سے سہوا طواف کے ایک حصہ کو انجام نہ دیا ہو، جب تک خود یا اس کا نائب طواف کو بجا نہ لائے تب تک وہ چیزیں اس پر حرام ہیں جنکے حلال ہونے کے لئےطواف کو انجام دینا شرط ہے۔

مسئلہ ٣٣٢۔ جو شخص بیماري یا شکستگي و غیرہ کي وجہ سے حتی کسی اور کی مدد سے بھی طواف کا وقت گزرنے سے پہلے خود طواف کرنے سے قاصر ہو تو اگر ممکن ہو تو اسے اٹھا کر طواف کرایا جائے ورنہ کہ کسی کو نائب بنانا چاہیے۔

مسئلہ ٣٣٣۔ اگر طواف بجا لا کر لوٹے یعنی مطاف سے باہر نکلنے کے بعد طواف کے چکروں کے کم یازیادہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کي پروا نہ کرے بلکہ صحت پر بنا رکھے۔ لیکن اگر طواف کے دوران طواف کے چکروں کی تعداد میں شک کرے اوریہ نہ جانتا ہو کہ یہ اس کا ساتھواں چکر ہے یا اس سے کم تو اس کا طواف باطل ہے اور اس پر لازم ہے کہ دوبارہ طواف انجام دے۔

## نماز طواف

مسئلہ ٣٣۴۔ عمره کے واجبات میں سے تیسرا و اجب نماز طواف ہے۔

مسئلہ ٣٣۵۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف واجب ہے اور اسے جہر (بلند) یا اخفات (آہستہ) سے پڑھنے میں اختیار ہے اورطواف کی طرح اس کی نیت میں اس کی قسم کا ذکر کرنا ضروری ہے اور اسے قربت و اخلاص کی نیت سے انجام دے ۔
مسئلہ ٣٣۶۔ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ ایجاد نہیں ہونا چاہیے اور فاصلہ ایجاد ہونے یا نہ ہونے کا معیارعرف ہے۔

مسئلہ ٣٣٧۔ نماز طواف ، نماز صبح كي طرح ہے اور حمد کے بعد قرآن کی کوئی بھی سوره ، سوائے واجب سجدے والے چار سوروں کے ، پڑھے اور مستحب ہے کہ پہلي رکعت میں حمد کے بعد سوره توحيد اور دوسري رکعت میں حمد کے بعد سوره کافرون پڑھے۔

مسئلہ ٣٣٨۔ واجب ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور دوسروں کے زحمت ایجاد نہ ہوتی ہو تو مقام ابراہیم کے نزدیک پڑھے اوراگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجدالحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے اور اس سے کچھ دوری پر نماز ادا کرے۔

مسئلہ ٣٣٩۔ اگر جان بوجھ کر نمازطواف کو ترک کرے یہاں تک کے اس کے تدارک کا وقت گزر جائے تو اس کا حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر ترک کرے اور اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آجائے اورمسجد الحرام کی طرف لوٹ آنا حرج نہ ہو تو مسجد کی طرف پلٹے لیکن اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھ لے۔

مسئلہ ٣۴٠۔ سابقہ مسئلہ میں جاہل قاصر یا مقصر کا حکم وہي ہے جو بھولنے والے کا ہے۔

مسئلہ ٣۴١۔ اگر سعي کے کے دوران یاد آئے کہ اس نے نماز طواف نہیں پڑھي ہے تو سعي کو منقطع کر کے نماز کي جگہ پر جاکر نماز بجالائے۔ پھر واپس آئے اور جہاں سے سعي کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاري کرے۔

مسئلہ٣۴٢۔ اگر مرد اور عورت ایک ساتھ کھڑے ہوکر نماز طواف انجام دیں یا عورت مردسے آگےکھڑی جائےتو بھی ان کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ٣۴٣۔ نماز طواف کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا جواز معلوم نہیں ہے۔

مسئلہ ٣۴۴۔ ہر مکلف بالخصوص اس شخص پر جو حج پر جانا چاہتا ہے واجب ہے کہ وہ نماز کو صحیح طریقے سے سیکھے تاکہ اپني ذمہ داري کو صحیح طرح سے انجام دے سکے۔

## چوتھي فصل :صفا اور مروه كے درميان سعي

مسئلہ ۳۴۵۔ عمره كے واجبات ميں سے چوتھا واجب سعی ہے۔

مسئلہ ۳۴۶۔ طواف اور نماز طواف كي دوركعت نماز پڑھنے كے بعد صفا و مروه كے درميان سعي كرنا واجب ہے سعي سے مراد ، ان دونوں كے درميانی فاصلے كو اس طرح چلنا ہے کہ پہلا دور صفا سے شروع كرےاور مروه پر ختم كرے اور دوسرا دور مروه سے شروع كركے صفا پر ختم كرے اسي طرح سات چكر لگائے اور ساتواں چكر مروه پر ختم كرے بنابرايں مروه سے سعی شروع كر كے صفا پر ختم كرنا صحيح نہيں ہے۔

مسئلہ ۳۴۷۔ سعي كو بجا لانے كے لئے نيت كرنی چاہيے اور سعی كی نيت بھی احرام كی نيت كے مانند ہے اور اس ميں عمل كو نوعيت معين ہونی چاہيےاور قربت و خلوص كے قصد سے ہو ۔

مسئلہ ۳۴۸۔ سعي كو بجا لانے كے لئے وضو سے ہونا اور جنابت اور حيض سے سے پاک ہونا لازم نہيں ہے۔

مسئلہ ۳۴۹۔ سعي كو طواف اور نماز طواف كے بعد انجام دينا چاہيے اور اس كو طواف سے پہلے انجام دينا صحيح نہيں ہے۔

مسئلہ ۳۵۰۔ سعي كو طواف اور نماز طواف كے بعد اگلے دن تک مؤخر كرنا جائز نہيں ہے البتہ اسی دن كی رات تک مؤخر كرنے ميں حرج نہيں ہے۔

مسئلہ 3۵1۔ ہر چكر ميں صفا اور مروه كے درميان پوري مسافت طے كرناواجب ہے البتہ صفا اور مروه كی بلندی پر چڑھنا ضروری نہيں ہے ۔

مسئلہ 3۵2۔ سعي كے دوران مروه كي طرف جاتے ہوئے مروه كي طرف رخ كرنا صفا كي طر ف جاتے ہوئے صفا كی طرف رخ كرنا چاہيے۔ اور اگر سعي كے دوران صفا يا مروه جاتے ہوئے ان كی طرف پشت كركے الٹے پاوں چلے تو اسكي سعي صحيح نہيں ہے ليكن چہرے كو دائيں ، بائيں يا پيچھے كي طرف موڑنے ميں كوئی حرج نہيں ہے۔

مسئلہ ۳۵۳۔ سعي كو اس كے متعارف راستے پر انجام دينا چاہيے۔

مسئلہ ۳۵۴۔ اوپر والي منزل ميں سعي كرنا صحيح نہيں ہے جبتک اس پر واضح نہ ہوجائے كہ دوسری منزل دونوں پہاڑوں كے درميان ہے اور ان سے اونچی نہيں ہے۔ اور جو شخص نچلی منزل ميں سعی بجا نہ لاسكے اس پانے لئے نائب مقرر كرنا چاہيے اور اس كا دوسری منزل پر سعی كرناصحيح اور كافی نہيں ہے ۔

مسئلہ ۳۵۵۔ سعي كے دوران استراحت كي خاطر صفا و مروه كے درميان بيٹھنا اور سونا بغير عذر كے بھي جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۶۔ طاقت اور توانائی رکھنے کي صورت میں واجب ہے کہ ہر شخص خود سے سعي بجالائے اور پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہوکر، ہر دو طرح سے سعي کرنا جائز ہے لیکن پیدل چلنا افضل ہے۔ پس اگر پیدل چلنے سے معذور ہو تو کسي سے مدد لے جو اسے پیٹھ پر اٹھا کریا کسی اور طریقے سے سعي کرائے اور اگر یہ بھي ممکن نہ ہو تواسے نائب مقرر کرنا چاہیے۔

## سعي کے متفرق مسائل

مسئلہ ۳۵۷۔ سعي بھی طواف کي مانند رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کرنے کا حکم وہي ہے جو طواف کوترک کرنے کا ہے جس کی طرف پہلے اشارہ کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ جو شخص بھول کر سعي کو ترک کر کے اپنے عمرہ کے احرام سے خارج ہوجائے اوراپني بیوي کے ساتھ جماع کرلے تو سعی کی قضا کے علاوہ احتیاط واجب کي بنا پر ایک گائے کا کفارہ دینا ہوگیہ

مسئلہ ۳۵۹۔ اگر بھول کر سعي میں ایک یا زیادہ چکر کا اضافہ کردے تو اسکي سعي صحیح ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور جو شخص مسئلہ نہیں جانتا ہو اس کا حکم بھی وہی ہے جو اسے فراموش کرنے والے کا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ جو شخص اس گمان سے کہ آنا اور جانا ایک چکر شمار ہوتا ہے، سعی میں سات چکروں کا اضافہ کردے تو اس کی سعی صحیح ہےاور دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح اگر سعی کے دوران متوجہ ہو کہ سات چکروں سے زیادہ چکر لگائے ہیں تب بھی اس کی سعی صحیح ہے لیکن یاد آنے کے بعد سعی کا سلسلہ مزید جاری نہ رکھے۔

مسئلہ ۳۶۱۔ اگر کسی نے بھول کر سعی کو ناقص انجام دیا ہو تو یاد آنے کے بعد اسے مکمل کرنا چاہیے اور اگر وطن لوٹنے کے بعد یاد آئے تو واجب ہے اس کو مکمل کرنے کے لئے مکہ واپس آجائے لیکن اگر ایسا کرنے میں عسر و حرج ہو تو نائب مقرر کرسکتا ہے۔

## پانچویں فصل: تقصیر

مسئلہ ۳۶۲۔ عمرہ کے واجبات میں سے پانچواں واجب تقصیر ہے۔

مسئلہ ۳۶۳۔ سعي انجام دینے کے بعد تقصیر کرنا واجب ہے یعنی اپنے سر کے بال یا داڑھی یا مونچھوں میں سے تھوڑے سے بال یا اپنے ہاتھ یا پاوں کے تھوڑے سے ناخن کاٹ لے۔

مسئلہ ۳۶۴۔ تقصیرعمرہ کے دوسرے اعمال کی طرح عبادات میں سے ہے اور اس کے لئے بھی نیت کرنی چاہیے جس طرح احرام کی نیت کے بارے میں بیان کیاگیا ۔

مسئلہ ۳۶۵۔ عمرہ تمتع سے خارج ہونے کیلئے حلق (سر کا مونڈنا) کافی نہیں ہے اور عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے لئے حتما تقصیر کرنی چاہیے او راگر تقصیر کرنے سے پہلے مسئلہ کو جانتے ہوئے اور جان بوجھ کر سر مونڈ لے تو نہ فقط یہ کہ یہ کافی نہیں ہے بلکہ اسے ایک گوسفند کفارہ بھی دینا ہوگا لیکن اگر عمرہ مفردہ کے لئےمحرم ہوا ہو تو تقصیر یا حلق میں سے کسی ایک کو انجام دے سکتا ہے ۔

مسئلہ ۳۶۶۔ عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کیلئے بالوں کا نوچنا کافي نہیں ہے بلکہ جس طرح سے کہا گیا اسی طرح سے تقصیر کرنا چاہیے۔ پس اگر جان بوجھ کر اور مسئلہ جاننے کے باوجود تقصیر کے بجائے اپنے بالوں کو نوچے تو نہ فقط یہ کافي نہیں بلکہ اسےبال نوچنے کا کفارہ بھي دینا ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۷۔ اگر مسئلہ نہ جاننے کي وجہ سے تقصیر کے بجائے بالوں کو نوچے اور پھر حج کو بجالائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور جو حج بجالایا ہے وہ حج اِفراد کہلائے گا اور اس صورت میں اگر اس پر حج واجب تھی تو بنا بر احتیاط واجب اعمال حج بجا لانے کے بعد ایک عمرہ مفردہ انجام دے اور آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج کو دوبارہ بجالائے۔ جس نے مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے تقصیر کے بجائے حلق کیا اور پھر پورا جج بجالایا ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔۔

مسئلہ ۳۶۸۔ : سعي کے بعد تقصیر کي انجام دہي میں جلدي کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۹۔ اگر جان بوجھ کر یا لاعلمي کي وجہ سے تقصیر کو ترک کر کے حج کا احرام باندھ لے تو بنابر اقوی اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج ، حج اِفراد ہوجائیگا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حج کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے اور اگر اس کا حج واجب تھا تو اسےآئندہ سال عمرہ اور حج کو دوبارہ انجام دینا چاہیے۔

مسئلہ ۳۷۰۔ اگر بھول کر تقصیر کو ترک کردے اور حج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام ، عمرہ اور حج صحیح ہے اور اس پر کوئي کفارہ نہیں ہے لیکن مستحب ہے کہ ایک گوسفندکفارہ دے بلکہ احوط یہ ہے کہ کفارہ دینے کو ترک نہ کرے۔

مسئلہ ۳۷۱۔ تقصیر اور عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہون کے بعد احرام کے تمام محرمات حتی کہ بیوی بھی اس پر حلال ہوجاتی ہے۔

مسئلہ ۳۷۲۔ عمرہ تمتع میں طواف النساءواجب نہیں ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ ثواب کی امید سے تقصیر سے پہلے طواف النساءاور اسکي نماز کو بجالائے لیکن اگر عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھا ہو تو تقصیر یا حلق کے بعد اس صورت میں اس پر بیوی حلال ہوگی کہ اس نے طواف النساءاور نماز طواف کو بجالایا ہو۔ طواف نساءکا طریقہ اور احکام، طواف عمرہ سے مختلف نہیں ہیں کہ جو پہلے بیان ہوئی ہے۔

مسئلہ ۳۷۳۔ علی الظاہر ہر عمرہ مفردہ اور ہر حج کیلئے الگ الگ طواف النساء بجا لانا چاہیے مثلا اگر دو عمرہ مفردہ بجالائے یا ایک حج اور عمرہ مفردہ بجالائے تو بیوی اس پر حلال ہونے کے لئے اگر چہ بعید نہیں ہے کہ ایک طواف النسا کافی ہو لیکن اعمال کی تکمیل کے لئے دونوں عمرہ میں سے ہر ایک کے لئے یا ایک عمرہ اور ایک حج کے لئے الگ الگ طواف النسا بجا لانا چاہیے.

## پهلي فصل :احرام

مسئلہ ۳۷۴۔ حج کے واجبات میں سے پہلا واجب، احرام ہے ۔
حج کا احرام کیفیت، شرائط ، محرمات، احکام اور کفار ات کے لحاظ سے عمرہ کے احرام سے مختلف نہیں ہے، صرف نیت میں فرق ہے۔ پس اعمال حج کو انجام دینے کي نیت کے ساتھ احرام باندھے اور جو کچھ عمرہ کے احرام کي نیت میں بیان ہوا وہ سب حج کے احرام کي نیت میں بھي معتبر ہے ۔ احرام نیت سے شروع ہوتی ہے اور جب حج کي نیت کرے اور تلبیہ کہے تو وہ محرم ہوگا۔ لیکن حج کے احرام کی چند خصوصیات ہیں جنہیں آنے والے مسائل میں بیان کرینگے۔

مسئلہ ۳۷۵۔ حج تمتع کے احرام کا میقات مکہ مکرمہ ہے اور افضل یہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجدالحرام میں باندھے ۔ مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام باندھنا صحیح ہے حتي کہ اس شہر کی نئی بستیوں سے بھی محرم ہونا صحیح ہے لیکن احوط یہ ہے کہ شہر کے قدیمي علاقوں سےمحرم ہوجائے اور اگر کسی جگہ کے بارے میں شک کرے کہ یہ مکہ کا حصہ ہے یا نہیں تو اس جگہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷۶۔ ضروری ہے کہ ایسے وقت میں مُحرم ہوجائے کہ عرفات میں اختیاری وقوف کو درک کر سکےاور احرام باندھنے کا بہترین وقت ترویہ کے دن ( آٹھ ذي الحجہ) زوال کا وقت ہے ، اور اس سے پہلے بھی احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور مریض افراد کیلئے جنہیں بھیڑ کي شدت کا خوف ہوجیسا کہ پہلے بیان ہوگیا (1) کہ جو شخص عمرہ بجالانے کے بعد کسي ضرورت کي وجہ سے مکہ سے خارج ہونا چاہے تو ان کے لئے بھی مذکورہ وقت سے پہلے محرم ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۷۷۔ جو شخص احرام کو بھول کر منی اور عرفات کي طرف چلاجائے اس پر واجب ہے کہ مکہ معظمہ کي طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت کي تنگي یا کسي اور عذر کي وجہ سے ایسا نہ کرسکتا ہو تو جس جگہ اسے یاد آئے وہیں سے احرام باندھ لے اور اس کا حج صحیح ہے اور جو شخص مسئلہ نہیں جانتا ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۳۷۸۔ جو شخص احرام کو بھول جائے یہاں تک کہ حج کے اعمال مکمل کرلے تو اس کا حج صحیح ہے ۔ اور جو شخص مسئلہ نہیں جانتا ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے مسئلہ نہ جاننے بھولنے کی صورت میں اگلے سال حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۷۹۔ جو شخص مسئلہ جانتے ہوئے جان بوجھ کر احرام کو ترک کردے یہاں تک کہ عرفات اورمشعر میں وقوف کا وقت گزر جائے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۸۰۔ جن کے لئے عرفات اور مشعر کے وقوف سے پہلے مکہ کے اعمال بجا لانا جائز ہے انہیں ان اعمال کو احرام کی حالت میں بجا لانا ہوگا۔ اور اگر احرام کے بغیر انجام دیں تو انہیں احرام کے ساتھ ان کا اعادہ کرنا ہوگا۔

1. مسئلہ 121

## دوسري فصل :عرفات میں وقوف کرنا

مسئلہ ۳۸۱۔ حج کے واجبات میں سے دوسرا واجب عرفات میں وقوف ہےـعرفات مکہ کے نزدیک ایک مشہور جگہ ہے اس کی حدود وادی عرنہ، ثویہ، اور نمرہ سے ذی مجاز تک ہے ایک مشہور پہاڑ ہے کہ جس كي حد عرنہ ، ثویّہ اور نمرہ سے لیکر ذي المجاز تک ؛ اور دو مازم (1) وقوف کی آخری حد ہے اور یہ عرفات کے حدود سے خارج ہیں۔

مسئلہ ۳۸۲۔ عرفات میں وقوف عبادات میں سے ہے اس لئےنیت کے ساتھ ہونا چاہیے جس کے شرائط احرام کی نیت میں بیان ہوگئے۔

مسئلہ ۳۸۳۔ وقوف سے مراد عرفات میں حاضر ہونا ہے چاہے سوار ہو یا پیدل ، کھڑا ہو یا لیٹا ہوا ہو۔

مسئلہ ۳۸۴۔ احوط یہ ہے کہ نوذي الحجہ کے زوال سے اسی دن کے غروب شرعي (نماز مغرب کا وقت) تک عرفات میں ٹھہرے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ وقوف کے آغاز کو زوال کے اول سے اتنا مؤخر کرنا جائز ہو کہ جس میں نماز ظہر ین کو انکے مقدمات سمیت اکٹھا ادا کیا جاسکے۔

مسئلہ ۳۸۵۔ مذکورہ وقوف عرفہ کے دن ظہر سے نماز مغرب کے وقت تک واجب ہے لیکن اس میں سےجو حصہ حج کا رکن صرف وہ ہے جس پر وقوف کا نام صدق کرے اور یہ ایک یادو منٹ ٹھہرنے پر بھی صدق آتا ہے اسی لیے اگر جان بوجھ کر اس مقدار وقوف کو انجام نہ دے تو اس کا حج باطل ہے ۔

مسئلہ ۳۸۶۔ شرعی غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرنا حرام ہے۔ پس اگر جان بوجھ کر غروب سے پہلے خارج ہوجائےیا عرفات كي حدود سے باہر نکل جائے اور نہ لوٹے تو گناہ گار ہے اور اسے ایک اونٹ کفارہ دینا چاہیے لیکن اس کا حج صحیح ہے اور اگر قربانی ( کفارہ) دینا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو اٹھارہ روزے رکھے اور احتیاط یہ ہے کہ قربانی کو عید والے دن مني میں ذبح کرے گرچہ کفارے کے جانور کو مني میں ذبح کرنے کا وجوب نہ ہونا بعید نہیں ہے اور اگر غروب سے پہلے عرفات میں پلٹ آئے تو پھر اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۸۷۔ اگر بھول کر یا حکم نہ جاننے کی وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے باہر چلا جائے تو اگروقوف کا وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ لوٹ آئے اور اگر نہ لوٹے تو گناہ گارہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن وقت گزرجانے کے بعد متوجہ ہو تو تب بھی اس پر کوئي چيز واجب نہیں ہے۔

1 ۔مازم: عرفات اور مشعر الحرام کے درمیان واقع گھاٹی کا نام ہے کہ جو عرفات کی حدود میں تو ہے لیکن اس کا جز نہیں ہے۔

## تیسري فصل :مشعرالحرام ( مزدلفہ) میں وقوف کرنا

مسئلہ ۳۸۸۔ حج کے واجبات میں سے تیسرا واجب مشعر الحرام میں وقوف کرنا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ عرفات سے مشعر الحرام کي طرف کوچ کرے اور وہاں پر- جو ایک مشہور اور جگہ ہے-حاضر ہوجائے۔

مسئلہ ۳۸۹۔ مشعر الحرام میں وقوف عبادات میں سے ہے اور اسے نیت کے ساتھ ہونا چاہیے، انہی شرائط کے ساتھ جو احرام کی نیت میں بیان ہوئی ہیں ۔

مسئلہ ۳۹۰۔ واجب وقوف کا وقت عید قربان کے دن طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اوراحتیاط یہ ہے کہ عرفات سے کوچ کرنے کے بعدمشعر میں داخل ہوتے ہوئے وقوف کی نیت کرے۔

مسئلہ ۳۹۱۔ مشعر میں طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے لیکن رکن اتنی دیر ٹھہرنے کو کہتے ہیں کہ جس پر وقوف صدق آجائے اگر چہ یہ ایک یا دو منٹ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اتني مقدار وقوف کرے اور باقي کو جان بوجھ کر ترک کردے تو اس کا حج صحیح ہے لیکن وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور اگر اپنے اختیار کے ساتھ وقوف کے مصداق کی مقدار بھي توقف نہ کرے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۲۔ عورتوں ، بچوں، بوڑھوں ، کمزور اور صاحبان عذر افراد کیلئے کہ جنہیں بیماری یا بھیڑ میں پھنسنے کا خوف ہو، اور انکی رکھوالی اور نگرانی کرنے والے، جیسے خدمتگار اور نرسیں وغیرہ عید کی رات تھوڑا سا وقوف کرنے کے بعد مني کي طرف کوچ کرسکتے ہیں۔

نوٹ: دونوں وقوف ( مشعر اور عرفات) میں سے ایک یادونوں کو اختیار یا اضطرار کی حالت میں جان بوجھ کر یا بھول کر یا سہواً ـــ ترک کرنے پر حج کے صحیح ہونے یا باطل ہونے کے حوالے سے بہت ساری حالات ہیں، جنکی تفصیل دوسری کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

## چوتھي فصل :رمی جمره (شیطان کو کنکریاں مارنا)

مسئلہ ۳۹۳۔ حج کے واجبات میں سے چوتھا واجب اور مني کے اعمال میں سے پہلا عمل رمی جمره ہے ـدس ذي الحجه کو جمره عقبہ ( سب سے بڑا) کوکنکریاں مارناچاهیےـ

مسئلہ ۳۹۴۔ کنکریاں مارنے (رمي) میں کچھ شرائط مندرجہ ذیل ہیں:
اول: نیت اسی طرح سے کہ جیسے احرام کي نیت میں بیان ہوئیـ
دوم: رمي ایسے کنکر سے انجام دی جائے جنہیں کنکریاں کہنا صحیح ہو پس نہ اتنے چھوٹےنہ ہوں کہ جسے ریت کہا جائےاور نہ اتنے بڑے ہوں کہ جسے پتھر کہا جائےـ
سوم : رمي عیدوالے دن، طلوع آفتاب اورغروب آفتاب کے درمیان انجام دی جائے البتہ جس کیلئے یہ ممکن ہوـ
چہارم: کنکریاں جمرے کو لگنا ضروری ہے پس اگر کنکر جمرے کو نہ لگے یا اسکے لگنے کا گمان ہو تو یہ کافی نہیں ہے اور اسکے بدلے دوسري کنکري مارنا چاہیے، اور کنکری کا اس پر لگے بغیر اس دائرے تک پہنچ جانا جو جمرے کے اردگرد ہے کافي نہیں ہےـ
پنجم: سات کنکریاں ماری جائیںـ
ششم: کنکریوں کو یکے بعد دیگرے مارا جائے پس اگر ایک ہي دفعہ ساری کنکریاں پھینکے تو صرف ایک شمار دفعہ شمار ہوگا چاہے ساری کنکریاں جمرے کو لگیں یا ان میں سے بعض لگیںـ

مسئلہ ۳۹۵۔ حال ہی میں جو جمره کی چوڑائی میں مکہ اور مشعر کی طرف سے اضافہ کیا گیا ہے (علی الظاہر قدیمي جمره اس کے تقریبا وسط میں ہے) اگر قدیمی جمره کی جگہ کو پہچان سکے اور اس پر کنکریاں مارسکے تو اسی جگہ پر کنکریاں مارنا چاہیے اور اگر قدیمی جمره کی جگہ کو پہچانا یا اس پر کنکریاں مارنا اس کے لئے دشوار ہو تو موجوده جمره پیر کہیں پر بھی کنکریاں مارنا کافی ہےـ

مسئلہ ۳۹۶۔ علی الظاہر جمرات کی اوپر والي منزل (جمرات کے پل) سے رمي کرنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ قدیمی جگہ سے رمی کرےـ

مسئلہ ۳۹۷۔ رمی کے لئے اٹھائی جانے والی کنکریوں میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہونی چاہیے:
اول : وه حرم کے حدود میں سے ہوں پس اگر حرم کے باہر سے اٹھالی گئی ہوں تو وه رمی کے لئے کافی نہیں ہیںـ
دوم: وه نئي ہوں یعنی اس سے پہلے حتی گذشتہ سالوں میں بھی کسی نے اس سے صحیح رمی انجام نہ دیا ہوـ
سوم: مباح ہوں پس غصبي کنکریوں کا مارنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کنکریوں کا جنہیں کسي دوسرے نے جمع کیا ہو اسکي اجازت کے بغیر استعمال کرنا بھی صحیح نہیں ہے البتہ رمی میں کنکریوں کا پاک ہونا شرط نہیں ہےـ

مسئلہ ۳۹۸۔ عورتیں اور ناتوان افراد کہ جنہیں عید کی رات مشعر الحرام سے مني کي طرف جانے کي اجازت ہے اگر وه عید دن کو رمي کرنے سے معذور ہوں تووه رات کو رمي کرسکتے ہیںـ بلکہ کلی طور پر تمام عورتیں رات کو رمی کرسکتی ہیں، اس شرط پر کہ اپنے حج یا اپنے حج نیابتی کے لئے رمی کرنا چاہتی ہوں لیکن اگر عورت صرف رمي کیلئے کسي کي طرف سے نائب بني ہو تو رات کے وقت رمي کرنا احتیاط واجب کی بنا پر صحیح نہیں ہے اگرچہ وه دن میں رمي کرنے سے عاجز ہی

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

کیوں نہ ہو  اسی طرح وہ لوگ کہ جوخواتین کے ہمراہ ہیں تو اگر وہ خود کوئی عذر رکھتے ہیں تو ان کیلئے رات کے وقت عقبہ کو رمي کرسکتے ہیں ورنہ ان پر واجب ہے کے دن کے وقت رمي کریں۔

مسئلہ ۳۹۹۔ ایسی خواتین جن کا شب عید رمی کرنا اختیاری وظیفہ ہے ان کے علاوہ  جو  شخص عید والے دن رمي کرنے سے معذور ہیں وہ شب عید یا عید کے بعد والي رات میں رمي کرسکتے ہیں اور اسي طرح جو شخص گیارہویں یا بارہویں  ذی الحجہ کے دن رمي کرنے سے معذور ہے وہ بھی  اس سے پہلے والی رات یا اسکے بعد والي رات کو رمي کرے گا۔

## پانچویں فصل :قرباني کرنا

مسئلہ ۴۰۰۔ حج کے واجبات میں سے پانچواں واجب اورمني کے اعمال میں سے دوسرا عمل قربانی ہے۔

مسئلہ ۴۰۱۔ حج تمتع کرنے والےکو تینوں جانوروں یعنی اونٹ ، گائے یا گوسفند یابکري میں سے ایک کو قرباني کرنا چاہیے اور قربانی کے جانوروں میں نر ہو یا مادہ فرق نہیں ہے اور بہتر یہ ہے کہ اونٹ کی قربانی کی جائے اورمذکورہ جانوروں کے علاوہ دیگر حیوانات کی قربانی کرنا کافي نہیں ہیں۔

مسئلہ ۴۰۲۔ قرباني ایک عبادت ہے کہ جس میں ان تمام شرائط کے ساتھ نیت شر ط ہے کہ جو احرام کي نیت میں گزر چکي ہیں۔

مسئلہ ۴۰۳۔ قرباني کی کچھ شرائط اور خصوصیات ہیں جو حسب ذیل ہیں۔
اول: عمر ، بنابر احتیاط واجب اونٹ چھٹے سال میں داخل ہوچکا ہو اور گائے اور بکری تیسرے سال میں اور گوسفند دوسرے سال میں داخل ہوئے ہوں اور مذکورہ عمر کی حد بندی، جانور کی کمترین عمر کو سامنے رکھ کر کی گئی ہے لیکن زیادہ عمر کے بارے میں کوئی حد نہیں ہے اور قربانی کی عمر اس سے زیادہ ہو تو بھی کافی ہے اس شرط پر کہ جانور زیادہ بوڑھا نہ ہو۔
دوم : جانور صحیح و سالم ہو۔
سوم: بہت دبلا اور کمزور نہ ہو۔
چہارم: اسکے اعضا پورے ہوں پس ناقص حیوان کی قربانی کرنا کافي نہیں ہے جیسے آختہ شدہ یا جس جانور کے بیضے نکالے گئے ہوں۔لیکن جس کے بیضے کوٹ دیئے جائیں لیکن خصی کی حد کو نہ پہنچ جائےتو اس کی قربانی کی جاسکتی ہے۔ اور اسی طرح دم کٹا ، آندھا ، مفلوج ، کان کٹا اور وہ حیوان جس کا اندر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا پیدائشی طور پر ہی معذور ہو تو اس کی قربانی کافی نہیں ہے۔لہذا ایسے حیوان کی قربانی کافی نہیں ہے کہ جس میں ایسا عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں میں عام طور پر پایا جاتا ہو، اور ایسے عضو کا نہ ہونا نقص شمار ہوتا ہو۔
لیکن جس جانور کا باہر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوتو وہ کافي ہے ( باہر کا سینگ اندر والے سینگ کے غلاف کے طور پر ہوتا ہے ) اور جس جانور کا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو تو اس میں بھی کوئي حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۰۴۔ اگر ایک جانور کو صحیح و سالم سمجھتے ہوئے ذبح کرے پھر اس کے مریض یا ناقص ہونے کا انکشاف ہو تو مالی توان کي صورت میں دوسري قرباني کو ذبح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کی جائے۔

مسئلہ ۴۰۶۔ احتیاط کی بنا پر قربانی کے ذبح کرنے کو اختیاری حالت میں روز عید سے زیادہ تاخیر نہ کرے پس اگر جان بوجھ کر ، بھول کر، لاعلمي کي وجہ سے، کسي عذر کي خاطر یا کسی اور سبب کی وجہ سےذبح کو تاخیر میں ڈال دےتو احتیاط واجب کی بنا پر ، ممکن ہوتو اسے ایام تشریق میں ذبح کرے ورنہ ذي الحجہ کے مہینے کے دیگر دنوں میں ذبح کرے اور علی الظاہرذبح کو دن میں انجام دے یا رات میں اس میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

مسئلہ ۴۰۷۔ ذبح کرنے کي جگہ مني، ہے پس اگر مني میں ذبح کرنا ممنوع ہو تو اس وقت ذبح کرنے کیلئے جو جگہ تیار کي گئي ہے اس میں ذبح کرنا کافي ہے۔

مسئلہ ۴۰۸۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ذبح کرنے والا شیعہ اثنا عشری ہو ہاں اگر نیت خود کرے اور نائب کو صرف رگیں کاٹنے کیلئے وکیل بنائے تو شیعہ اثنا عشری کي شرط کا نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۰۹۔ قربانی کو خود انجام دے یا اس کی طرف سے وکالت حاصل کر کے کوئی دوسرا انجام دے لیکن اگر کوئي اور شخص بغیر اسکی ہماہنگی اور وکیل بنانے کے اسکی طرف سے ذبح کرے تو یہ محل اشکال ہے اور بنابر احتیاط اسی پر اکتفا نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۴۱۰۔ ذبح کرنے کے آلے میں شرط ہے کہ وہ لوہے کا ہو اور سٹیل (وہ فولاد جسے ایک ایسے مادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے تاکہ زنگ نہ لگے) لوہے کے حکم میں ہے۔
لیکن اگر شک ہو کہ یہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تک یہ واضح نہ ہو کہ یہ لوہے کا ہے یا نہیں اسکے ساتھ ذبح کرنا کافي نہیں ہے۔

## چھٹي فصل :تقصير يا حلق

مسئلہ ۴۱۱۔ حج کے واجبات ميں سے چھٹا اور مني کے اعمال ميں سے تيسرا عمل تقصير (بالوں يا ناخنوں کا کاٹنا) يا حلق ( سر مونڈنا) ھے۔

مسئلہ ۴۱۲۔ قرباني کرنے کے بعد سر منڈانا يا بالوں يا ناخنوں کي تقصير کرنا واجب ہے۔ عورتوں کيلئے تقصير ہي ضروري ہے اور ان کيلئے حلق کرنا کافي نہيں ہے اور بنابر احتياط ، عورت تقصير ميں بال بھي کاٹے اورناخن بھي ليکن مرد کو حلق اور تقصير کے درميان اختيار ہے اور اس کيلئے حلق کرنا ضروري نہيں ہے ہاں اگر ان کا پہلا حج ہو تو احتياط واجب ہے کہ سر منڈوا ليں ۔

مسئلہ ۴۱۳۔ حلق اور تقصير ميں سے ہر ایک عبادات ميں سے ہے ان کو قصد قربت اور خالص نيت سے ريا کے بغير انجام دينا چاہيے۔ اگر ایسی نيت کے بغير حلق يا تقصير کرے کافی نہيں ہے اور وہ چيزيں جن کا حلال ہونا حلق يا تقصير سے مربوط ہو وہ چيزيں اس پر حلال نہيں ہوں گي ۔

مسئلہ ۴۱۴۔ اگر تقصير يا حلق کيلئے کسي دوسرے سے مدد لے تو اس پر واجب ہے کہ نيت خود کرے۔

مسئلہ ۴۱۵۔ احتياط واجب کی بنا پر واجب حلق يا تقصير کو عيد کے دن انجام دينا چاہيے اور اگر اسے روز عيد انجام نہ دے تو اسے گيا رہويں کي رات يا اسکے بعد انجام دينا بھی کافي ہے۔

مسئلہ ۴۱۶۔ جو شخص کسي بھی وجہ سے قرباني کو روز عيد سے مؤخر کردے تو اس پر حلق يا تقصير کومؤخر کرنا ضروری نہيں ہے بلکہ بنابر احتياط واجب انہيں عيدوالے دن ہي انجام دينا چاہيے ليکن طواف حج اور مکہ کے پانچ اعمال کو ایسی حالت ميں (قرباني ميں تاخير کی صورت ميں) صحيح ہونا محل اشکال ہے اور ان اعمال کو انجام دينے کے لئے ضروری ہے کہ قربانی کے ذبح تک انتظار کرے۔

مسئلہ ۴۱۷۔ حلق يا تقصير کو مني ميں انجام دينا چاہيے۔اور اختياري حالت ميں مني کے علاوہ کسی اور جگہ انجام دنيا جائز نہيں ہے۔

مسئلہ ۴۱۸۔ اگر جان بوجھ کر يا بھول کر يا لاعلمي کي وجہ سے مني سے باہر حلق يا تقصير کرے يا منی سے باہر حلق يا تقصير کرے اور پھر باقي اعمال انجام ديدے تو اس پر واجب ہے کہ حلق ياتقصير کيلئے مني کي طرف پلٹے اور پھر ان کے بعد والے اعمال کو بھی اعادہ کرے ۔

مسئلہ ۴۱۹۔ اگر عيد والے دن قرباني کرسکتا ہو تو واجب ہے کہ عيد والے دن پہلے جمرہ عقبہ کو رمي کرے پھر قرباني کرے اور اسکے بعد حلق يا تقصير کرے اور اگر جان بوجھ کراعمال کی اس ترتيب کی رعايت نہ کرے تو گناہ گار ہے ؛ ليکن علی الظاہر اس پر اسی ترتيب کے ساتھ اعمال کا اعادہ کرنا واجب نہيں ہے اگرچہ ممکن ہو تو اعادہ کرنا احتياط کے موافق ہے۔جس نے مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے مذکورہ ترتيب کی رعايت نہ کی ہو اس کا حکم بھی يہی ہے۔

مسئلہ ۴۲۰۔ اگر عيد والے دن مني ميں قرباني نہ کرسکے اور اگر اسي دن اس ذبح خانہ ميں قرباني کرسکتا ہو جو اس وقت مني سے باہر قرباني کيلئے مقرر کياگيا ہے تو بنابر احتياط اس پر واجب ہے کہ قرباني کو حلق يا تقصير پر مقدم کرے پھر ان ميں سے ايک کو بجالائے اور اگر يہ بھي نہ کرسکتا ہو تو احتياط واجب يہ ہے کہ عيد والے دن حلق يا تقصير کرنے کے بعد احرام سے خارج ہوجائے ليکن مکہ کے پانچ اعمال کو قرباني کے بعد تک کے لئے مؤخر کردے ورنہ ان اعمال کے صحيح ہونے ميں اشکال ہوگا۔

مسئلہ ۴۲۱۔ حلق يا تقصير کے بعد مُحرم کيلئے- تنہا سوائے زوجہ اور خوشبوکے- وہ سب حلال ہوجاتا ہے جو احرام حج کي وجہ سے حرام ہوا ہے۔

## ساتویں فصل :مکہ مکرمہ کے اعمال

مسئلہ ۴۲۲۔ منی میں عید کے دن والے اعمال انجام دینے کے مکہ معظمہ میں پانچ اعمال واجب ہیں طواف حج ( اسے طواف زیارت کہا جاتا ہے ) نماز طواف ، صفا و مروہ کے درمیان سعي ، طواف النساءاور نماز طواف النساء۔

مسئلہ ۴۲۳۔ عید والے دن کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد جائز بلکہ مستحب ہے کہ اسي دن مکہ معظمہ کي طرف لوٹ جائےاور حج کے باقي اعمال ، دو طواف اور انکي نمازیں اور سعي کو انجام دے، اور اسے ایام تشریق کے آخر تک بلکہ ماہ ذي الحجہ کے آخر تک مؤخر کرنا بھي جائز ہے۔

مسئلہ ۴۲۴۔ طواف ، نماز طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعي کی کیفیت ، عمرہ کے طواف، نماز اور سعی کے مانند ہے اور صرف نیت میں فرق ہے اور یہاں پر حج کے لئے نیت کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۴۲۵۔ اختیاري صورت میں مذکورہ اعمال کو عرفات اور مشعرکے وقوف اور مني کے اعمال پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن یہ کام تین گروہوں کےلئے جائز ہے:
اول: وہ خواتین جن کو مکہ واپس آنے کے بعد حیض یا نفاس میں مبتلا ہونےکی وجہ سے طواف اور اس کی نماز کو ادا کرنے سے محروم ہوجانے کا ڈر ہو اور پاک ہونے تک انتظار نہیں کرسکتی ہوں ۔
دوم : وہ مرد اورعورتیں جو مکہ پلٹنے کے بعد بھیڑ کي کثرت کي وجہ سے طواف اور نماز طواف سے قاصر ہوں یا وہ لوگ جو مکہ لوٹنے سے ہي قاصر ہیں۔
سوم: وہ بیمار لوگ کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھیڑ کي شدت یا خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں۔

مسئلہ ۴۲۶۔ اگر مذکورہ تین گروہوں میں سے کوئي شخص دو طواف ، انکي نماز اور سعي کو مقدم کردے پھر عذر بر طرف ہوجائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ اسے دوبارہ ادا کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ وہ اسے دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ ۴۲۷۔ جو شخص کسي عذر کي وجہ سے مکہ کے اعمال کومقدم کرے (جیسے مذکورہ تین گروہ) تو اس کیلئے خوشبو اور عورتیں حلال نہیں ہوں گي بلکہ ایسے شخص پر تمام محرمات تقصیر یا حلق کے بعد ہی حلال ہوں گے۔

مسئلہ ۴۲۸۔ طواف النساءاور اسکي نماز دونوں واجب ہیں لیکن حج کے رکن نہیں ہیں پس اگر انہیں جان بوجھ کر ترک کردے تو حج باطل نہیں ہوگا لیکن اس پر اس کی زوجہ حلال نہیں ہو گي۔

مسئلہ ۴۲۹۔ طواف النساءمردوں کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ خواتین پر بھي واجب ہے پس اگر کوئی مرد طواف نساءکو ترک کردے تو اس پر عورت اس پر حلال نہیں ہو گي اور اگر عورت اسے ترک کردے تواس پرمرد حلال نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۴۳۰۔ اختیاري صورت میں سعي کو طواف حج اور اسکي نماز پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح سے اختیاری حالت میں طواف النساءکو حج کے طواف اور نماز طواف اور سعي پر مقدم کرنا جائز نہیں ہےاور اگر مذکورہ ترتیب کا خیال نہیں رکھاے تو ان اعمال کو اعادہ کرے۔

مسئلہ ۴۳۱۔ اگر بھول کر یا جان بوجھ کر طواف النساءکو ترک کردے اور اپنے وطن لوٹ آئے تواگر بغیر مشقت کے واپس مکہ جا سکتا ہو تو لوٹنا واجب ہے ورگرنہ نائب بنائے اور جب تک وہ خود یا اس کا نائب طواف بجا نہ لائے اس پر زوجہ حلال نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۴۳۲۔ احرام حج کے ساتھ وہ سب چیزیں حرام ہو جاتي ہیں جو عمرہ کے احرام کے محرمات میں گزرچکي ہیں اور پھر ان کا حلال ہونا تدریجا تین مرحلوں میں انجام پاتا ہے۔
اول: حلق یا تقصیر کے بعد ہر چیز حلال ہو جاتي ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتي کہ شکار بھي حلال ہوجاتا ہے اگر چہ شکار حرم کے حدود میں ہمیشہ حرام ہے۔
دوم: سعي کے بعد اس پر خوشبو حلال ہوجاتي ہے۔
سوم: طواف النساءاور اسکي نماز کے بعد عورت حلال ہوجاتي ہے۔

## آٹھویں فصل: منيٰ میں رات گزارنا

مسئلہ ۴۳۳۔ حج کے واجبات میں سے بارہواں اور مني کے اعمال میں سے چوتھا عمل، رات گزارنا ہے۔

مسئلہ ۴۳۴۔ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کي رات مني میں گزارے پس اگر عید کے دن دو طواف ، انکي نمازیں اور سعي کو بجالانے کیلئے منی سے مکہ معظمہ چلا گیا ہو تو اس پر مني میں رات گزارنے کیلئے لوٹنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۳۵۔ مندرجہ ذیل افراد پر مذکورہ راتوں کومني میں بسر کرنا واجب نہیں ہے ۔
الف: بیمار اور انکي تیمار داري اور نگرانی کرنے والے، بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے مني میں رات گزار نا مشکل ہو۔
ب: جس شخص کو مکہ میں اپنا مال اور زاد راہ گم ہونے یاچوري ہوجانے کا خوف ہو ۔
ج: جو شخص ان دو راتوں کو مکہ میں فجر تک عبادت میں مشغول رہے اور عبادت کے علاوہ کوئی کام انجام نہ دیں ضرورت کے سوا جیسے ضرورت کے مطابق کھنا پینا، رفع جاجت اورتجدید وضو کرنا۔

مسئلہ ۴۳۶۔ مني: میں رات بسر کرنا عبادت ہے اور یہ نیت کے ساتھ ہونا چاہیے ان شرائط کے ساتھ جو قبلا بیان ہوچکی ہیں۔

مسئلہ ۴۳۷۔ منیٰ میں رات گزارنا سورج کےغروب سے آدھي رات تک کافي ہے اور جس شخص نے بغیر عذر کے رات کا پہلا آدھا حصہ یا اس میں سے بعض کو مني میں نہ گزارا ہو اس کیلئے احتیاط واجب یہ ہے کہ رات کا دوسرا نصف وہاں گزارے اگر چہ بعید نہیں ہے کہ اختیاري صورت میں بھي رات کے دوسرے نصف کا وہاں گزارنا جائز ہو ۔

مسئلہ ۴۳۸۔ جو شخص مکہ مکرمہ میں عبادت میں مشغول نہ رہا ہو اورمني میں رات گزارنے والے واجب کام کو بھي ترک کردے تو وہ ہر رات کے بدلے ایک گوسفند کفارہ دیدےاور بنابر احتیاط ا س حکم میں معذور اور غیر معذور یا نا آگاہی اور فرموشی کی وجہ سے ایسا کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

مسئلہ ۴۳۹۔ جس شخص کیلئے بارہویں کے دن منیٰ سے کوچ کرنا جائز ہو تو اسےزوال کے بعد کوچ کرنا چاہیے اور زوال سے پہلے کوچ کرنا جائز نہیں ہے ۔

## نویں فصل :تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

مسئلہ ۴۴۰۔ حج کے واجبات میں سے تیرہواں اور مني کے اعمال میں سے پانچواں عمل رمی جمرات ہے اور اس کی کیفیت اور شرائط کے اعتبار سے عید والے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کی شرائط سے کوئی فرق نہیں رکھتے۔

مسئلہ ۴۴۱۔ جو راتیں مني میں گزارنا واجب ہے ان کو گزارنے کے بعد اگلے دن تینوں جمرات یعنی اولي، وسطي اور عقبہ کو کنکریاں مارنا چاہیے۔

مسئلہ ۴۴۲۔ کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے پس اختیاري صورت میں رات کے وقت کنکریاں نہیں مار سکتا ہے اور چرواہے اور دن کو کنکریاں مارنے میں عذر رکھنے والے افراد مثلا جو اپنے مال، عزت اور جان پر آنچ آنے سے ڈرنے والے اس اصل سے مستثنی ہیں۔ عورتیں ، بوڑھے اور بچے کہ جنہیں بھیڑ کي وجہ سے دن کو کنکریاں مارنا مشکل ہو تو وہ رات کو کنکریاں مار سکتے ہیں۔

مسئلہ ۴۴۳۔ جس شخص کو صرف دن کے وقت کنکریاں مارنے میں مشکل یا عذر ہو لیکن رات میں رمی کرسکتا ہو تو اس کےلئے نائب بنانا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ ایک رات پہلے یا اسکی اگلی رات خود کنکریاں مارے، لیکن جس شخص کیلئے رات کے وقت بھي کنکریاں مارنا ممکن نہ ہو جیسے بیمار شخص تو وہ نائب بناسکتا ہے لیکن نائب مقرر کرتے وقت اگر عذر برطرف ہونے سے نا امید نہ ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اگلی رات عذر برطرف ہوجائے تو خودبھی کنکریاں مارے۔

مسئلہ ۴۴۴۔ جو شخص خود کنکریاں مارنے سے معذور ہو اگر وہ کسی کونائب بنائے اور نائب اس کام کو انجام دے دے لیکن کنکریاں مارنے کا وقت گزرنے سے پہلے اگر اس کا عذر برطرف ہوجائے اور نائب بناتے وقت اس شخص کو اپنا عذر برطرف ہونے کی امید نہ تھی یہاں تک کہ نائب اس کا عمل انجام دےچکا ہےتو نائب کا وہی رمی کافي ہے اور اس پر خود اس کا اعادہ کرنا واجب نہیں لیکن اگر وہ عذر کے برطرف ہونے سےنا امید نہیں تھا تو اس کیلئے اگر چہ عذر کے طاري ہونے کے وقت نائب بنانا جائز تھا لیکن عذر برطرف ہوجانےکے بعد احتیاط واجب یہ ہے کہ خود اس کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۴۴۵۔ تین جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے لیکن یہ حج کے ارکان میں سے نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۴۶۔ کنکریاں مارنے میں ترتیب کی رعایت کرنی چاہیے، اس طرح کہ جمرہ اولی سے شروع کرے پھر در میان والے کو کنکریاں مارے اور پھرعقبہ کو، اور ہر جمرہ کو سات کنکریاں بیان شدہ شرائط کے ساتھ مارنی چاہیے۔

مسئلہ ۴۴۷۔ اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور مني سے باہر چلا جائے تو اگر ایام تشریق میں یاد آجائے اور اسکے لئے منی واپس آنا ممکن ہو تو مني واپس آئے اور خود کنکریاں مارے ورنہ کسي دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر ایام تشریق کے بعد یاد آئے یا جان بوجھ کر رمی کو ایام تشریق کے بعد تک مؤخر کردے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ واپس پلٹے اور خود کنکریاں مارے یا اس کا نائب کنکریاں مارے۔ پھر اگلے سال اسکي قضا کرے یا کسي کو نائب بنائے اور اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے یہاں تک کہ مکہ معظمہ سے خارج ہوجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ آئندہ سال خود اسکي قضا

کرے یا کسي کو اس کام کے لئے نائب بنا ئے۔

مسئلہ ۴۴۸۔ جمرات کو چاروں اطراف سے کنکریاں مارنا جائز ہے اور پہلے اور درمیان والے جمرہ کو کنکریاں مارتے وقت قبلہ رخ ہونا اور جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت قبلہ کي طرف پشت کرنا شرط نہیں ہے۔

## استطاعت

سوال۱: اگر کسی شخص کا ذریعہ معاش خمس و زکات ہو اور خمس و زکات ضرورت سے اتنا زیادہ آجائے کہ حج کے مخارج کے برابر ہو تو کیا دوسری تمام شرائط کے ہوں تو وہ مستطیع ہوگا یا نہیں ؟
جواب: اگر وہ خمس وزکات لینے کا شرعا حق رکھتاہو (مستحق ہو) اور باقی بچے ہوئے پیسے حج کے مخارج کے لئے کافی ہوں اور دوسرے تمام شرائط بھی رکھتاہو تو وہ شخص مستطیع ہے۔

سوال ۲ : حج پر جانے سے پہلے مسافروں کا میڈیکل چیک اپ (معائنہ) ہوتا ہے اور جو لوگ جسمانی توانائی نہیں رکھتے وہ میڈیکل چیک اپ میں ردّ ہوجاتے ہیں تو ایسے لوگ جن کے پاس اب کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، کیا اب بھی مستطیع ہیں؟ میڈیکل رپورٹ ردّ ہونے کی وجہ سے اب وہ مستطیع نہیں کہلائیں گے؟
جواب: مذکورہ فرض میں یہ شخص مستطیع نہیں ہے ۔

سوال ۳: وہ مہر جس کا وقت (مدت) معین ہو اور شوہر پر واجب ہوکہ اگر طاقت رکھتاہو تو مہر کو اس خاص مدت میں ادا کرے لیکن اگر بیوی مہر کا مطالبہ نہ کرے اور اسے مہر کی ضرورت بھی نہ ہو تو کیا اس رقم سے مدت دار مہر کو ادا کرنا واجب حج پر مقدم ہے یا نہیں؟
جواب: بیوی کی طرف سے مطالبہ کئے بغیر مہر کو ادا کرنا واجب نہیں ہے اور مذکورہ فرض میں حج بجا لانا مقدم ہے۔

سوال ۴: حج کي استطاعت کو حاصل کرنے کیلئے چند ماہ رقم جمع کی جاسکتی ہے ؟ بالخصوص اگر وہ جانتاہو کہ وہ اس طریقے کے علاوہ مستطیع نہیں ہوسکتا؟
جواب: اس طرح سے استطاعت کا حاصل کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر انسان حجة الاسلام کے اخراجات کے برابر رقم جمع کیا ہواور مستطیع ہوجائے تو اس پر حجة الاسلام واجب ہےاور جو شخص حجة الاسلام بجا لانا چاہتا ہو تو وہ جائز طریقے سے مال کسب کر سکتا ہے۔

سوال ۵: کیا والدین سے ملنا :معاشرتي، شرعي یا ذاتي ضرورت شمار ہوتي ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا جو شخص استطاعت رکھتا ہے اس کیلئے جائز ہے کہ وہ حج کو مؤخر کر دے اور اسکی رقم والدین سے ملنے پر خرچ کردے ؟ (فرض یہ ہے کہ والدین سے ملاقات کا لازمہ سفر کرنا وغیرہ ہے)
جواب: مستطیع پر واجب ہے کہ حج کرے اور اپنے آپ کوکسی طرح سے استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے اگر چہ صلہ رحمي کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہواور صلہ رحم صرف ملنے پر منحصر نہیں ہے بلکہ خط لکھ سکتا ہے یا ٹیلیفون کرسکتا ہے ۔ ہاں اگر والدین کہ جو دوسرے شہر میں ہیں ان سے ملنا اسکي اپني حالت اور انکي حالت کے پیش نظر ضروري ہو اس طرح کہ اسے اسکي عرفي ضروریات میں سے شمار کیا جائے اور اسکے پاس اتنا مال بھي نہ ہو جو والدین کي ملاقات اور حج کے اخراجات دونوں کیلئے کافي ہو تو وہ اس حالت میں مستطیع نہیں ہے۔

سوال ۶: اگر دودھ پلانے والي عورت مستطیع ہوجائے لیکن اسکے حج پر جانے سے شیرخوار بچے کو نقصان پہنچتاہو تو کیا وہ حج کو ترک کرسکتي ہے؟
جواب: اگر نقصان اس طرح ہو کہ دودھ پلانے والي کیلئے شیر خوار کے پاس رہنا ضروري ہے یا اس سے دودھ پلانے والي عورت

عسر و حرج سے دوچار ہوتی ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال ۷:جس عورت کے پاس سونے کے کچھ زیورات زینت کے لئے ہوں اور اگر وہ انہیں بیچ دے تو وہ حج کے لئے مستطیع ہو سکتی ہے لیکن اس زیور کے علاوہ اسکے پاس دوسرا کوئی مال نہیں ہے۔ کیا عورتوں کے زیورات استطاعت سے مستثني ہیں یا اس پر واجب ہے کہ وہ حج کے اخراجات کیلئے انہیں بیچے اور استطاعت حاصل کرے؟
جواب: اگر ان زیورات کی اسے ضرورت ہو اور وہ اسکي حیثیت سے زیادہ نہ ہوں تو اس پرحج کیلئے انہیں بیچنا واجب نہیں ہے اور وہ مستطیع نہیں ہوگی۔

سوال ۸: ایک عورت حج کیلئے استطاعت رکھتي ہے لیکن اس کا شوہر اسے اسکي اجازت نہیں دیتا تو اسکي ذمہ داري کیا ہے

جواب: واجب حج میں شوہر کي اجازت شرط نہیں ہے لیکن اگر شوہر کي اجازت کے بغیر حج پر جانے سے عورت عسر و حرج میں مبتلا ہوتي ہو تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال ۹: اگر نکاح کے وقت میرے شوہر نے مجھ سے حج کرانے کا وعدہ کیا ہو تو کیا میرے اوپر حج واجب ہوجائیگا؟
جواب: اس طرح کے قول اور وعدے سے آپ پر حج واجب نہیں ہوگا۔

سوال ۱۰: کیا حج کي استطاعت حاصل کرنے کیلئے ضروریات زندگي میں تنگي لانا جائز ہے ؟
جواب: یہ جائز ہے لیکن شرعا واجب نہیں ہے البتہ یہ تب ہے جب تنگي صرف اپنے آپ پر کرے لیکن اہل و عیال جنکا خرچ اس پر واجب ہے ان پر معمول کي حد سے زیادہ تنگي کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۱:ماضي میں، میں دین کي پابندي نہیں کرتا تھا اور میرے پاس اتنا مال تھاجو سفر حج کیلئے کافي تھا ( یعني میں مستطیع تھا) لیکن اپني اس حالت کیوجہ سے میں حج پر نہیں گیا۔ اب موجودہ دور میں میرے لئے کیا حکم ہے؟کیونکہ اس وقت میرے پاس لازمي رقم نہیں ہے ۔ دوسری جانب اسکے دو راستے ہیں ایک ادارہ حج میں نام لکھوا کر اور دوسرا پرائیوٹ حج ہے جس میں خرچہ زیادہ ہے تو کیا ادارہ حج کے ہاں نام لکھوا دینا کافي ہے ؟
جواب: اگر آپ ماضي میں استطاعت کے تمام شرائط پائے جاتے تھے تو حج آپ پر مستقر ہوچکا ہے اور آپ پکو ہر جائز اور ممکن طریقے سے حج پر جانا چاہیے البتہ ایسی صورت میں کہ آپ عسر و حرج میں مبتلا نہ ہوں۔ لیکن اگر آپ سب جہات سے ماضی میں مستطیع نہیں تھے تو مذکورہ صورت میں آپ پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال ۱۲:ان دنوں حج اور زیارات کا اداہ اور نیشنل بینک کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے کہ حج تمتع کے درخواست دہندگان دس لاکھ تومان مضاربہ کی صورت میں اس کے اکاونٹ میں جمع کرینگے۔اور یہ رقم حج پہ جانے تک اس شخص کے اکاونٹ میں باقی رہے گی اور اس معاہدہ کے مطابق ہر سال کے آخر میں اس اکاونٹ کے مالک کو مضاربہ کا نفع ملے گا۔
حج و زیارت کا ادارہ صرف ان لوگوں کو اولویت دیتا ہے جنہوں نے پہلے۔نام لکھوایا ہے اورتقریبا تین سال کے بعد اس کی باری اعلان ہوتی ہے اور اپنی چاہت کے مطابق انہیں حج پر بھیج دیتا ہے۔ جانے کا وقت جب آتا ہے تو اکاونٹ میں پیسے ڈالنے والا شخص رقم کو بینک سے لیکر باقی اخراجات کے ساتھ حج و زیارات کے ادارہ کے اکاونٹ میں ڈال دیتا ہے اور پھر حج پہ مشرف ہوتا ہے ۔ اب معاہدہ کتبی تھا اور رقم کے مالک اور بینک کے درمیان کوئی گفتگو نہیں ہوئی ہے تو اس صورت میں جو رقم مضاربہ کے نفع کی صورت میں لیتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: مذکورہ صورت میں کتبی معاہدہ جسکی طرف اشارہ ہوا اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور مضاربہ سے حاصلہ شدہ نفع بھی اوکانٹ کے مالک کے لئے حلال ہے اور اگر اصل مال سے خمس نہ نکالا ہو تو اس پر خمس واجب ہے اور جو منفعت ملی ہے اگر حج پہ جانے والے سال سے پہلے دریافت نہیں کرسکتا تھا تو اس سال کے درآمد میں شمار ہوگا اور اسی سال حج کے اخراجات میں شمار ہوگا اور خمس نہیں ہے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

سوال 13:کیا کوئی شخص حج پہ جانے کے لیے فوت شدہ نسان کی رسید، اس کے تمام ورثاء کی اجازت سے استعمال کرسکتا ہے؟ کیا تمام ورثاء کی اجازت مقدمہ واجب کی طرح ہے یا نہیں؟ (مثلاً ناموں کا اندراج، ٹکٹ خریدنا اور دوسرے کام) اور اگر وہ شخص بغیر ورثاء کی اجازت کے اسی رسید کے ساتھ حج پہ چلا جائے اور باقی تمام شرائط بھی رکھتا ہو تو کیا اُس کا حج صحیح ہے اور کیا حجۃ الاسلام شمار ہوگا یا نہیں؟
جواب: فوت شدہ انسان کی رسید استعمال کرنے کے لئے تمام ورثاء کی اجازت ضروری ہے اور اگر ورثاء کی اجازت کے بغیر رسید کو استعمال کرے ، اگر میقات سے لیکر بعد تک کی استطاعت بھی اسی رسید کے ذریعے ہو تو اس کا حج "حجۃ الاسلام" شمار نہیں ہوگا لیکن اگر میقات سے لیکر بعد تک، حج کے اخراجات خود اٹھائے اور تمام شرائط بھی موجود ہوں تو اس کا حج "حجۃ الاسلام" کے لئے کافی ہوگا۔

سوال 14:اگر کسی نے حج کے لئے نام لکھوایاہو اور اس کی رسید بھی لے لی ہو اور وصیت کی ہو کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا اس کی نیابت میں حج کو انجام دے لیکن والد کے انتقال کے بعد خود بیٹا مستطیع ہوجائے لیکن وہ صرف باپ کے نام کی رسید پر ہی حج پہ جاسکتاہوـآیا وہ اس رسید کو استعمال کرتے ہوئے اور میقات تک پہنچنے کے بعد باپ کی نیابت میں حج کو انجام دے گا یا چونکہ خود اس کو استطاعت حاصل ہوگئی ہے اپنے حج کو انجام دے گا ۔
جواب: اس سوال کے مطابق چونکہ بیٹا باپ کی وصیت اور اس کے نام کی رسید کی وجہ سے حج پہ جاسکتاہے ۔ اور وصیت حج میقاتی کے علاوہ، ثلث سے زیادہ بھی نہیں ہے یا پھر ورثاء نے اجازت دے دی ہےتو اس صورت میں بیٹا باپ کی نیابت میں حج کو انجام دے گا۔

سوال 15: اگر گزشتہ مسئلہ میں باپ کی وصیت نہ ہو لیکن ورثاء باپ کے نام کی رسید کو اولاد میں سے کسی ایک کو دیں کہ وہ باپ کی نیابت میں حج انجام دے جب کے وہ خود مستطیع ہوگیاہو ۔ کیا وہ اس رسید کو استعمال کرتے ہوئے اور میقات تک پہنچنے کے بعد باپ کی نیابت میں حج کو انجام دے یا چونکہ خود مستطیع ہوگیاہے اپنے لئے حج کو انجام دے؟
جواب: اس صورت میں بھی باپ کی نیابت میں حج مقدم ہے ۔

سوال 16: گزشتہ دو مسئلوں میں چونکہ اس کا فریضہ باپ کی نیابت میں حج کو انجام دینا ہے لیکن اگر اس نے خود اپنا حج انجام دیا ہو تو کیا یہ حج "حجۃ الاسلام" شمار ہوگا یا نہیں؟
جواب: اس حج کا "حجۃ الاسلام"ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے ۔

سوال 17: اگر باپ کا انتقال ہوگیاہو اور وہ مستطیع ہو اور بیٹا باپ کے نام کی رسید پر حج کے لئے روانہ ہو اور جب میقات پر پہنچے تو وہ خود بھی مستطیع ہوجائے اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ یہ واضح رہے کہ نہ تو کوئی وصیت کی گئی تھی اور نہ ہی اس سے یہ کہا گیاتھا کہ وہ نیابت کرے (نائب بنے) لیکن چونکہ وہ تنہا وارث تھا اور وہ حج کا سفر کرنے کے قابل صرف اس وجہ سے ہواتھا کہ وہ اکیلا وارث تھا ۔
جواب: اس صورت میں وہ شخص اپنے حج کو انجام دے گا اور والد کے لئے کسی کو نائب بنائے گا۔

## نیابتی حج

سوال 18: ایک شخص جو کہ نائب بناہو تا کہ حج کے کچھ اعمال کو انجام دےجن کو حاجی انجام نہیں سکتا تھا، ان کو انجام دے مثلاً طواف اور رمی جمرات یا قربانی کرنا ، ایسی صورت میں نائب شخص پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی مُحرم ہو؟اور کیا احرام اس کا جزء یا شرط ہے؟

جواب: نائب کے لئے ذکر شدہ اعمال کو انجام دینے کے لئے احرام، نہ جزء کی صورت میں نہ شرط کی صورت میں ، معتبر نہیں ہے۔

سوال 19:ایسے شخص کا حکم کیاہے جس نے میقات میں احرام باندھتے ہوئے کچھ خاص افراد کی نیابت کی نیت کی ہو لیکن اعمال انجام دیتے ہوئے دوسرے افراد (کچھ اور افراد) کی طرف سے نیت کرے یا ان میں سے کم یا زیادہ کی طرف سے نیت کرے، اس مسئلے کا حکم عمد (جان بوجھ کر) یا جہل (لا علمی) کی صورت میں کیاہے؟

جواب: نائب کے لئے واجب ہے کہ اعمال نیابی انجام دیتے ہوئے اسی طرح نیت کرے جس طرح اس نے احرام باندھتے ہوئے نیت کی تھی۔

سوال 20: جو شخص عمرہ ، حج یا صرف طواف کے لئے اجیر ہو (اجرت لے رہاہو) کیا وہ اپنی خوشی سے یا دوسرے شخص سے پیسے لے کر قرآن کریم کی تلاوت کرسکتاہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج (اشکال) نہیں ۔

سوال 21: اگر نائب نے معصیت کر کے دن میں رمی کو ترک کرے تو اس کی نیابت کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس تصور کے ساتھ کہ منیٰ واپس لوٹ آئے گا مکہ چلا جائے لیکن 12/ذی الحجہ کو رمیٰ کے لئےمنیٰ نہ پہنچ پائے تو اس کی نیابت کا کیا حکم ہے ؟ اور اس کا فریضہ کیاہے؟

جواب:رمی جمرات، حج کے مناسک میں سے ہے ۔ اگر نائب نے ان کو صحیح طور پر انجام نہیں دیا تو اس کی نیابت پر اشکال ہے۔ خاص طور پر اگر اس نے ایام تشریق میں اس کام کو انجام نہ دیا ہو۔

سوال 22: اگر نائب کے عمل کے دوران ، منوب عنہ کا عذر برطرف ہوجائے تو کیا نائب کا حج انجام دینا منوب عنہ کے لئے کافی ہوگا اور کیا منوب عنہ کے پورا حج انجام دینے کی توانائی رکھنے یا نہ رکھنے میں فرق ہے ؟

جواب: اس صورت میں نائب کا حج ، منوب عنہ کے فریضے کو پورا نہیں کرتا ۔

سوال 23:اگر کسی شخص کو مطلقاً اجرت پر رکھا گیا ہو (نہ بری الذمہ کرنے پر اور نہ ہی اعمال پر) اور اجیر احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد مر جائے تو کیا وہ پوری اجرت کا مستحق ہے یا اجرت میں کمی کی جائے؟

جواب: اگر منوب عنہ کے ذمہ کو فارغ کرنے پر اجیر کیا گیا ہو (ظاہرا حج کے لیے اجیر بنانے میں ایسا ہی ہوتا ہے) تو تمام اجرت کا مستحق ہے۔

سوال 24: اگر نائب کے پاس عمل حج کو انجام دینے کے لئے کافی وقت ہو اور وقت میں وسعت ہونے کی وجہ وہ عمل انجام نہ دے اور بعد میں اس کے لئے وہ عمل انجام دینا غیر ممکن ہوجائے تو اب اس کی نیابت کا کیا حکم ہے؟مثلاً اگر 12 /ذی

الحجہ کو ظہر سے پہلے وہ رمی جمرات انجام دے سکتاہو لیکن اس نے یہ عمل مؤخر کر دیا ہو اور ظہر کے بعد لوگوں کے ہجوم یابیماری یا کسی اور وجہ سے انجام نہ دے سکے اور یا مکہ کے اعمال کو چند روز تک مؤخر کردے اور بعد میں بیماری یا کسی اور وجہ سے انجام نہ دے سکے تو اس کی نیابت کا کیا حکم ہے؟

جواب:اگر اجرت اسی سال کے لئے ہی ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر یہ اجارہ باطل ہے۔ زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ وہ اعمال جو اس نے انجام نہیں دیئے اس کے لئے نائب لے اور اجرت کے معاملے میں اجرت دینے والے کے ساتھ مصالحت کرے ۔ اور اگر اجارہ کسی معین سال کیلئے نہ ہوتو احتیاط واجب کی بناء پر اگلے سال نیابت کا حج انجام دے۔

سوال 25: نائب کو معلوم ہے کہ وہ حج تمتع کے لئے اجیر ہواہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ یہ حج "حجۃ الاسلام" ہے یا مستحب حج ہے یا نذر کا حج ہے پس اگر وہ نیت کرے کہ "یہ حج تمتع اپنے منوب عنہ کی طرف سے"یا "جس حج کے لئے اجیر ہوا ہوں" تو کیا یہ نیت صحیح اور کافی ہوگی یا نہیں ؟

جواب: حج کی اجمالی نیت کہ جس کے لئے وہ نائب ہواہے کافی ہے ۔

سوال 26:آیا وہ لوگ جو میڈیکل چیک اپ میں ردّ ہوگئے ہوں۔ کیا اپنی زندگی میں ہی کسی اور کو اپنا نائب بناسکتے ہیں ؟

جواب:یہ نیابت کے مورد میں سے نہیں ہے۔

## حج اِفراد اور عمرہ مفردہ

سوال 27: اگر کوئی شخص کسی قمری مہینے کے آخری دن مکے میں داخل ہونے کے لئے مُحرم ہواہو لیکن وہ عمرہ مفردہ کے بقیہ اعمال کو نئے قمری مہینے کی پہلی تاریخ یا دوسرے ایام میں انجام دے ۔ اسکا یہ عمرہ پرانے قمری مہینے میں شمار ہوگا یا نئے قمری مہینے میں ؟ اور اگر نئے قمری مہینے کے آخر تک مکہ مکرمہ سے خارج اورپھر دوبارہ مکہ مکرمہ میں داخل ہو تو کیا وہ دوبارہ احرام باندھے بغیر داخل ہوسکتاہے یا نہیں ؟اور کیا پہلے یا نئے مہینے کے رجب المرجب ہونے یا نہ ہونے میں کوئی فرق ہے؟

جواب: اس شخص کے لئے جو اس مہینے میں بغیر احرام کے مکے میں داخل ہوسکتاہے ، قمری مہینہ حساب کرنے کا معیار، اعمال عمرہ کا اسی مہینے میں انجام پانا ہے ـپس اگر مہینے کےآخری دن مُحرم ہواہو اور طواف اور عمرے کے بقیہ اعمال (دوسرے) نئے مہینے میں انجام دیئے ہوں تو عمرہ نئے مہینے میں شمار کیاجائے گا ۔ اور اگر اس مہینے کے دوران مکہ مکرمہ سے خارج ہواہو تو جائز ہے کہ احرام کے بغیر مکے میں داخل ہوجائےـلیکن ماہ رجب کے علاوہ کہ روایات (حدیثوں) سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی رجب کے آخری دن مُحرم ہو تو اس کا عمرہ ، عمرہ رجبیہ شمار ہوگا ـپس احتیاط واجب ہے کہ اگر یہ شخص ماہ شعبان کے دوران مکے سے خارج ہو تو مکہ مکرمہ میں دوبارہ داخل ہونے کے لئے احرام باندھے اور اس چیز کی احتیاط دوسرے مہینوں میں بھی "خوب"ہےـ

سوال 28: اگر کوئی حج کے مہینوں میں سے ایک مہینے میں جیسے شوال، اپنا عمرہ تمتع انجام دے اور پھر دوسرے مہینے میں مکہ سے خارج ہوجائے ، لازم ہے کہ اپنے عمرہ تمتع کو دوبارہ انجام دے، اب سوال یہ ہے کہ:

1. نیا عمرہ تمتع انجام دینے کی صورت میں کیا پہلے والا عمرہ ، عمرہ مفردہ میں تبدیل ہوگیا؟اور اس کو مکمل کرنے کے لئے طواف نساء کا انجام دینا ضروری ہے؟

جواب: پہلے والے عمرے کا مفردہ میں تبدیل (منقلب) ہوجانا ثابت نہیں ہے اور اسی وجہ سے طواف نساء واجب نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے اسے ترک نہ کیا جائےـ

2. اگر دوبارہ عمرہ تمتع کو انجام نہ دے تو کیا پہلے والا عمرہ تمتع باطل ہوگیا اور کیا حج تمتع نہیں کرسکتا؟

جواب:پہلا والا عمرہ حج تمتع میں شمار نہیں ہوتا پس حج تمتع صحیح نہیں ہےـ

3. کیا نئے عمرہ تمتع کے احرام کا میقات بھی ان 5میقات میں سے ایک ہوگا، یا ادنی الحِل سے مُحرم ہوسکتاہے؟

جواب: علی الظاہر یہی ہے کہ ان 5مواقیت میں سے کسی ایک سے مُحرم ہو ۔

سوال 29: ایک شخص ماہ شوال یا ذیقعد میں عمرہ تمتع کو انجام دیتا ہے اور مدینہ منورہ واپس چلاجاتا ہے اور دوسرے مہینہ دوبارہ مکہ آتا ہے ۔ مسجد شجرہ میں احرام کے بارے میں اس کا کیا فریضہ ہے؟ اس عمرہ مفردہ یا عمرہ تمتع یا عمرہ کے سلسلے میں جو اس کے ذمے ہے ؟

جواب: اس صورت میں عمرہ تمتع کے لئے میقات سےمحرم ہو اور اس کے حج کا عمرہ تمتع یہی آخر والا عمرہ ہے ۔

سوال 30:ایک شخص جو ایک مہینے سے زیادہ مکہ میں تھا اور اتنی ہی مدت اس کے عمرے کو گزری ہے، کسی کام کے لئے جدہ جاتا ہے اور واپس آکر بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوجاتا ہےـ اس کا فریضہ کیا ہے؟

جواب: کوئی خاص فریضہ نہیں ہے لیکن اگر عمداً (جان بوجھ کر) بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوا ہے تو حرام کام انجام دیا ہے ، ضرور توبہ کرےـ

سوال 31:ایک شخص جس کا حج باطل ہوگیا تھا اور وہ اگلے سال مکہ مکرمہ آئے تا کہ حج کی قضا ادا کرسکے ـاب جب کہ اس پر حج واجب ہے تو کیا وہ عمرہ مفردہ بھی انجام دے سکتا ہے؟
جواب:اس میں کوئی اشکال نہیں۔

سوال 32:حائض خاتون جس کو معلوم ہوکہ اُن کے ایام حیض عمرہ مفردہ کے دنوں میں ہی آئیں گے۔ اور ان کے ساتھی ان کا انتظار نہیں کریں گے کہ وہ ایام ختم ہونے کے بعد اپنے اعمال کو انجام دے سکیں اور وہ جانتی ہو کہ نماز اور طواف کے لئے مجبور ہیں کہ نائب لیں صرف تقصیر اور سعی خود کرسکتی ہےتو کیا ایسی خاتون احرام عمرہ مفردہ باندھ سکتی ہیں؟
جواب: احرام پہننے میں کوئی حرج نہیں اور اس صورت میں نماز اور طواف کے لئے نائب لے لیں۔

سوال 33: ایسی خاتون جو میقات میں حائض ہو اور اس کو یقین ہو کہ عمرہ تمتع کو اپنے وقت پر انجام نہیں دے سکتی تو وہ کس نیت کے ساتھ مُحرم ہوجائے؟
جواب: حج اِفراد کی نیت سے مُحرم ہوسکتی ہیں اور"مافی الذمہ "کی نیت سے بھی احرام باندھ سکتی ہے، لیکن پہلی صورت میں اگر وہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے پاک ہوجائے تو لازم ہے کہ عمرہ تمتع کے لئے دوبارہ مُحرم ہو۔ لیکن دوسری صورت میں اگر معین وقت سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو ان کا احرام حج کے لئے ہوگا اور اگر معین وقت سے پہلے پاک ہوگئی تو اسی احرام کے ساتھ عمرہ تمتع انجام دے سکتی ہے۔

سوال 34:کوئی شخص اگر واجب یا مستحب حج اِفراد انجام دے رہا ہو اور اس سے پہلے کئی مرتبہ عمرہ کرچکا ہو تو کیا واجب ہے کہ اس حج اِفراد کے لئے بھی عمرہ انجام دے ؟
جواب:عمرہ انجام دینا اس پر واجب نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا حج، تمتع سے افراد میں تبدیل ہوا ہو۔

## مکہ سے خارج اور اس میں داخل ہونا

سوال 35:مکہ مکرمہ اورمنیٰ سے خارج ہونا۔مثلاًجدہ، مدینہ یا طائف جانا مندرجہ ذیل موارد میں کیا حکم رکھتا ہے ؟
۱۔عید قربان کے دن اعمال انجام دینے کے بعد ، مکہ کے اعمال سے پہلے ۔
۲۔ ۱۱ ذی الحجہ کو رمی جمرات کے بعد ۔
۳۔ گیارویں اور بارویں شب کو نیمہ اول میں بیتوتہ کرنے کے بعد ۔
۴۔ایام تشریق کے اعمال کے بعد اور مکہ کے اعمال سے پہلے۔
جواب: ان تمام صورتوں میں کوئی اشکال (حرج) نہیں ، لیکن خارج ہونا اس طرح سے ہو کہ باقی مناسک کو اُن کے وقت پر انجام دے سکے ۔

سوال 36:اگر مکلف ایک قمری مہینے میں عمرہ مفردہ انجا م دے اور دوسرے (بعد کے) قمری ماہ میں مکہ سے خارج ہوجائے لیکن حرم کی حدود سے خارج نہ ہو (مثلاً منیٰ چلاجائے) تو کیا دوبارہ احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہوسکتا ہے؟
-گزشتہ فرض میں ، اگر صرف عرفات تک جائے ، تو کیا مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے دوبارہ عمرہ مفردہ انجام دینا واجب ہے؟
جواب:معیار ، مکہ سے خارج ہونا ہے اگرچہ حرم کی حدود سے خارج نہ ہو ۔ پس اگر مکہ مکرمہ سے باہر کہیں بھی جائے اور اگر اس مہینے میں عمرہ نہیں کیاہو تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے ضرور مُحرم ہو۔ اور شہر مکہ سے مراد حال حاضر کا شہر ہے اپنی تمام تر نئی وسعتوں کے ساتھ۔

سوال 37: بعض ڈرائیور حضرات مکہ کی سڑکوں کی بھیڑ اور رش سے بچنے کیلئے منيٰ اورمشعر تک پہنچنے والے بعض راستوں اور سرنگوں سے اندروني راستوں کے طور پر استفادہ کرتے ہیں اور ان جگہوں تک پہنچنے کیلئے مکہ کے بعض محلوں سے ہوتے ہوئے ایسے راستوں سے جاتے ہیں جو مني کے اندر سے گزرتے ہیں تو کیا اسے مکہ سے نکلنا شمار کیا جائیگا یا نہیں؟
جواب: علی الظاہر مکہ سے باہر نکلنے کے جائز نہ ہونے میں یہ موارد شامل نہیں ہیں۔ بہرحال اس سے عمرہ اور حج کي صحت کو نقصان نہیں پہنچتا۔

سوال 38:اگر کوئی شخص پولیس میں کام کرتا ہو اور کبھی کبھار مشکل حالات میں، ایمر جنسی میں جیسے حادثات کی صورت میں اسے حکم ملے کہ مکہ مکرمہ میں وارد ہوجاؤ اور اُس نے اِس سے پہلے عمرہ انجام نہ دیا ہو اور وقت کی کمی کے باعث مُحرم ہوکر مکہ داخل نہیں ہو سکتا ہو توکیا اس نے بغیر احرا م کے مکہ میں داخل ہوکر گناہ کیا ہے؟ اور کفارہ دینا چاہیے؟
جواب: مذکورہ حالت میں ، مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے اور اس پر کفارہ واجب نہیں ۔

سوال 39:اگر کوئی شخص ذی القعدہ کے مہینے میں عمرہ مفردہ کے لئے مکہ میں داخل ہوا ہو اور پھر ذی الحجہ کے مہینے میں دوبارہ مکے میں داخل ہونا چاہے اور اسے عمرہ کو انجام دیئے ہوئے دس دن کا عرصہ نہ گزرا ہو۔ کیا وہ دوبارہ احرام باندھے گا یا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوسکتا ہے؟

جواب: اس فرض کے ساتھ کہ جس مہینے میں عمرہ انجام دیا تھا اس کے اگلے مہینے میں مکہ میں داخل ہو رہا ہے تو اسے چاہئے کہ احرام باندھے۔

سوال 40:ایک شخص مکہ میں کار و بار کرتا ہے اور جدہ میں رہتا ہے، چھٹی کے ایام کے علاوہ باقی دنوں میں ہمیشہ مکہ میں اس کا آنا جانا لگا رہتا ہے یعنی تین دن مکہ میں رہتا ہے اور چار دن جدہ میں ایسی صورت میں جس مہینے میں اس نے عمرہ کیا ہے اگر وہ مہینہ ختم ہوگیا ہوتو کیا اس کو پھر سے عمرہ انجام دینا ہوگا؟
جواب:اس صورت میں عمرہ کی تکرار واجب نہیں ہے۔

سوال 41 :گزشتہ صورت میں اگر وہ مکے میں ہو اور عمرہ تمام ہوجائے تو کیا اس کو نیا عمرہ انجام دینا ہوگا؟ اگر انجام دینا ہے تو شروع کہاں سے کرنا ہوگا، حرم کے حدود سے یا مسجد تنعیم سے؟
جواب:جب تک وہ شخص مکے میں ہے اس پر عمرے کی تکرار واجب نہیں ہے اور اگر وہ پھر سے بجا لانا چاہتا ہے تو احرام باندھنے کی خاطر وہ حرم کے حدود سے باہر سب سے نزدیک جگہ مثلاً مسجد تنعیم چلا جائے۔

سوال 42:ایک شخص کا پیشہ ٹیکسی چلانا ہے، مسافروں کا اس سے تقاضا ہے کہ ان کو مکہ لے چلےاوراس نے اس سے پہلے عمرہ انجام نہیں دیا ہے، تو کیا وہ احرام کے ساتھ مکہ داخل ہو جائے گا؟ اور احرام کے بغیر جانے کی صورت میں کیا حکم ہے؟
جواب: اس صورت میں وہ احرام باندھے گا اور عمرہ مفردہ کے اعمال انجام دے گا لیکن اگر اس نے احرام نہیں باندھا تو اس صورت میں گناہ کا مرتکب ہوگا، البتہ کفارہ اس کے ذمے نہیں ہے ۔

سوال 43: اگر کوئی شخص حج اِفراد کے لئے احرام باندھے، تو کیا وہ حج کے طواف اور سعی کے بعد اپنے اختیار سے مکہ سے جدہ جاکر عرفہ میں حجاج سے ملحق ہوسکتا ہے؟
جواب: حج اِفراد کا احرام باندھنے کے بعد، جدہ یا کسی اور جگہ جانے میں، چاہے حج کے طواف اور اسکی نماز سے پہلے ہو یا بعد میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ عرفات اور مشعر کے وقوف کو درک کرسکتا ہو۔

سوال 44:وہ لوگ جو عمرہ تمتع کے بعد اور حج تمتع کا احرام باندھنے سے پہلےعرفات میں لگے خیموں کا جائزہ لینے اور حاجیوں کی استقبال اور راہنمائی کے لئے مکہ سے طائف آتے ہیں (جیسے کاروان حج کے رہنما یا خادم) اگر یہ افراداطمینان رکھتے ہوں کہ مکے سے احرام باندھنے اور عرفات کے اختیاری وقوف کے لئے ان کے پاس کافی وقت ہے تو کیا وہ مکہ سے باہر جاسکتے ہیں؟
جواب:جس شخص کو یہ خوف نہیں ہے کہ اس سال کا حج اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا وہ عمرہ تمتع کے بعد کسی رکاوٹ کے بغیر مکہ سے باہر جاسکتا ہے البتہ اسی مہینے مکہ واپس آجائے تو اس کا عمل صحیح ہے اور اس کے ذمے کوئی چیز نہیں ہے ۔

## میقات

سوال 45: جو شخص مکہ میں ہے اور وہ عمرہ تمتع بجالاناچاہتا ہے لیکن احرام باندھنے کے لئے میقات جانے سے معذور ہے، تو کیا ادنی 'الحِلّ' سے احرام باندھنا اس کے لئے کافی ہے؟
جواب:ادنی الحِل سے احرام باندھے۔

سوال 46:اگر کوئی احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جائے ، چاہے وہ عمرہ تمتع کا احرام ہو یا عمرہ مفردہ کا، اس کا وظیفہ کیا ہے؟ اور اگر اس میقات کے بعد ایک اور میقات ہو تو ایسی صورت میں حکم کیا ہے؟
جواب: اگر دامن وقت میں گنجائش ہے تو ایسی صورت میں واجب ہے کہ جس میقات سے گزراہے وہاں پر واپس جاکر احرام باندھے، چاہے اس میقات کے بعد کوئی میقات ہو یا نہ ہو۔

سوال 47: جو شخص مکہ سے ۱۶ فرسخ کے اندر کے فاصلے میں رہتا ہے ، کیا اسے اپنے گھر سے احرام باندھنا ہے یا وہ اپنے شہر کے حدود میں کہیں سے بھی احرام باندھ سکتا ہے؟
جواب: اپنے شہر میں کہیں سے بھی احرام باندھ سکتا ہے اگر چہ اولیٰ اور احوط یہ ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھے۔

سوال 48: اگر کوئی عورت استحاضہ کے گمان سے میقات پر احرام باندھے اور مستحاضہ کے وظائف کو انجام دے کر عمرہ تمتع کے اعمال بجالائے لیکن اعمال کو انجام دینے کے بعد اسے پتہ چلے کہ وہ حائض تھی تو ایسی صورت میں عمرہ اور حج کے اعمال کی نسبت اس کا وظیفہ کیا ہے ؟
جواب:اگر وہ اعمال عمرہ کو تدارک کرنے کے بعد احرام حج نہ باندھ سکے اور میقات پہ احرام باندھنے سے پہلے اسے عادت ہوئی ہو تو اسکا حج، حج اِفراد میں بدل جائے گا اور اس کو چاہئے کہ اعمال حج انجام دینے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے ، لیکن اگر میقات پہ احرام باندھنے کے بعد ماہانہ عادت عارض ہوئی ہو تو ایسی صورت میں اس کا عمرہ تمتع صحیح ہے صرف طواف اور نماز طواف باطل ہے اور عرفات، مشعر، منیٰ اور وہاں کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کا طواف اور نماز طواف بجالائے۔

سوال 49:کیا میقات سے پہلے ہی احرام باندھنے کی نذر کی جاسکتی ہے جب کہ نذر کرنے والا جانتا ہے کہ ایسی صورت میں چلتے ہوئے چھتوں یا سایہ دار جگہوں کے نیچے سے گزرنا ہے جیسے کوئی اپنے شہر سے احرام باندھنے کی نذر کرے اور اس کے بعد جہاز میں سوار ہوجائے ؟
جواب:میقات سے پہلے احرام کی نذر کرنا اور پھر اس غرض سے میقات سے قبل احرام باندھنا صحیح ہے اور دن میں چھت یا سایہ دار جگہ کے نیچے آنا حرام ہے اور ہر مسئلے کا حکم دوسرے مسائل میں جاری نہیں ہوتاہے۔

سوال 50: جو شخص مدینہ منورہ یا اسکے مضافات میں رہتاہو وہ عمرہ انجام دینا چاہےتو کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ مکہ مکرمہ سے ہوتا ہوا جدہ چلا جائے اور پھروہاں سے احرام کیلئے ادني الحل مثلاً مسجد تنعیم جا کر مُحرم ہوجائے؟
جواب: اگر وہ مدینہ سے نکلتے وقت عمرہ کا قصد رکھتاہو تو اس پر لازم ہے کہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے اور بغیر احرام کے میقات سے آگے نہیں جاسکتا ہے اگرچہ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ سے گزرنے کا ارادہ ہی کیوں نہ رکھتاہو اور اگر مدینہ سے جدہ جانے کی نیت سے احرام باندھے بغیر میقات سے گزر کرجدہ پہنچ جائے پھر جدہ پہنچ کر عمرہ کا ارادہ کرے تو اس

پر واجب ہے کہ وہ احرام باندھنے کیلئے کسي میقات پر جائے اور اس کیلئے جدہ اور ادني الحل سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے -

سوال 51: مدینہ سے مکہ جانے کے دو راستے ہیں ایک راستہ حجفہ کے قریب سے گزرتاہے کہ جسکے لئے ثابت ہے کہ وہ محاذات کے بالکل سامنے ہے اور دوسرا ہائی وے ہے اور وہ بھی جحفہ سے سے گزرتا ہے لیکن وہ جحفہ سے سو کیلومیٹر سے بھي زیادہ دور ہے اور سیدھا راستہ بھی نہیں ہے تو کیا اسے بھي محاذات (مقابل) شمار کیا جائیگا یا نہیں؟
جواب: محاذات اور مقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کي طرف جانے والا شخص راستے میں ایک ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ جسکي دائیں یا بائیں جانب میقات ہو اس بناپر محاذات کے اعتبار سے دو راستوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے۔

سوال 52: پچھلے سوال میں اگر دوسرا راستہ محاذات کے سامنے نہ ہو تو جو شخص اس راستے سے جارہاہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ ادني الحل جاکر وہاں سے عمرہ مفردہ یا حج کا احرام باندھے ؟
جواب: میقات اور اسکي بالمقابل جگہ سے بغیر احرام کے نہیں گزر سکتا ہے -

سوال 53: جس شخص کو میقات پر احرام باندھنے میں اپنے اوپریا اپنے اہل و عیال کے بارے میں خوف و ہراس ہو۔ کیا اس کیلئے میقات سے گزر کر ادني الحل سے احرام باندھنا جائز ہے؟
جواب: اگر میقات سے احرام باندھنے میں کوئی عذر در پیش ہو اور وہ عذر میقات سے عبور کرنے کے بعد برطرف ہو جائے تو اگر امکان ہو احرام کے لئے اس میقات پر واپس پلٹنا واجب ہے لیکن اگر اسکے لئے امکان نہ ہو اور اس کے بعد کوئی دوسرا میقات بھی نہ آئے اور نہ ہی وہ کسی اور میقات پر پہنچنے کی قدرت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ جہاں پر موجود ہے وہیں سے احرام باندھ لے۔

سوال 54: آیا احرام باندھنے کے لئے مسجد شجرہ کے اطراف میں واقع کھلے صحن مسجد کے حکم میں آتے ہیں؟ یا مسجد سے مراد فقط وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے؟ آیا حائض عورت مسجد شجرہ کے صحن میں داخل ہو کر مسجد کے سامنے دائیں یا بائیں جانب احرام باندھ سکتی ہے؟ اور مسجد کے پیچھے والے صحن میں احرام باندھنے کا کیا حکم ہے؟
جواب:مسجد شجرہ کا میقات صرف مسجد کا داخلی حصہ ہے اگرچہ وہ حصہ بعد میں ہی تعمیر کیا گیا ہو اور جس عورت کو شرعی عذر درپیش ہے وہ مسجد کے صحن میں احرام نہیں باندھ سکتیہ اسے چاہیے کہ مسجد کے ایک دروازے سے داخل ہوکر دوسرے دروازے سے باہر نکلے اور مسجد سے عبور کرتے ہوئے احرام باندھے۔ یا نذر کے ذریعے مسجد سے پہلے احرام باندھ لے یا جحفہ کے میقات کے سامنے سے یا خود جحفہ کے میقات سے احرام باندھے۔

## احرام اور اسکا لباس

سوال 55: اگر احرام کے لباس کو تلبیہ کہنے کے بعد پہنا جائے تو کیا تلبیہ کی تکرار واجب ہے؟
جواب: تلبیہ کی تکرار واجب نہیں، لیکن بنا بر احتیاط تکرار کر لینی چاہئے۔ لیکن اگر نیت کرتے وقت و تلبیہ کہتے وقت عمدا اپنے عام کپڑوں کو نہ اتارا ہو تو ایسی صورت میں اپنے عام کپڑوں کو اتارنے کے بعد بنا بر احتیاط واجب نیت اور تلبیہ کی تکرار کرے۔

سوال 56: آیا مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لئے کیا جانا والا غسل فقط ان افراد کے لئے ہے کہ جو عمرہ کے اعمال انجام دینا چاہتے ہیں یا مسجد الحرام میں ہر دفعہ داخل ہونے پر انجام دیا جانا مستحب ہے؟
جواب: یہ غسل صرف پہلی دفعہ داخل ہونے سے مختص نہیں ہے۔

سوال 57: اگر کسی شخص کو اپنے وطن واپس آنے کے بعد یہ معلوم ہوجائے کہ اسکے احرام کا لباس مناسک حج کے دوران نجس تھا، کیا وہ شخص احرام سے خارج ہو گیا ہے؟
جواب: اس فرض کے ساتھ کہ اعمال انجام دیتے وقت لباس نجس ہونے کے بارے میں بے خبر تھا اس لئے وہ شخص احرام سے خارج ہو گیا ہے اور اسکا حج اور طواف صحیح ہے۔

سوال 58: کیا احرام باندھتے ہوئے حج کے تمام اعمال کی نیت کرنا ہو گی؟اگر کسی شخص کو یہ علم نہ ہو کہ حج تمتع میں جو طواف اور سعی ہے وہ عمرہ تمتع کی طواف اور سعی کے علاوہ ہے اور اسی لئے اس نے احرام باندھتے وقت، حج تمتع کے طواف اور سعی کی نیت نہیں کی ہو اور صرف کلی طور پر حج کا قصد کیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: احرام باندھتے وقت مناسک کے تمام اعمال پر تفصیل سے توجہ ضروری نہیں ہے۔ بلکہ عمرہ اور حج کی اجمالی نیت، اس صورت میں کہ ہر ایک عمل کو اسکے مقام پر صحیح طور پر انجام دے تو، کافی ہے۔

## محرمات احرام

سوال 59: آیا مرد اور عورت  احرام کی حالت میں اپنے چہرے کو تولیہ یا کسی اور چیز سے خشک کر سکتے ہیں؟
جواب: مردوں کے لئے اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اور خواتین کے لئے بھی اگر ایسا کرنے سے چہرے کا چھپانا صدق نہ آتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ جائز نہیں ہے،  اور چہرہ چھپانے پر کسی بھی صورت میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔

سوال 60: خواتین کے لئےچہرے کو تولیہ سے خشک کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر تولیہ کو اپنے پورے چہرے پر ڈالے تو یہ محل اشکال ہے اسکے علاوہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 61: مردوں کے لئے اپنے سر اور چہرے کو تولیہ سے خشک کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: کوئی حرج نہیں، لیکن تولیہ کو اپنے پورے سر پر ڈالنا اور اس سے اپنے سر کو خشک کرنا محل اشکال ہے۔

سوال 62: آیا محرم شخص اپنے پورے سر یا اسکے کچھ حصے کو پانی میں  ڈبو سکتا ہے؟
جواب: پورے سر کو پانی میں ڈبونا جائز نہیں ہے، لیکن سر کے کچھ حصے کو پانی میں ڈبونے کے حرام ہونے کے بارے میں معلوم نہیں۔

سوال 63: سر ڈھانپنے کا کفارہ کیا ہے؟اور کیا سر کا کچھ حصے کا حکم بھی پورے سر کےحکم میں آتا ہے؟
جواب: بنا بر احتیاط ایک گوسفند قربانی کرے اور سر کا کچھ حصہ پورے سر کے حکم  میں نہیں آتا، مگر یہ کہ عرف عام میں یہ کہا جائے کہ اس نے پورے سر کو ڈھانپا ہوا ہے۔ مثلا ایسی چھوٹی ٹوپی پہنے کہ جو صرف سر کے بیچ والے حصے کو ڈھانپ دے۔

سوال 64: جس شخص کی سونگھنےکی حس کام نہ کرتی ہو، یا زکام، نزلہ وغیرہ کی وجہ سے وہ کوئی بھی بو سونگھ نہ سکتا ہو، ایسے شخص کے لئے خوشبو کا استعمال اور بدن اور لباس پر خوشبو لگانے اور بدبو سے اپنی ناک کو ڈھانپنے حرام ہے یا نہیں؟
جواب:  خوشبو کا استعمال کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے، اگرچہ  اسکی بو مشام تک نہ پہنچے، اور بدبو سے ناک ڈھانپنے میں باقی تمام محرم افراد کا حکم جیسا ہے۔

سوال 65: خوشبو کے بار بار استعمال، ایک وقت یا مختلف اوقات میں کفارہ ادا کئے بغیر استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: خوشبو کا ایک ہی وقت میں بار بار استعمال کرنے سے، جسےعرفا لوگ ایک ہی بار استعمال کرنا کہیں تو  کفارے متعدد نہیں ہوتے ورنہ علی الظاہر جتنی بار تکرار کی ہے اتنی ہی مرتبہ کفارہ دیا جائے اور کفارہ استعمال کے درمیان کفارہ ادا کرنے یا بغیر ادا کئے دوبارہ استعمال کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال 66: آیا فخر فروشی احرام کی حالت میں مطلقا حرام ہے یا صرف اس وقت حرام ہے جہاں دوسروں کی توہین ہو رہی ہو؟
جواب: فخر فروشی احرام کی حالت میں حرام ہے اگرچہ  اس  میں دوسروں کی توہین یا دوسروں کے لئے گالی شامل نہ ہو۔

سوال 67: سر درد کی وجہ سے سر پر رومال باندھنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال 68: آیا کسی ایسے شخص کے لئے کہ جو محرم نہ ہو کسی محرم شخص کے سر پر کوئی چیز ڈال سکتا ہے؟ مثلا سوئے ہوئے محرم شخص کے سر پر کمبل ڈال دے؟ اور اگر یہ شخص خودبھی محرم ہو تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: محرم کے لئے اپنے سر کو ڈھانپنا حرام ہے چاہے خود ڈھانپے یا کسی اور سے کہے کہ وہ اسکے سر کو ڈھانپے، لیکن کسی اور کے سر کو ڈھانپا احرام کے محرمات میں سے نہیں ہے اگرچہ خود مُحرم ہو۔

سوال 69: اگر محرم شخص کسی غیر محرم شخص کو یہ حکم دے کہ جب میں سو جاؤں تو میرے سر پر کمبل ڈال دینا، تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور فرض کریں کہ وہ شخص بھی محرم کی درخواست پر عمل کرے تو ایسی صورت میں کفارہ واجب ہو گا یا نہیں اور اگر واجب ہوجائے تو کس کے ذمہ ہے؟
جواب: محرم شخص کسی اور سے اس طرح کی درخواست کرنے کا مجاز نہیں ہے، اور اگر اس شخص نے اسکی درخواست پر عمل کر لیا تو کفارہ ثابت ہونا معلوم نہیں ہے، اور ہر صورت میں اس شخص پر کفارہ واجب نہیں ہے جس نے درخواست پر عمل کیا ہو۔

سوال 70: کیا محرم کے لئے بارش کے دوران رات کے وقت راستہ طے کرتے ہوئے کسی چیز کے نیچے (مثلا چھتری یا گاڑی کی چھت وغیرہ ) پناہ لینا جائز ہے؟
جواب: احتیاط واجب کی بنا پر اسے ترک کرنا چاہیے، مگر یہ کہ اس پر حرج ہو تو اس صورت میں پناہ لینا جائز ہے، لیکن ایسا کرنے کی صورت احتیاط واجب کی بنا پر کفارہ تظلیل (سایہ کے نیچے جانے) کا کفارہ ادا کرے۔

سوال 71: بعض اوقات بارش بہت ہلکی اور چھوٹے چھوٹے قطروں کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس طرح کہ بہت کم کم برستی ہے اور چند منٹوں سے زیادہ نہیں برستیہ آیا یہاں بھی وہی حکم صادر کیا جائے گا کہ بارش کی حالت میں سایہ والی چیز کے نیچے نہ جایا جائے؟
جواب: اگر بارش اس قدر نہ ہو کہ اس کا پانی سخت زمین پر جاری ہو تو ایسی صورت میں کوئی حکم نہیں ہے۔ اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ وہ بارش جسے عرف عام میں بارش کہا جائے، اس میں سایہ کے نیچے نہ جائیں۔ اگرچہ اس کی مقدار اتنی نہ ہو کہ اسکا پانی زمین پر جاری ہو جائے۔

سوال 72: آیا بار بار سر ڈھانپنے کا کفارہ بھی متعدد مرتبہ ہو گا؟
جواب: احتیاط کی بنا پر جتنی بار سر ڈھانپا ہےاتنی ہی بار کفارہ بھی دینا ہوگا۔

سوال73: اگر محرم شخص اپنی زوجہ سے ملاعبہ{ چھیڑ چھاڑ} کرے اور اسکی منی نکل آئے تو اسکا کیا کفارہ ہے؟
جواب: ملاعبہ کا کفارہ ایک اونٹ ہے

سوال 74: کیا شہوت کے ساتھ والے بوسے اور بغیر شہوت کے بوسے کے کفارہ کے واجب ہونے میں کوئی فرق ہے اور کیا منی کا نکلنا بھی شرط ہے؟
جواب: زوجہ کا بوسہ لینا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو ایک اونٹ کفارہ ہے اور اگر بغیر شہوت کے ہو تو ایک گوسفند ہے اور علی الظاہر زوجہ کے علاوہ والدہ اور بچوں کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے اور اسکا کفارہ بھی نہیں ہے۔

سوال 75: اگر دونوں وقوف کے بعد اور طواف نساء تمام کرنے سے پہلے اگر کوئی حاجی جماع کر لے تو اسکا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر مشعر اور طواف نساء کے درمیان جماع انجام پائے تو اسکا حج صحیح ہے اور اسے صرف کفارہ دینا ہو گا۔ لیکن

اگر طواف نساء کے بعد ہو تو کفارہ بھی نہیں ہے۔ لیکن طواف نساء کے دوران کے حکم میں کہ کیا نصف طواف انجام دینا پورے طواف کے حکم میں ہے یا پانچویں چکر سے گزرنا چاہیے اس میں فقہا کے درمیان اختلاف ہے لیکن مبتلا ہونے والا مسئلہ نہیں ہے۔

سوال76: خلیج فارس کے خطے میں خواتین کا اپنے چہرے کو چھپانا مرسوم ہے ؛ اس طرح کہ چادر سے الگ ایک ٹکڑا ہوتا ہے جسے پوشیہ کہتے ہیں اور خواتین اس کی مدد سے وہ اپنے چہرے کو چھپاتی ہیں۔
الف: احرام کی حالت میں اس سے چہرے کو چھپانے کا کیا حکم ہے؟
ب: اگر پوشیہ کو چادر میں ہی سی لیا جائے اور اسے چادر کا حصہ بنا لیا جائے تو کیا اس کے حکم میں کوئی فرق آتا ہے؟
ج: اگر خواتین کے لئے احرام کی حالت میں چادر یا پوشیہ سے چہرہ چھپانا جائز ہو تو کیا اسے چہرے سے ہٹانا واجب ہے اور اسے اپنے چہرے پر لگنے سے روکے؟
د: اگر چادر کو اس انداز میں بنایا جائے کہ کوئی اضافی کپڑے کا ٹکڑا اس میں نہ سیا جائے بلکہ بغیر سلے چادر کا حصہ بن جائے، تو کیا اس اضافی کپڑے کو چہرے کے سامنے لٹکایا جاسکتاہے؟
جواب: احرام کی حالت میں عوارت کا چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے، چاہے وہ چادر کی مدد سے ہو یا پوشیہ کی مدد سے اورپوشیہ چادر کے ساتھ سلی ہوئی ہو یا اس سے جدا ہو اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔اور اسی طرح سے چہرے کو ایسے کپڑے کے ٹکڑے کی مدد سے چھپانا جو خود چادر کا ہی حصہ ہو ، چاہے وہ اس سے جڑا ہوا ہو یا علیحدہ ہو، جائز نہیں ہے۔
ہاں خواتین اپنی چادر، پوشیہ، مقنعہ یا کسی بھی کپڑے کو اپنے سر پر آویزاں کر سکتی ہیں، اس طرح کہ انکی پیشانی اور چہرے کا ناک سے اوپر والا حصہ چھپا سکتی ہیں۔ لیکن احوط یہ ہے کہ اس کپڑے کو چہرے سےلگنے نہ دیں۔

سوال 77: کیا ٹیلیفون یا موبائل کو عام حالت میں استعمال کرنا ، کان چھپانے کے مترادف ہے، اور اس کے ذریعے سےکیا سر چھپانے کے زمرے میں آتا ہے کہ جس کا احرام کی حالت میں چھپانا منع ہے؟ چھوٹے والے ہیڈ فون کہ جو موبائل کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں انکے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: موبائل فون، ٹیلیفون اور اسکی اقسام کا احرام کی حالت میں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 78: اگر کوئی شخص ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق سرد ہوا یا اس طرح کے موسم میں مجبور ہو کہ احرام کی حالت میں اپنا سر یا کان وغیرہ ڈھانپے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ آیا اسے کفارہ دینا ہو گا؟
جواب: اضطرار صرف حکم تکلیفی یعنی سر ڈھانپنے کی حرمت کو اٹھاتی ہےلیکن وہ موارد جن میں سر کے ڈھانپنے سے کفارہ واجب ہو جاتا ہے، وہاں اضطراری حالت میں سر ڈھانپنے سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔

سوال 79: آپ کی نگاہ میں تظلیل کرنا یعنی رات کے وقت سر پر سایہ کرنے کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے رات کی حدود کی مقدار کتنی ہے؟ آیا سورج کے غروب ہونے سے لے کر طلوع فجر تک ہے یا سورج کے طلوع ہونے تک؟
جواب: سر پر سایہ کرنے کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے رات کی مقدار طلوع آفتاب تک ہے؟

سوال 80: اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں سڑک کے بالکل بائیں جانب جو ہمارے ہاں سرعت کی لین ہے یا بیچ والی لین میں ایک چھت والی گاڑی میں سفر کر رہا ہو اور سفر کے دوران بارش ہو جائے لیکن حادثے کے خوف سے وہ رک نہیں سکتا ہو نہ ہی اس لین میں جا سکتا ہو جس میں گاڑی کا روکناممکن ہو اور اس لین میں جانے کے لئے کچھ وقت درکار ہے اور اس تمام مدت میں بارش سے بچاو کے لئے اس کے سر پر سایہ دار چیز ہوتو کیا اس مدت میں کہ جو چند منٹوں سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ سیدھے ہاتھ والی لین پر آجائے، کیا اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا؟
جواب: اگر گاڑی کے رکنے تک بارش سے اپنے سر پر سایہ کرنے کا عنوان اس شخص پر صدق آجائے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ اور بارش سے بچاو کے لئے سایہ کرنے پر اضطرار ہونے سے کفارہ ساقط نہیں ہو جاتا، ہر چند اس طرح کے موارد میں بعید نہیں ہے کہ اس پر اپنے اختیار کے ساتھ سایہ کرنے کا عنوان صادق نہ آتا ہو۔

سوال 81: محرم مردوں اور خواتین کے لئے ایسے ماسک جو ہوا کی آلودگی سے بچنے کے لئے منہ پر لگائے جاتے ہیں اور انکی ڈوری سر کے پیچھے باندھی جاتی ہے جو سر کے بہت کم حصے کو چھپاتی ہے کے بارے میں کیا حکم ہے؟
جواب: خواتین کے لئے ایسے ماسک کا لگانا کہ جو متعارف ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے اور ایسے ماسک کی ڈوری سر کے پیچھے باندھنا مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔

## طواف اور اسکی نماز

سوال 82: اگر کوئی شخص رش اور ازدحام کے وقت مسجد الحرام میں مستحب طواف انجام دے اور واجب طواف انجام دینے والے حاجیوں کے لئے مزاحمت ایجاد کرےتو کیا اسکے طواف میں اشکال ہے؟ خاص طور پر ایسے وقت میں کہ جب اس کے پاس مستحب طواف کو انجام دینے کے لئے دوسرا وقت بھی موجود ہو؟
جواب: اس میں کوئی اشکال نہیں، لیکن بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ ازدحام یا رش کے وقت مستحب طواف انجام نہ دیا جائے۔

سوال 83: آیا عمرہ مفردہ اور حج تمتع کے لئے ایک طواف نساء کافی ہے؟
جواب: عمرہ مفردہ اور حج تمتع دونوں کے لئے الگ الگ طواف نساء ہے اور دونوں کے لئے ایک طواف نساء کافی نہیں ہے، البتہ بعید نہیں ہے کہ مرد اور عورت کے ایک دوسرے پر حلال ہونے کے لئے ایک طواف نساء کا انجام دینا کافی ہو۔

سوال 84: کیا مستحب طواف کی نماز کو چلتے ہوئے پڑھا جا سکتا ہے؟
جواب: نماز طواف کا اگرچہ وہ مستحب طواف ہی کی کیوں نہ ہو راستہ چلتے ہوئے پڑھنامحل اشکال ہے ۔ اور احوط یہ ہے کہ مستحب طواف کی نماز کو استقرار کی حالت میں ادا کیا جائے۔

سوال 85: طواف کے دوران مستحب نماز پڑھنے کاکیا حکم ہے؟
جواب: اگر طواف کے دوران طواف اور مستحب نماز کی نیت ایک ساتھ کر سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 86: اگر حج کا طواف اور اسکی نماز یا طواف نساء اور اسکی نماز کسی وجہ سے باطل ہو جائے، تو کیا اس کی قضاء کو ذی الحجہ میں ہی انجام دینا چاہئے یا کسی اور وقت بھی اس کا انجام دینا کافی ہے؟
جواب: حج کے طواف اور اسکی نماز کا وقت ذی الحجہ میں ہے لیکن طواف نساء اور اسکی نماز کا کوئی خاص وقت معین نہیں ہے۔

سوال 87: کیا نماز طواف کو مقام ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک ترین مقام پر ادا کرنا واجب ہے ؛ اگرچہ اس کی وجہ سے طواف کرنے والوں کو سختی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے یا نزدیک ہونے کو احراز کرنے کے لئے نماز پڑھنے والے کو طواف کرنے والوں کے درمیان میں ہی کھڑا ہونا پڑے؟
جواب: پوچھے گئے سوال کی روشنی میں مقام سے نزدیک ہونا واجب نہیں ہے۔

سوال 88: کیا مسلمان عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی ماہواری میں تاخیر کے لئے دواوں یا ان جیسی چیزوں کا استعمال کرے تاکہ وہ معینہ وقت پر طواف اور اسکی نماز بجا لا سکے؟
جواب: جب تک یہ کام اسکے لئے قابل توجہ ضرر کا باعث نہ ہو جائز ہے۔

سوال 89: جو شخص احتیاط کے لئے اپنے طواف میں ایک چکراضافہ کرتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟ کیا طواف شروع کرنے سے پہلے یا طواف کرنے کے دوران اس ایک چکر کے اضافے کا قصد کرنے میں کوئی فرق ہے؟

جواب: اگر اس نے ابتدا میں سات چکر کا قصد کیا ہو تو یہ اضافی چکر اس کے طواف کے لئے ضرر کا باعث نہیں بنے گا۔

سوال 90 الف: اگر کسی کا یہ عقیدہ ہو کہ نیت صرف زبان سے کلمات ادا کرنے سے ہوتی ہے اور اس عقیدہ کے ساتھ کچھ افراد کے ساتھ دل میں نیت کر کےطواف کرے اور زبان سے ادا نہ کرے، لہذا وہ شخص معتقد ہے کہ اس کا چکر صحیح نہیں ہے، اگر وہ اس چکر کو طواف سے لغو قرار دے کر دوبارہ زبان سے نیت کرکے ایک اور چکر کو شروع کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اسکے لئے صرف طواف سے رو گردانی کافی ہے یاطواف کے مبطلات میں سے کسی ایک کو انجام دینا پڑے گا۔
جواب: طواف کے ایک چکر سے ہی منصرف ہونا محل اشکال ہے ۔ صرف طواف کی تمام انجام شدہ مقدار سے منصرف ہوکر دوبارہ طواف شروع کرناجائز ہے۔ اور طواف سے منصرف ہونے کے لیے وقت کی خاص مدت کا گزرنا یا طواف کے مبطلات کو انجام دینے کی شرط نہیں ہے، بلکہ فقط طواف چھوڑنے کے ارادے سے وہ خود بخود منصرف ہوجائے گا۔ بہرحال مذکورہ مسئلے میں اُس کا طواف صحیح ہے اور طواف کے ایک چکر سے منصرف ہونے اور اُس کی جگہ دوسرا چکر لگانے کا قصد کرنا طواف کے باطل ہونے کا سبب نہیں بنتا۔
سب: اگر کوئی شخص مسئلے سے جاہل ہونے کی وجہ سے یا حکم شرعی میں اشتباہ کر کے ایک چکر سے منصرف ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: گذر چکا ہے کہ یہ کام اس کے طواف کے باطل ہونے کا باعث نہیں ہوتا ہے۔
سـ ج: کیا صرف ایک ہی چکر کے باطل ہونے پر یقین ہونے سے اس چکر سے منصرف ہونا اور اس کی جگہ ایک چکر انجام دینا کافی ہے یا مصرف ہونے کی نیت کرنا واجب ہےاور صرف طواف یا سعی کے فاسد ہونے کا یقین ہو جانا کافی نہیں ہے؟
جواب: جس طرح بیان کیا جا چکا ہے کہ منصرف ہونے کا قصد ہی کافی ہے اگرچہ اس چکر کے باطل ہونے کے یقین کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔

سوال 91 الف: اگر کوئی شخص اس بات کا معتقد ہو کہ اسکا طواف اور سعی کسی عمل کی وجہ سے باطل ہو گیا ہے لیکن حقیقت میں اس عمل سے طواف یا سعی باطل نہیں ہوتا ہوتو اس کا کیا حکم ہے؟ مثلا اسکا عقیدہ ہو کہ طواف کہ دوران کسی کام کو انجام دینے سے طواف باطل ہوتا ہے- جیسے نماز جماعت یا تھوڑی دیر، ایک یا دو منٹ کے لئے استراحت کرنا- یا وہ معتقد ہو کہ نیت کو زبان پر لانا ضروری ہے، یا کوئی اور ایسا کام کہ درحقیقت جس کی وجہ سے طواف یا سعی باطل نہیں ہوتا ہو؟
جواب: اگر اپنے پہلے طواف کو باطل ہونے کے اعتقاد کی وجہ سے اس سے منصرف ہو جائے اور اسکی جگہ نیا طواف شروع کرےتو اسکا نیا طواف صحیح ہے۔
سـ ب: اگر کسی کو اپنے پہلے والے طواف کے صحیح نہ ہونے کے اعتقاد سے دوسرا طواف شروع کرے تو کیا حکم ہے؟
جواب: اس کا نیا طواف صحیح ہے اور اسکی وجہ سے اسکی گردن پر کوئی چیز نہیں ہے۔
سـ ج: اگر کوئی شخص صرف ایک چکر کے صحیح نہ ہونے پر اعتقاد رکھتے ہوئے صرف اس چکر کو دوبارہ انجام دے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: صرف ایک چکر کے سے منصرف ہونے میں اشکال ہے لیکن اس کا اصلی طواف صحیح ہے اور وہ اس پر اکتفا کر سکتا ہے۔

سوال 92: خانہ کعبہ کے طواف کے دوران اگر کسی شخص کو اسکے طواف کی جگہ سے اسکے اختیار کے بغیر چند قدم کے فاصلے پر لے جائیں، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: اگر وہ شخص اپنے اختیار سے گیا ہے لیکن بعض اوقات رش کی وجہ سے ممکن ہے ادھر ادھر ہو جائے کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر کوئی اور شخص اسکو اسکے ارادے اور اختیار کے بغیر ساتھ لے جائے تو اشکال ہے۔

## سعی

سوال 93: صفا و مروہ کی سعی کے دوران بہت سارے لوگ صفا و مروہ پر جمع ہو جاتے ہیں، اور انکے جمع ہونے کی وجہ سے چلنے والوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیا جو شخص سعی انجام دے رہا ہے اسے چاہئے کہ وہ ہر چکر میں ان پہاڑوں پر پہنچنا چاہیے، یا پتھروں کی ابتدائی سیڑھی{ان ناتوان افرادکا سعی شروع کرنے کی جگہ جو چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں } تک پہنچنا کافی ہے؟

جواب: صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے اوپر جانا اتنا کہ پہاڑیوں پر پہنچنا اور دو پہاڑیوں کا درمیانی فاصلہ طے کرنا صادق آ جائے کافی ہے۔

سوال 94: سعی کی جگہ میں جو توسیع کی گئی ہے اسکی وجہ سے سعی کا پرانا مقام مکمل طور پر نئے مقام کے ایک جانب آ گیا ہے، اور دوسری جانب سعی اس حصے میں کی جاتی ہے کہ جو نیا شامل کیا گیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ تشخیص نہ دے پائے کہ توسیع دی ہوئی جگہ صفا اور مروہ کے درمیان ہے یا نہیں یا وہ احتمال دے کہ دونوں پہاڑوں سے اگے ہے یا دونوں میں سے ایک پہاڑ سے آگے ہے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس جگہ سعی انجام دینا صحیح اور کافی ہے۔

سوال 95: ان افراد کے لئے جو نچلے طبقے پر سعی انجام نہیں دے سکتے مثلا معذور افراد وغیرہ، بالائی طبقے پر سعی کرنے کے سلسلے میں کیا حکم ہے جو اس وقت دونوں پہاڑیوں سے اونچا ہے۔

جواب: صفا اور مروہ سے اونچے مقام پر سعی انجام دینا جائز نہیں ہے، ایسے افراد جو وہیل چیئر وغیرہ پر بیٹھ کر بھی سعی انجام نہیں دے سکتے انہیں چاہئے کہ اس عمل کے لئے کسی کو اپنا نائب بنائیں۔

سوال 96: اگر کوئی شخص سعی کرنے کے بعد متوجہ ہو کہ اس نے نماز طواف میں جس سورہ کو اپنے اعتقاد کے مطابق صحیح تلاوت کی تھی اُسے اس نے غلط پڑھا تھا، اسکے لئے کیا حکم ہے؟کیا وہ طواف، نماز طواف اور سعی کو دوبارہ انجام دے گا یا صرف نماز طواف کو دوبارہ پڑھے گا یا ضروری نہیں کہ کچھ انجام دے ؟

جواب: ضروری نہیں ہے کہ کوئی عمل انجام دے، بلکہ نماز طواف میں غلط سورہ کی سہوا1 تلاوت کے بعد جو عمل اس نے انجام دیا وہ صحیح کے حکم میں ہے۔

سوال 97: اگر کوئی شخص وہیل چیئر پر بیٹھ کر سعی کرے اور اس میں کسی اور کی مدد لے حالانکہ وہ خود اپنی وہیل چیئر کو چلانے کے قابل ہو تو ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ خود اپنی وہیل چیر چلا سکتا ہے تو کسی اور کی مدد سے انجام دینا کافی نہیں ہے۔

سوال 98: اگر کوئی شخص حکم بھول کر یا نا جاننے کی وجہ سے سعی میں چودہ چکر انجام دے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ابتدا سے اس کی نیت سات چکر لگانے کی تھی تو اسکی سعی صحیح ہے۔

## مشعر (مزدلفہ)

سوال 99 الف: کاروان کے خادمین جو عید قربان کی رات خواتین اور ناتوان افراد کے ساتھ مشعر الحرام سے حرکت کرتے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے پہلے منیٰ پہنچ جاتے ہیں اگر طلوع فجر سے پہلے مشعر واپس لوٹ سکتے ہوں اور اختیاری وقوف کو درک کر سکتے ہوں تو کیا انکو ایسا کرنا چاہیے؟
جواب: اگر خواتین اور ناتوان افراد کی ہمراہی میں وقوف کے مسمی کو درک کرنے کے بعد خارج ہوئے ہوں تو ان پر واجب نہیں کہ وہ اختیاری وقوف کو درک کرنے کے لئے واپس لوٹیں۔
س ب: کیا کاروان کے خادمین کا خواتین اور ناتوان افراد کے ہمراہ رمی کرنا کافی ہے یا انکو دن کے اوقات میں رمی انجام دینا چاہیے؟
جواب: رات کو رمی انجام دینا انکے لئے کافی نہیں ہے، مگر یہ کہ وہ دن کے اوقات میں رمی انجام دینے سے معذور ہوں۔
س ج: اگر بالفرض وہ وقوف اختیاری کے لئے واپس لوٹ گئے ہوں تو کیا انکے لئے نائب بننا ممکن ہے؟ یا یہ کہ رات میں مشعر سے باہر نکلنا اس بات کا سبب بن جائے کہ معذور افراد کی طرح ان پر بھی نائب بننا جائز نہ ہو؟
جواب: بنا بر احتیاط واجب نائب کو مشعر الحرام سے باہر نہیں نکلنا چاہئے، اگرچہ وہ وقوف اختیاری کے لئے واپس لوٹ سکتا ہو ؛ لیکن اگر وہ عذر نہ رکھتا ہو اور اپنے اختیار کے بغیر مشعر سے باہر نہ نکلا ہو، ایسی صورت میں اگر وہ واپس لوٹ گیا ہو اور وقوف اختیاری کو درک کر لے تو اسکے نائب بننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 100: ٹریفک پولیس کی طرف سے رفت و آمد کے لئے لاگو کی ہوئی قوانین اور مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا وہ افراد کہ جو خواتین اور ناتوان افراد کو عید قربان کی رات کو مشعر میں وقوف کے درک کرنے کے بعد منیٰ لے کر جاتے ہیں تو کیا ان پر واجب ہے کہ وہ طلوع فجر سے پہلے مشعر واپس لوٹ جائیں یا ان کا بین الطلوعین کے وقوف کافی ہے اور یہ وقوف کے درک کرنے کے لئے وقوف کا نام صدق آنا ہی کافی ہے؟ اورکیا جو شخص حج نیابتی انجام دے رہا ہے اسکا حکم دوسروں سے اس مورد میں فرق کرتا ہے؟
جواب: جو افراد کسی ناتوان افراد کی سرپرستی ان کے ذمہ ہے ان لوگوں پر وقوف بین الطلوعین واجب نہیں ہے اور وہ صرف رات کے اضطراری وقوف پر اکتفا کر سکتے ہیں، لیکن جو لوگ نیابتی حج انجام دے رہے ہیں انکے لئے یہ عمل جائز نہیں ہے اور انہیں چاہئے کہ وہ اعمال اختیاری کو انجام دیں۔

سوال 101: عرفات میں وقوف کے بعد کیا حاجی کے لئے جائز ہے کہ وہ عید کی رات مشعر نہ جائے، مثلا چند گھنٹوں کے لئے مکہ مکرمہ چلا جائے اور اذان صبح یا آدھی رات سے پہلے مشعر پہنچ جائے، یا براہ راست مشعر جانا چاہئے؟
جواب: ضروری نہیں ہے کہ براہ راست مشعر جائے، چند گھنٹوں کے لئے مکہ مکرمہ یا کسی اور جگہ سے ہو کر طلوع فجر سے پہلے پہلے مشعر پہنچ سکتا ہے۔

سوال 102: اگر ناتوان شخص مشعر الحرام میں اضطراری وقوف کے بعد مشعر سے نکل جائے اور طلوع فجر سے پہلے اسکا عذر برطرف ہو جائے تو کیا اسکا اختیاری وقوف کے لئے مشعر پلٹنا ضروری ہے؟
جواب: اگر مشعر الحرام میں وقوف اضطراری پر اکتفا کسی عذر کی وجہ سے تھا اور بعد میں کشف ہو کہ وہ عذر نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اگر وقت باقی بچا ہے تو اختیاری وقوف کو درک کرنے کے لئے مشعر الحرام واپس لوٹ جائے۔

## حلق و تقصیر

سوال۱۰۳: اگر کسی نے یہ نیت کی ہو کہ واجب حجۃ الاسلام کو بجا لائے گا، آیا وہ شخص ذی قعدہ کے مہینے میں اپنے سر اور داڑھی کے بال تراش سکتا ہے؟
جواب: جائز ہے، اگرچہ ان کا ترک کرنا شرعا مطلوب ہے۔

سوال ۱۰۴: کیا خواتین کے لئے عید کی رات کو جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد تقصیر کرنا جائز ہے؟ اور کیا اس حکم میں بھی فرق ہے کہ وہ عید کے دن سورج نکلنے کے بعد ذبح یا نحر کرنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنائیں یا نائب نہ بنائیں؟
جواب: ایسی خواتین جن پر قربانی واجب نہیں ہوئی ہے، انکے لئے جائز ہے کہ وہ منیٰ میں رات کو تقصیر کر لیں اور اگر چاہیں تو حج کے مناسک کی انجام دہی کے لئے مکہ مکرمہ چلی جائیں۔ لیکن وہ خواتین جن کے ذمہ قربانی ہے ان پر واجب ہے کہ عید کے دن اپنی قربانی کے ذبح ہونے تک صبر کریں اور عید کی رات تقصیر کرنے کے لئے عید کے دن قربانی کرنے کے لئے صرف کسی کو اپنا نائب بنانا کافی نہیں ہے۔

سوال ۱۰۵: اگر کسی شخص نے قربانی کے ذبح کے لئے کسی کو اپنا نائب بنایا ہو تو کیا وہ اپنے نائب کے واپس لوٹنے اور قربانی کے ذبح ہونے کی اطلاع ملنے سے پہلے حلق یا تقصیر کر سکتا ہے؟
جواب: اسے اس وقت تک صبر کرنا چاہئے جب تک اسکے نائب کی طرف سے قربانی کے ذبح ہونے کی خبر پہنچ نہیں دی جاتی، لیکن اگر اس نے حلق یا تقصیر میں جلدی کر دی اور اتفاقی طور پر اس نے یہ کام اپنے نائب کے توسط سے ذبح یا قربانی کرنے سے پہلے ہی انجام دے دیا ہو تو ایسی صورت میں اس کا عمل صحیح ہے اور ضروری نہیں ہے کہ وہ دوبارہ اس کام کو انجام دے۔

سوال ۱۰۶: اگر کسی نے انجانے میں یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے منیٰ سے باہر تقصیر انجام دی ہو تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ کیا اس پر واجب ہے کہ منیٰ میں داخل ہونے کے بعد دوبارہ تقصیر انجام دے؟
جواب: تقصیر منیٰ سے باہر جائز نہیں ہے چاہے انجانے میں یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔

سوال ۱۰۷:جو شخص عمرہ مفردہ میں تقصیر کرنا بھول کر ، طواف نساءانجام دیا ہو تو اس کا کیا حکم ہ؟ےکیا اس پر واجب ہے کہ تقصیر کرنے کے بعد دوبارہ طواف نساءانجام دے یا صرف تقصیر واجب ہے اور طواف نساءکا اعادہ کرنا لازم نہیں ہے؟
جواب: تقصیر انجام دینے کے بعد طواف نساءاور اسکی نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔

## ذبح اور قربانی

سوال ۱۰۸: اگر کسی نے قربانی کے لئے اپنا نائب بنایا ہے، کیا وہ اپنے نائب کے قربانی سے واپس لوٹنے سے پہلے سو سکتا ہے؟
جواب: کوئی حرج نہیں

سوال ۱۰۹: موجودہ دور میں منیٰ میں قربانی کرنا ممکن نہیں ہے، بلکہ اس کام کے لئے منیٰ کے نزدیک ایک دوسری جگہ کا تعین کیا گیا ہے، دوسری طرف کہتے ہیں کہ قربانی کا گوشت جس کے لئے کافی پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اسے پھینک دیا جاتا ہے اور ضایع ہو جاتا ہے، حالانکہ بہت سارے غریب ممالک کے عوام کو اسکی کافی ضرورت ہے۔ کیا حاجی اپنے ملک میں قربانی کر سکتا ہے اور عید قربان کے دن ٹیلیفون کے ذریعے کسی شخص کو اپنے ملک یا کسی بھی دوسری جگہ قربانی کرنے پر مامور کرے تاکہ وہ گوشت ضرورت مندوں کو دیا جاسکے؟ یا ذبح صرف اور صرف اسی قربانی کی جگہ انجام دیا جائے؟اور کیا اس مسئلے سے متعلق ان مراجع عظام کے فتوے پر عمل کیا جا سکتا ہے کہ جو اس عمل کو جائز سمجھتے ہیں، جیسا کہ بعض علماء سے نقل ہوا ہے۔
جواب: یہ کام جائز نہیں ہے اور قربانی کو منیٰ میں ذبح کرنا ضروری ہے اور اگر منیٰ میں ذبح کرنے کا امکان نہ ہو تو اس جگہ ذبح کرے جو جگہ آج کل ذبح کرنے کے لئے بنائی گئی ہے تاکہ قربانی کرنے کا جو کہ شعائر اللہ میں سے ہے اسکی رعایت کی جا سکے۔

سوال ۱۱۰: آج کل حج کے متولین نے منیٰ میں قربانی کرنے پر پابندی لگا دی ہے، کیا حجاج حرم سے باہر جا کر قربانی کر سکتے ہیں؟ اور کیا مکہ مکرمہ میں قربانی کرنا کافی ہے؟
جواب: منیٰ سے باہر قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر منیٰ میں قربانی کرنے پر پابندی ہو تو اسے منیٰ کے نزدیک اس کام کے لئے جو جگہ مختص کی گی ہے وہاں پر انجام دیا جانا کافی ہے۔

سوال ۱۱۱: سعودی عرب میں ایسے فلاحی ادارے موجود ہیں کہ جو حاجی کی نیابت میں قربانی کو ذبح کر کے اسکا گوشت فقرا اور مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ولی امر مسلمین کی کیا نظر ہے اور آپ کے نزدیک اس کام کی کیا شرائط ہیں؟
جواب: قربانی کے لئے جو شرائط حج کے مناسک میں ذکر کی گئی ہیں اسی طرح سے احراز ہونا ضروری ہے۔

سوال ۱۱۲: آیا قربانی کو ذبح کرنے کے بعد فلاحی اداروں کے حوالے کیا جا سکتا ہے تاکہ اس کا گوشت ضرورتمندوں میں تقسیم کر سکیں۔؟
جواب: کوئی حرج نہیں

سوال ۱۱۳: بعض افراد نے اپنی قربانی کو مکہ میں منیٰ کے نزدیک ذبح کیا ہے اور اب تذبذب کا شکار ہیں کہ کیا مکہ میں قربانی کرنا صحیح اور جائز تھا یا نہیں۔ یا ذی الحجہ کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے پہلے دوبارہ منیٰ یا معیصم جا کر قربانی انجام دیں؟
جواب: منیٰ میں قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ احتیاط کے طور پر ہر اس مقام پر ذبح کرے جو منیٰ سے

نزدیکتر ہو ؛ بنا بر ایں اگر کسی ایسے مقام پر قربانی کی ہے کہ جس کا فاصلہ معیصم کے منیٰ سے فاصلے کے برابر ہے یا اس سے کم ہے تو اسکی قربانی صحیح اور کافی ہے۔

سوال ۱۱۴: جب مکہ میں قربانی کرنا کافی نہ ہو تو، اعمال مکہ یعنی حج کا طواف اسکی نماز، سعی، طواف نساء اور اسکی نماز کو جو انجام دیا ہےصحیح ہے یاان اعمال کو بھی دوبارہ انجام دینا ضروری ہے؟

جواب: علی الظاہر اگر قربانی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہو گئی ہے تو اسکے اعمال صحیح ہیں گرچہ اس میں احتیاط کرنا بہتر ہے۔

## منیٰ میں  رات گزارنا اور وہاں سے کوچ کرنا

سوال ۱۱۵: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اعمال حج میں، حاجی منیٰ میں رات گزارنے کے بجائے مکہ مکرمہ میں عبادت کرتے ہوئے رات بسر کرسکتا ہے،  کیا کھانا پینا، غسل کرنا، وضو کرنا، قضائے حاجت یا کسی مومن کی تشییع جنازہ بھی ایسے اعمال میں شمار ہوتے ہیں جو " تمام شب عبادت کرنے" کے مفہوم کو خدشہ دار کر دے؟
جواب: ضرورت کے مطابق کھانا پینا، اور واجب غسل، وضو یا قضائے حاجت کے لئے باہر جانا عبادت کے مفہوم کو خدشہ دار نہیں کرتا۔

سوال ۱۱۶: پچھلے سوال میں اگر ایسے کام کوانجام دے  جو عبادت کے منافی ہوں تو  کیا اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا؟
جواب: اگر منیٰ میں بیتوتہ کرنے کے بجائے حتی  مکہ مکرمہ میں بھی عبادت کے علاوہ کوئی ایسا عمل انجام دے جو اسکی ضرورتوں سے ہٹ کر ہو یعنی کھانے پینے، اور قضائے حاجت کے علاوہ ہو تو اس پر کفارہ واجب ہو تا ہے۔

سوال ۱۱۷: اگر کوئی شخص بارہویں کی رات منی میں بیتوتہ کرے اور آدھی رات کے بعد وہاں سے خارج ہوجائے، تو کیا اسے زوال سے پہلے منی واپس لوٹنا چاہئے تاکہ زوال کے بعد منی سے کوچ کرنا کہ جو منی میں موجود افراد پر واجب ہے انجام دے ؟ اور کیا اس میں کوئی حرج ہے کہ بارہویں کی صبح منی جائے اور رمی جمرات کے بعد مکہ واپس لوٹے۔ یا اسے منی میں ہی ٹھہرنا چاہئے؟ خاص طور پر اس وقت کہ جب اختیاری طور پر وہ ظہر کے بعد رمی جمرات انجام دے کر مغرب سے پہلے منی سے خارج ہو سکتا ہے۔
جواب: جو افراد بارہویں کے دن منی میں موجود ہیں انہیں منی سے زوال کے بعدکوچ کرنا واجب ہے، لیکن جیسا کہ سوال پوچھا گیا ہے وہ شخص زوال کے بعد رمی جمرات کے لئے مکہ سے منی جا کر رمی انجام دے اور غروب سے پہلے منی سے حرکت کرے۔ بنا بر این بارہویں کی آدھی رات  کے بعد مکہ جانا جائز ہے، لیکن اسے چاہئے کہ بارہویں کو رمی کے لئے منی واپس لوٹ آئے اور پھر زوال کے بعد، وہاں سے کوچ کرے لیکن جس شخص کو بارہویں کو رمی جمرات انجام نہیں دینی ہےجیسے وہ شخص  کہ جس کا وظیفہ رات کو رمی جمرات انجام دینا تھا، اگر وہ آدھی رات تک بیتوتہ کرنے اور رمی جمرات انجام دینے کے بعد رات کو منی سے خارج ہو گیا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ ظہر کے بعد منی سے کوچ کرنے کے لئے منی واپس لوٹے۔

سوال ۱۱۸: حجاج کرام کے ازدحام اور منی کے علاقے میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے سکونت اور بیتوتہ کرنے کے لئے منی میں بعض خیمے منی کی طرف پہاڑی کے دامن میں یا پہاڑی کے اوپر بھی لگائے گئے ہیں۔کیا ان خیموں میں بیتوتہ کرنا کافی ہے؟
جواب: اگر منی میں بیتوتہ کرنا اور وہاں موجود خیموں میں ٹھہرنے کا امکان نہ ہو تو ان خیموں میں بیتوتہ کرنا کافی ہے اور کفارہ بھی نہیں ہے۔

سوال ۱۱۹: منی میں بیتوتہ کرنے کے لئے  رات کے حدود  اور مغرب و عشاء کی نماز کے لئے آدھی رات کے لئے کون سا وقت معین ہے؟
جواب: منی میں بیتوتہ کرنے کے لئے آدھی رات کا ملاک سورج غروب ہونے سے لےکر طلوع فجر تک کا فاصلہ ہے اور مغرب و عشاء کی نماز کے لئے بھی آدھی را کی مقدار  یہی ہے۔

سوال ۱۲۰: اگر کوئی شخص بارہویں کو ظہر کے بعد منی سے کوچ کرے اور کسی وجہ سے دوبارہ منی میں واپس آ جائے، چاھے عمدا ہو یا سھوا، ہو جان بوجھ کر ہو یا انجانے میں، اور وہاں پر تیرہویں کی را ت کا غروب کو درک کرے، کیا اس رات منی میں بیتوتہ کرنا اور تیرہویں دن کو رمی جمرات کرنا اس پر واجب ہو جائے گا؟

جواب: کسی بھی وجہ سے اگر حاجی بارہویں کے روز غروب کے وقت منی میں ہو تو اسے چاہئے کے تیرہویں کی رات منی میں بیتوتہ کرے اور تیرہویں کے دن رمی جمرات انجام دے۔

سوال ۱۲۱: منی کی حد آیا جمرہ عقبہ ہے یا خود عقبہ کہ جو بڑی گھاٹی کا نام ہے؟

جواب: اس سلسلے میں با خبر اور موثق افراد سے رجوع کیا جائے لیکن کلی طور پر مشاعر کی حد عرفات، مزدلفہ اور منی کے لئے بہت زیادہ اسکروٹنی کی ضرورت نہیں ہے اور عرف عام میں جو چیز مشاعر کے لئے ذکر کی گئی ہے وہ کافی ہے اور معاویہ بن عمار کی صحیح حدیث کے مطابق علی الظاہر وادی محسر اور عقبہ منی سے خارج ہیں، اور منی عقبہ اور وادی محسر کے درمیان واقع ہے۔

سوال ۱۲۲: اگر کوئی شخص دوسرے بیتوتے کے دوران حدود معلوم نہ ہونے کی وجہ سے منی سے باہر نکل جائے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ اگر کوئی شخص فورا اشتباہ کو جبران کرے اور منی واپس لوٹ آئے یا جس نے اپنے اشتباہ کو جبران نہیں کیا تو انکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر رات کا پہلا نصف حصہ یا دوسرا نصف حصہ منی میں بیتوتہ کر چکا ہو تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے۔ ورنہ تو اسے ایک گوسفند کفارہ دینا چاہیے، مگر یہ کہ اس کے منی سے باہر نکلنے کا زمانہ بہت ہی مختصر یعنی دو سے پانچ منٹ تک کا ہو، یعنی اتنا ہو کہ اس کے اوپر عرف میں آدھی رات منی میں بیتوتہ انجام دینے کے دوران منی سے باہر نکلنے کا عنوان صادق نہ آتا ہو۔

سوال ۱۲۳: اگر کوئی شخص بارہویں کو ظہر سے پہلے منی واپس لوٹنے اور پھر منی سے کوچ کرنے کی نیت کے بغیر منی سے باہر نکل جائے، تو کیا فعل حرام انجام دینے کے علاوہ کوئی اور حکم بھی ہے؟

جواب: سوائے اسکے کے اس نے زوال سے پہلے کوچ کر کے گناہ کیا ہے، کوئی اور چیز اس کی گردن پر نہیں ہے۔

## رمی جمرات

سوال ۱۲۴: رمی کے درمیان یا اس سے پہلے، اگر ایک استعمال شدہ کنکر ہمارے تھیلے میں گر جائے اور ہمارے غیر استعمال شدہ کنکروں میں شامل ہو جائے، کیا جمرہ کو وہ آٹھوں کنکر اس احتمال کے ساتھ مارنا کافی ہے کہ ان میں سے ایک وہ استعمال شدہ کنکر ہے جو تھیلے میں گر گیا تھا؟
جواب: کنکروں کے غیر استعمال شدہ ہونے کی یقین کے ساتھ رمی صحیح اور کافی ہے۔

سوال ۱۲۵: اگر کوئی شخص عید قربان کے دن ظہر کے بعد کہ اس وقت جمرہ عقبہ پر رش نہیں ہوتاہے اس وقت خود رمی کرسکتا ہے تو کیا وہ عید قربان کی صبح رمی کے لئے کسی کو نائب بنا سکتا ہے؟ کیونکہ اگر وہ عصر کے وقت رمی کرنا چاہے گا تو عید کے دن قربانی انجام نہیں دے سکے گا، کیا عید کے دن قربانی کرسکنے کے لئے کسی کو صبح کے وقت رمی جمرہ کے لئے اپنا نائب بنا سکتا ہے؟جبکہ عصر کے وقت وہ خود انجام دے سکتا ہے؟
اسی طرح اگر کوئی شخص کئی سال تک عید قربان کی صبح رمی کے لئے کسی دوسرے کو اپنا نائب بناتا آیا ہو اس امکان کے ساتھ کہ وہ عصر کے وقت بذات خود رمی انجام دینے پر قادر تھا تو اب اسکے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: اگر کسی شخص کے لئے خود رمی کرنا ممکن ہو اگر چہ دن کے کسی بھی وقت اگر چہ عصر کے وقت ہی کیوں نہ ہو تو رمی کے لئے نائب بنانا درست نہیں ۔ لیکن اگر وہ اس دن کے آخر تک اپنا عذر برطرف ہونے سے مایوس تھا اور اس لئے نائب بنایا تھا اور اتفاق سے نائب کے عمل کے بعد عذر برطرف ہوجائے تو نائب کا عمل کافی ہے اور اعادہ لازم نہیں ہے، اور پچھلے سالوں میں اگر نائب کو صحیح طریقے سے نہیں بنایا ہے تو اسکا تدارک کرے۔

سوال ۱۲۶: جمرات میں توسعہ کے بعد، اگر جمرہ عقبہ کے ستون کا ایک حصہ یعنی ۲۴ میٹر والی دیوار، منی سے باہر نکل گئی ہو،لیکن پوری دیوار پر جمرہ کا اطلاق ہوتا ہو تو کیا اس حصے میں رمی انجام دینا درست ہے؟
جواب: اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ توسیع کے بعد جمرہ کی دیوار کا کوئی حصہ منی سے باہر نکل گیا ہے تو ایسی صورت میں بنا بر احتیاط رمی ایسے حصے میں انجام دی جائے کہ جو منی سے باہر نہ نکلی ہو۔

سوال ۱۲۷: جمرات میں حال ہی میں جو توسیع کی گئی ہے ، اگر کسی شخص کو اصلی حدود کا علم نہ ہو تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ کیا پوری جگہ کو رمی کرنا صحیح ہے؟
جواب: اگر کسی زحمت اور پریشانی کے بغیر اس جگہ کو رمی کرسکتا ہے جو سابقہ ستون کی جگہ پر قرار پایا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اسی پرانے مقام کو رمی کرے۔ اور اگر اس مقام کو ڈھونڈنے اور تلاش کرنے میں عسر اور مشقت ہو تو دیوار کے کسی بھی حصے کو رمی کرنا کافی ہے۔ان شا اللہ

سوال ۱۲۸: خواتین چونکہ دسویں کی رات کو ہی رمی انجام دے سکتی ہیں۔ کیا ضروری ہے کہ وہ شب عید ہی ہو یا گیارہویں کی رات کو بھی جائزہے؟ اور اگر ایسا کرنا جائز ہو تو ان خواتین کے لئے کیا حکم ہے کہ جو حج میں کسی کو اپنا نائب بناتی ہیں؟
جواب: اگر امکان ہو تو عید کی رات کو ہی جمرہ عقبہ کو رمی کرنا چاہئے، بالخصوص اگر انکا حج نیابتی حج ہو، اور گیارہویں کی رات تک رمی کو موخر کرنا صحیح نہیں ہے، لیکن اگر دسویں کے دن یعنی عید کے دن جمرہ عقبہ کو رمی کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۱۲۹: کیا بھیڑ یا رش میں پھنسنے کے خوف سے خواتین تینوں جمرات  کو رات کے وقت رمی کر سکتی ہیں؟ کیا رات کو انکے لئے رمی کرنے کو متعین کر دیا گیا ہے یا وہ رات کو رمی کرنے کا انتظار کئے بغیر دن میں ہی کسی کو نائب بنا سکتی ہیں؟

جواب: اگر رات کو رمی کر سکتی ہیں چاہے اگلی رات ہی کیوں نہ ہو،  رمی کے لئے کسی کو نائب بنانا صحیح نہیں ہے۔

## متفرقہ مسائل

سوال ۱۳۰: مسجد الحرام کے فرش کو آب قلیل سے پاک کیا جاتا ہے اور آب قلیل کو ہی نجاست پر ڈالا جاتا ہے، اس طرح سے کہ عموما نجاست کا اس جگہ باقی رہنا مشخص ہے، تو کیا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟
جواب:مذکورہ صورت میں مسجد کے تمام مقامات کا نجس ہونا ثابت نہیں ہے اور اسکی تحقیق و جستجو بھی ضروری نہیں ہے۔ بنا بر ایں مسجد کے فرش کے پتھروں پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

سوال ۱۳۱: جب مسجد الحرام خون، پیشاب یا کسی اور نجاست کی وجہ سے نجس ہو جاتا ہے اور ملازمین اس کو پاک کرنے کے لئے جو طریقہ اپناتے ہیں وہ ہماری نظر میں پاک کرنے والی نہیں ہے تو ایسی حالت میں جو نماز مسجد الحرام کی زمین (گیلی ہو یا خشک) پر پڑھی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے ؟
جواب: جب تک سجدے کی جگہ کے نجس ہونے پر یقین نہیں ہو تو اسکی نماز صحیح ہے۔

سوال ۱۳۲: آیا کعبہ کے ارد گرد دائرے کی شکل میں نماز جماعت پڑھنا جائز اور کافی ہے؟
جواب: وہ افراد جو امام کے پیچھے یا اس کے دائیں یا بائیں کھڑے ہوں انکی نماز صحیح ہے، اور بنا بر احتیاط مستحب، جو شخص امام کے دونوں اطراف میں سے کسی ایک طرف کھڑا ہے اسے چاہئے کہ امام جماعت اور کعبہ کے درمیانی فاصلے کی رعایت کرے اور امام سے زیادہ کعبہ سے نزدیک نہ ہو، لیکن وہ افراد جو کعبہ کی دوسری طرف یعنی امام کے مد مقابل کھڑے ہوں انکی نماز درست نہیں۔

سوال ۱۳۳: کیا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سنی امام جماعت کے پیچھے نماز پڑھنا کفایت کرتا ہے؟
جواب: مجزی ہے، انشاء اللہ ۔

سوال ۱۳۴: اہل سنت کے پیچھے نماز جماعت پڑھنا صرف ادا نمازوں میں جائز ہے یا قضا نمازوں میں بھی انکے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟
جواب: قدر متیقن اقتداء کا جواز صرف ادا نمازوں کے لئے ہے اور قضا نمازوں میں اقتداء کا صحیح ہونا محل اشکال ہے بلکہ منع ہے۔

سوال ۱۳۵: اذان اور اقامت کے دوران مسجد الحرام اور مسجد النبی سے باہر نکلنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ اس وقت اہل سنت مسجد میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں اور ہمیں باہر نکلتا دیکھ کر باتیں کرتے ہیں اور عیب سمجھتے ہیں؟
جواب: اگر یہ کام دوسروں کی نظر میں اول وقت کی نماز کو کم اہمیت دینے کے مترادف ہو اور بالخصوص یہ بات مذہب کی توہین کا باعث بن رہی ہو تو پھرجائز نہیں ہے۔

سوال ۱۳۶: بعض استفتائات میں آیا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ کے ہوٹلوں میں نماز جماعت پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے ہیں۔ کیا حج کے کاروانوں کے رکنے کی جگہوں اور گھر وغیرہ میں نماز جماعت برپا کرنا جائز ہے؟ اور اس بات کو بھی بتاتے چلیں کہ یہ گھر اور مکانات صرف کاروانوں سے مختص ہیں اور یہاں نماز جماعت کا انعقاد حاجیوں کو مسجد الحرام میں جاکر نماز ادا کرنے سے روکنے کا سبب نہیں بنے گا۔

جواب:اگر دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کر لے اور حاجیوں کے لئے د وسرے مسلمانوں کے ساتھ نماز جماعت میں شرکت نہ کرنے کے الزامات کا باعث بنے تو گھروں اور کاروان سرا میں بھی نماز جماعت جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۳۷: جس شخص نے مکہ مکرمہ میں دس دن اقامت کی نیت کی ہے اس کے لئے عرفات ، مشعر، منی اور اسی طرح ان کے درمیانی فاصلوں میں نماز کا کیا حکم ہے ؟
جواب: اگر عرفات جانے سے پہلے اس نے مکہ میں دس روز قیام کا قصد کیا ہےاور اس نیت کے ساتھ کم از کم ایک چار رکعتی نماز بھی پڑھ لی ہے تو جبتک وہ کوئی نیا سفر انجام نہیں دے گا اقامت کے حکم باقی ہے، اور اقامت کی شرط پوری ہو جانے کے بعد اسکا عرفات اور مشعر الحرام یا منی جانا سفر شمار نہیں ہوگا۔

سوال ۱۳۸: نماز قصر پڑھنے یا پوری پڑھنے میں اختیار کا حکم مکہ اور مدینہ کے تمام مقامات کے لئے ہے یا صرف مسجد الحرام اور مسجد النبی سے مختص ہے؟ اور یہ کہ ان دونوں شہروں کے نئے اور پرانے علاقوں کے درمیان کوئی فرق ہے یا نہیں؟
جواب : قصر اور کامل نماز کے درمیان اختیار ان دونوں شہروں کے تمام مقامات کے لئے ہے، اور علی الظاہر ان شہروں کے نئے اور پرانے محلوں کے درمیان بھی کوئی فرق نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر اور کامل نماز کا اختیار ان دونوں شہروں کے پرانے علاقوں ، بلکہ تنہا ان دو مقدس مسجدوں سے مختص ہے اور ان مقدس مسجدوں کے علاوہ دونوں شہروں کے دوسرے مقامات پر نماز قصر پڑھی جائے، مگر یہ کہ دس روز قیام کا قصد کیا گیا ہو۔

سوال ۱۳۹: جو مشرکین سے برائت کے مراسم میں شرکت نہ کرے اس کی حج کے بارے میں کیا حکم ہے؟
جواب: اس عمل سے اس کے حج کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اگرچہ اس شخص نے اپنے آپ کو خدا کے دشمنوں سے برائت کے اعلان کے مراسم کی فضیلت سے محروم رکھا۔

سوال ۱۴۰: آیا کوئی خاتون حیض یا نفاس کے دوران رواق مسجد الحرام اور مسعی کی مشترکہ دیوار پر بیٹھ سکتی ہے؟
جواب: کوئی حرج نہیں ہے، مگر یہ کہ دیوارمسجد الحرام کا حصہ ہونا ثابت ہوجائے۔

سوال ۱۴۱: میری والدہ پیغمبر اکرم کی ذریت سے ہیں کیا میں بھی سید کہلاؤں گی؟ کیا میں اپنی ماہانہ عادت کے ایام کو ساٹھ سال کی عمر تک حیض قرار دے سکتی ہوں اور ان ایام میں نماز و روزہ انجام نہ دوں؟
جواب: یائسگی کی عمر کا تعیین محل تامل اور احتیاط ہے۔ اور خواتین اس مسئلہ میں دوسرے مجتہد جامع الشرائط کی جانب رجوع کر سکتی ہیں۔

سوال ۱۴۲: کوئی شخص اگر روئیت ہلال میں اختلاف کی وجہ سے اپنے وقوف اور روز عید پر شک کرے، اس کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اسے حج کو دوبارہ انجام دینا چاہئے یا نہیں؟
جواب: اگر وہ شخص ذی الحجہ کی روئیت ہلال کے اثبات میں اہل سنت کے مفتی کے نظر اور فتوی کے مطابق عمل کرے تو کافی ہے۔ پس جب بھی اس نے وقوف کو دوسرے لوگوں کے ساتھ انجام دے تو گویا اس نے حج انجام دیا ہے اور یہی کافی ہے۔

سوال ۱۴۳:حج اِفراد بجا لانے کے لئے شرعی مسافت کی مقدار وہاں کے باسیوں کے لئے سولہ فرسخ ہے ۔
سوال الف : اس فاصلے کا تعین کہاں سے کیا جائے؟ اگر معیار جدہ کے آخری گھروں اور مکہ مکرمہ کے ابتدائی گھروں کو بنایا جائے، تو آپ کی نظر میں کیا شہر مکہ میں توسیع ہو سکتی ہے اور کیا ہر وہ علاقہ کہ جس کو عرف عام میں مکہ کا جز سمجھا جاتا ہے مکہ کا حصہ ہے؟
جواب: ہر وہ مکلف کہ جو مکہ کے نزدیک کسی قریہ یا شہر میں رہائش پذیر ہے، اس کے لئے مسافت کا معیار، اس کے

اپنے شہر یا دیہات کا آخری نقطہ اور مکہ مکرمہ کا ابتدائی علاقہ ہے، اور شہر مکہ میں توسیع ہو سکتی ہے، اور فاصلے کے تعین کے لئے معیارمکہ کے اطراف میں واقع وہ علاقے ہیں کہ جنہیں لوگ موجودہ دور میں مکہ کا ہی حصہ سمجھتے ہیں۔
سوال ب: کیا آپ کی نظر میں مسافت کی ابتدا مکلف جس علاقے میں رہایش پذیر ہے اس علاقے کا آخری نقطہ ہو گا؟
جواب: جیسا کہ بیان کیا گیا، مکلف کے لئے اس کے شہر اور مکہ کے درمیان مسافت کا معیار، اس کے اپنے علاقہ اورموجودہ شہر مکہ کے درمیان کا فاصلہ ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس فاصلے کی ابتدا اپنے گھر سے کرے۔

سوال ۱۴۴:اگر کوئی شخص مقام ابراہیم کی پشت پر تلاوت قرآن مجید، دعا یا مستحب نمازوں میں مصروف رہنا چاہتا ہے جبکہ بھیڑیا اژدہام میں لوگ مقام ابراہیم کے پیچھے نماز طواف بجا لانا چاہتے ہیں تو کیا اس مکان میں تلاوت ، دعا یا مستحب نمازوں میں مشغول رہ کر واجب نماز طواف بجا لانے والے لوگوں کے لئے جگہ تنگ کرنا جایز ہے ؟
جواب:مذکورہ مستحب عبادتوں کے لئے اولی بلکہ احوط یہ ہے کہ نماز طواف کے لئے بھیڑ یا اژدہام ہونے والی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ انجام دے۔

سوال ۱۴۵: کیا مسجد النبی میں زمین پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سجدہ کے لئے ایسی چیز جس پر سجدہ صحیح ہے- کاغذیا چٹائی وغیرہ- کو سامنے رکھنے سے انسان مورد توجہ قرار پاتا ہے اور نمازی مغرضانہ نظروں کی زد میں آجاتا ہے اور مخالفوں کو مذاق اڑانے کا بہانہ مل جاتا ہے؟
جواب: جس جگہ تقیہ واجب ہو جاتا ہے وہاں پر انسان زمین اور اس جیسی چیزوں پر سجدہ کرے اور ضروری نہیں ہے کہ نماز کے لئے کسی اور جگہ چلا جائے، لیکن اگر اسی مقام پر بغیر زحمت اور تکلیف کے وہ کاغذ یا چٹائی وغیرہ پر سجدہ کر سکتا ہو تو بنا بر احتیاط واجب انہی چیزوں پر سجدہ کرے۔

سوال ۱۴۶: کیا مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی فرش کے پتھروں پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ اور کلی طور پر کن پتھروں یا فرش پر سجدہ کیا جاسکتا ہے؟ اور اینٹ اور مٹی کے برتن پر سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: سنگ مرمر اور ایسے دوسرے پتھر جنہیں تعمیرات یا عمارتوں کی تزئین و آرایش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ان پر سجدہ کرنا صحیح ہے، اسی طرح عقیق، در اور فیروزہ وغیرہ پر بھی سجدہ کرنا صحیح ہے، اگرچہ احتیاط ہے کہ آخر میں ذکر کئے گئے پتھروں پر سجدہ نہ کیا جائے۔ اینٹ ، چونے، مٹی کے برتنوں، اور سیمنٹ وغیرہ پر سجدہ کرنا بھی صحیح ہے۔

سوال ۱۴۷: اگر کوئی شیعہ مسلمان اہل سنت کی کسی مسجد میں نماز جماعت سے پہلے دو رکعت نماز تحیت مسجد پڑھے، کیا اسکے لئے جائز ہے کہ وہ کسی ایسی چیز پر سجدہ کرے جس پر سجدہ کرنا صحیح نہ ہو؟
جواب: اگر اسلامی وحدت کا یہ تقاضا ہو کہ کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کیا جائے جس پر سجدہ صحیح ہے تو یہ عمل جائز ہے۔

سوال ۱۴۸: آیت اللہ صافی گلپائگانی کی مناسک حج کے اعمال پر مشتمل کتاب میں حج سے متعلق بہت سارے مستحب اعمال ذکر کئے گئے ہیں۔ ولی امر مسلمین کا ان اعمال کو انجام دینے کے سلسلے میں کیا حکم ہے؟
جواب: ثواب کی امید کی نیت سے ان اعمال کے انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۱۴۹: مسجد الحرام اور اس کے اطراف میں ٹھنڈے پانی کے نلکوں اور کولروں سے- کہ جو پینے کے لئے مختص کئے گئے ہیں- وضو کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: ایسا پانی جو وضو کرنےکے لئے مباح ہونے میں شک ہو تو ایسے وضو کے صحیح ہونے میں اشکال ہے بلکہ منع ہے

سوال ۱۵۰: لوگوں کے درمیان یہ بات رائج ہے کہ زیارت، طواف یا عمرہ مفردہ جیسے مستحب اعمال کو اپنے لئے اور دوسروں کو ثواب پہنچانے کے لئے انجام دیتے ہیں کیا ایک ہی عمل اپنی طرف سے بھی ہو اور دوسروں کی نیابت میں بھی ہو، صحیح ہے ؟

جواب: اپنے مستحب حج یا عمرہ میں دوسروں کو بھی شامل کرنا جائز ہے۔

سوال 151: اگر اعلم نے کسی مسئلہ کے بارے میں فتوی نہ دیا ہو اور احتیاط واجب پر اکتفا کیا ہو، لیکن فالاعلم نے احتیاط کا فتوی نہیں دیا ہو تو کیا مقلد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کو جان لے کہ اعلم مجتہد نے اس مسئلہ کو احتیاط واجب قرار دیا ہے اور فالاعلم کی طرف رجوع کرنے کی نیت کرے یا یہی کافی ہے کہ اس نے اپنے شرعی وظیفے کو انجام دیا ہے اور اسکا عمل فالاعلم کے فتوے کے مطابق تھا؟ دوسرے لفظوں میں، مثال کے طور پر احرام باندھنے کے لئے اعلم کی نظر احرام کو قدیمی مکہ سے باندھنا احتیاط واجب ہے اور فالاعلم نے اس سلسلے میں احتیاط کا فتوی نہ دیا ہو اور اعلم کا مقلد نے جدید مکہ سے احرام باندھا ہواور پھر حج کے اعمال بجا لانےکے بعد معلوم ہوجائے کہ اعلم نے اس سلسلے میں احتیاط واجب کا فتوی دیا ہے، تو اس کا عمل صحیح ہے یا نہیں؟ اور اب اسکا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر عمل انجام دیتے وقت اسکا عمل کسی ایسے مرجع کے فتوے کے مطابق ہو کہ شرعی طور پر جس کی تقلید پر وہ اپنے عمل کی بنا رکھ سکتا ہو تو اسکا عمل صحیح اور کافی ہے۔

سوال 152: بعض مواقع پر بیت اللہ کے زائرین یا دوسرے مسافر نماز کے وقت ہوائی جہاز میں ہوتے ہیں۔ اور ہاں ہوائی جہاز میں نماز کی ادائیگی کے لئے طمانینہ اور استقرار کے لئے کوئی مانع بھی نہیں ہےاب اگر نماز کی دوسری شرائط مثلاً قیام، قبلہ، رکوع اور سجود وغیرہ کی رعایت کی جائے، تو کیا یہ جانتے ہوئے یا احتمال دیتے ہوئے کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے مقصد تک پہنچیں گے اور جہاز سے اترنے کے بعد نماز ادا کر سکتے ہیں، تو کیا جہاز میں نماز ادا کرنا کافی ہے یا نماز میں تاخیر کرنا ضروری ہے اور اگر اس حالت میں نماز پڑھے اور نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی جہاز اتر جائے تو نماز کا دوبارہ ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بدن میں سکون اور استقرار اور رو بہ قبلہ ہونا ممکن ہو تو نماز صحیح اور مجزی ہے بلکہ اول وقت کی فضیلت کو درک کرنے کے لئے نماز ادا کرنا افضل ہے۔

سوال 153: مدینہ منورہ میں حاجت پوری ہونے کے لئے تین دن روزے رکھنے کا استحباب مسافروں سے مختص ہے یا مدینہ کے باشندےاور وہ شخص نے دس دن اقامت کا قصد کیا ہو اسکے لئے بھی یہ عمل مستحب ہے ؟

جواب: یہ صرف مسافروں سے مختص نہیں ہے اور یہاں پر مسافر کا ذکر اسکے سفر کے دوران روزے سے استثناء کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

سوال 154: کوئی شخص مستحب عمرہ تمتع انجام دے رہا ہو وہ بغیر کسی عذر کے اپنی مرضی سے اسے ادھورا چھوڑ کر حج تمتع انجام نہ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اگر ایسا کرنا جائز ہے تو اس کے لئے طواف نساء انجام دینا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: وہ عمرہ کو ادھورا چھوڑ سکتا ہے اور اسکے اوپر کوئی شے نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ طواف نساء انجام دے۔